

مَعْرِفَةُ الْخِصَالِ الْمَكْفُورَةِ

لِلذُّنُوبِ الْمَقْدَمَةِ وَالْمُوَحَّرَةِ

# مغفرت کی بشارتیں

زندگی کے اگلے پھلے گناہ معاف کروانے والے اعمال

امام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

ترجمہ و تحقیق: دینار علی شاہ

مفتی محمد اکرم المحسن فیضی

انجمن ضیاء طیبہ

مَعْرِفَةُ الْخِصَالِ الْمَكْفُورَةِ

لِلذُّنُوبِ الْمُقَدَّمَةِ وَالْمُبْخَرَةِ

زندگی کے اگلے پھلے گناہ معاف کروانے والے اعمال

# معفرت کی بشارتیں

امام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

ترجمہ و تحقیق و ملاحظہ:

مفتی محمد اکرم الحسن فیضی





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الضَّلُوءُ وَالسَّلَامَةُ عَلَيَا رَسُولِ اللَّهِ

ضیائی سلسلہ اشاعت	:	۱۰۱
نام کتاب	:	مَعْرِفَةُ الْخَصَالِ الْكُفْرِيَّةِ
مُصَنَّف	:	امام حافظ ابن حجر عسقلانی
تَرْتِيب و تَخْرِیج و تَحْقِيق	:	مفتی محمد اکرام المصنوع فیضی
صفحات	:	۱۹۲
تعداد	:	۱۱۰۰
سن اشاعت	:	جون ۲۰۱۲ء / شعبان العظم ۱۴۳۵ھ
پروف ریڈنگ	:	ڈاکٹر محمد سعید ندیم فورانی
کمپوزنگ	:	حافظ محمد حسان
سرورق	:	محمد زبیر قادری
طباعت	:	
ہدیہ	:	
ناشر	:	ضیائی ڈاڈا اشاعتیں انجمن ضیائیہ کے طبیہ

انجمن ضیاء طیبہ

Anjuman Zia-e-Taiba

E-mail: [info@ziaetaiba.com](mailto:info@ziaetaiba.com), Url: [www.ziaetaiba.com](http://www.ziaetaiba.com)

## ایک نیا کتاب

- ۷ ..... انتساب ●
- ۱۱ ..... پیش لفظ ●
- ۱۵ ..... مختصر تعارف ●
- ۳۰ ..... مقدمہ از مترجم ●
- ۴۸ ..... مقدمہ از مصنف ●

### طہارت کا بیان

- ۵۷ ..... وضو کی فضیلت ●

### نماز کا بیان

- ۶۵ ..... اذان کا جواب دینا ●
- ۶۹ ..... صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت ●
- ۷۷ ..... نماز میں آمین کہنے کی فضیلت ●
- ۸۲ ..... نماز چاشت کے فضائل ●
- ۸۵ ..... نماز جمعہ کے بعد قرأت کرنے کے فضائل ●
- ۸۶ ..... سنن ظہر کی فضیلت ●
- ۸۷ ..... بعد زوال نوافل کی فضیلت ●
- ۸۷ ..... سنت عصر کی فضیلت ●

## تکبیر کا کتاب

● ۸۸ ..... رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنے کی فضیلت

### روزہ کا بیان

● ۹۱ ..... قیام رمضان اور روزہ رمضان کی فضیلت

● ۹۵ ..... روزہ رمضان کی فضیلت

● ۱۰۱ ..... لیلة القدر میں قیام کرنے کے بارے میں

● ۱۰۶ ..... یوم عرفہ کے روزے کے فضائل

### حج کا بیان

● ۱۱۱ ..... مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت

● ۱۱۸ ..... حج کی فضیلت

● ۱۲۳ ..... مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کی فضیلت

● ۱۲۴ ..... بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کی فضیلت

● ۱۲۶ ..... زیارت روضہ رسول ﷺ کی فضیلت

● ۱۲۶ ..... طواف، نماز طواف اور زم زم پینے کی فضیلت

### اورادو و اذکار کا بیان

● ۱۲۹ ..... سورہ حشر پڑھنے کی فضیلت

● ۱۳۱ ..... قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

## تیسرا کتاب

- ۱۳۳ ..... تسبیح، تکبیر اور تہلیل کی فضیلت ●
- ۱۳۵ ..... سمندر کی موجیں شمار کرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا ●
- ۱۳۵ ..... ساحل سمندر پر تکبیر کی فضیلت ●
- ۱۳۶ ..... بروز جمعہ درود شریف کی فضیلت ●
- ۱۳۶ ..... تکبیر، تحمید اور تسبیح کی فضیلت ●

### جہاد کا بیان

- ۱۳۹ ..... جہاد کا بیان ●
- ۱۴۰ ..... نفس کے ساتھ جہاد کی فضیلت ●
- ۱۴۱ ..... رضائے الہی کے لیے مشقت کی فضیلت ●

### ادب کا بیان

- ۱۴۵ ..... نابینا کو چالیس قدم طے کرانے کی فضیلت ●
- ۱۴۷ ..... حاجتِ مسلم پوری کرنے کے لیے کوشش کی فضیلت ●
- ۱۴۸ ..... راستے سے کانٹے دور کرنے کی فضیلت ●
- ۱۴۹ ..... غربت میں مرض پر بشارت ●
- ۱۵۰ ..... مصافحہ کرنے کی فضیلت ●
- ۱۵۲ ..... مسلم بھائی سے ملاقات اور تعاون کی فضیلت ●

## ایک کتاب

- ۱۵۳ ..... کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد الحمد للہ کی فضیلت
- ۱۵۶ ..... چھینک کے بعد الحمد للہ کہنے کی فضیلت
- ۱۵۷ ..... اہل و عیال کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت
- ۱۵۷ ..... صبح و شام حمد باری تعالیٰ کی فضیلت
- ۱۵۸ ..... کسبِ حلال اور مہمان نوازی نیز مسافر کی مدد کرنے کی فضیلت
- ۱۵۸ ..... عمرِ طویل کی فضیلت
- ۱۷۶ ..... اجازت نامہ

### مترجم کی مصنف تک متصل بعض اسناد

- ۱۸۲ ..... مصری علماء کی سند
- ۱۸۳ ..... شامی علماء کی سند
- ۱۸۴ ..... ترکی علماء کی سند
- ۱۸۵ ..... مراکش کے علماء کی سند
- ۱۸۷ ..... عراقی علماء کی سند
- ۱۸۸ ..... باعلوی سادات (یمن) کے علماء کی سند
- ۱۹۰ ..... نادر سند بالآباء





# انتساب

غازی ملت اسلامیہ محافظانہ موس رسالت

غازی ممتاز حسین قادری

## مغفرت کی بشارتیں

رئیس المتکلمین خلیفہ قطب مدینہ

حضرت علامہ سید محمد محفوظ الحق شاہ چشتی صابری قادری

بسم الله الرحمن الرحيم

کامیاب ہونا ذلت سے بچنا اور دیگر قبائح سے دور رہنا ایک مرد مومن کے لیے مقصد حیات ہے۔ اور قرآن کریم کے حوالے سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ایک انسان محض اپنی تحقیق اور اپنی سوچ کی بدولت محاسن و مکارم کو حاصل کر سکتا ہے نہ رذائل و قبائح سے بچ سکتا ہے جب تک ایمان راسخ سے مشرف نہ ہو۔

قال الله سبحانه

والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا و عملوا الصالحات

و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر

زمانہ محبوب کی قسم انسان نرے خسارے میں ہے سوائے ان

لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی اور صبر کی وصیت کی۔

اور یہ دستور العمل بخشش کا ذریعہ ہیں اور واضح رہے کہ حضور امام

الانبیاء و سید المرسلین ﷺ کے دامانِ کرم سے وابستگی کی بدولت ہی یہ

نعمت حاصل ہوتی ہے۔



## مغفرت کی بشارتیں

کتاب مستطاب معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمه  
والمؤخرة جو دنیا اسلام کے محدث شہیر امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ  
اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ اس مقصدِ عظیم کے حصول کے لیے عظیم راہنما  
ہے۔ فاضل محترم حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الحسن فیضی زید مجدہ نے  
بڑی شستگی اور جاذب انداز میں اس کا ترجمہ کر کے اہل ایمان کے لیے عظیم  
تحفہ مہیا فرمایا ہے۔ جو کہ مترجم کی عظیم صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔

در اصل یہ ان کے جد امجد امام الافاضل استاذ العلماء حضرت  
مولانا منظور احمد فیضی رحمہ اللہ کا فیض ہے۔ جن کی آغوش شفقت میں بیٹھ کر  
مفتی محمد اکرام الحسن صاحب زید مجدہ نے علوم دینیہ کا حظ وافر پایا اور  
انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں، اور اس  
سلسلے میں انجمن ضیاء طیبیہ قابل تحسین و تبریک ہے جن کے ایثار پر مبنی ذوق  
اشاعت اسلام کی بدولت گلستانِ سنیت رضویت میں ضیاء و انوار چمک  
رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

وانا الفقیر الحقیر

محمد محفوظ الحق غفرلہ

جامع مسجد غلہ منڈی بور یوالہ



## شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد اسماعیل ضیائی دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم علیہ التحیة

معرفة الخصال المكفرة یہ علامہ ابن حجر عسقلانی کی تالیف کردہ کتاب  
علامہ ابن حجر امۃ مسلمہ کے ایک نابغہ روزگار بحر العلوم اپنے وقت کے افاضل  
الفضلاء میں سے ایک ہیں۔

اس کتاب کا ترجمہ و تشریح محترم مفتی محمد اکرام المحسن صاحب نے کیا ہے  
جن کے جد امجد شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی منظور احمد فیضی صاحب ہیں۔ مکرم  
و محترم مفتی اکرام المحسن صاحب پہلے بھی کئی کتب کے ترجمے کر چکے ہیں۔ اس نو  
جوانی میں ان کا ذوق قابل رشک ہے۔

ترجمہ نہایت عمدہ اور سلیس اردو زبان میں ہے۔ اہل زبان کے لیے اس  
ترجمہ نے کتاب کی افادیت اور بڑھادی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ذوق اور علم میں اور اضافہ کرے، تاحیات اللہ تعالیٰ ان  
سے دین کی خدمت لیتا رہے۔ آمین!

فقط

خاک پائے از یک سگِ دربارِ غوثیت

محمد اسماعیل غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### پیش لفظ

قارئین محترم.....!!

نبی رحمت ﷺ کی امت پر آ کے جو عجب وقت گزر رہا ہے۔

نت نئے طریقوں سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔

ہتھیار سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔

ادویات سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔

خوراک سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔

گو کہ ہر جگہ مختلف طریقوں سے مسلم ائمہ مظالم کا شکار ہے۔ جب کہ ہمارے

مسلم حکمران بے پرواہ ولا چار دکھائی دیتے ہیں۔

لیکن دوسری جانب..... یہ بھی سچ ہے کہ ہم کس منہ سے نبی رحمت

ﷺ سے استغاثہ کریں.....؟؟ کہ خود گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے.....

## منفرت کی بشارتیں

جی ہاں مسلمانو.....!!

جو مہینہ مہمان بن کر آیا ہے..... اس مبارک ماہ میں ہم خصوصاً سحری و افطار کے بابرکت و پر نور لمحات میں خاندان کے ہم راہ ٹیلی ویژن کی اسکرین پر خرافات سے بھرپور ٹرانسمیشن پر نظریں جمائے ہوئے ہوتے ہیں۔  
جس گھڑی اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمتیں برس رہی ہوتی ہیں..... ہم اس گھڑی اپنے گھر سے رحمت کے فرشتوں کو رخصت کر رہے ہوتے ہیں.....

مسلمانو.....!! کیا ہمیں یہ زیب دیتا ہے.....؟

ہمارے گھر کی ماؤں کے ہاتھوں میں سے قرآن مجید کہاں چلا گیا.....؟؟

ٹی وی کارموٹ (Remote) کس نے تھما دیا.....؟؟

اقبال کی یہ بات بری تو نہیں کہ

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

وقت زیادہ نہیں گزرا.....!! امت کا درد رکھنے والے اسلاف نے تو راستہ

بتا دیا ہے کہ لومدینے سے لگائے رکھو گے تو یقیناً دنیا والے دیکھیں گے کہ تاج دارِ

کائنات اپنی امت کو کیسے سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

الحمد للہ تبارک و تعالیٰ..... پچھلے گیارہ برسوں سے انسدادِ تیرگی کے لیے

ضیائے طیبہ علمی و تحقیقی میدان میں جہاد بالقلم کی روش اختیار کرتے ہوئے اپنے

## مغفرت کی بشارتیں

سفر کو جاری رکھے ہوئے ہے اور وقتاً فوقتاً مختلف سرگرم عمل شعبہ جات کی کارکردگی کو منصفہ شہود سے آراستہ کیا جا رہا ہے، جسے  
www.ziaetaiba.com پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

مغفرت و نجات والے ماہ مبارک ”رمضانِ کریم“ میں انجمن ضیائے طیبہ کے شعبہ ”ضیائی دارالاشاعت“ کے تحت ۱۰۱ ویں کتاب موسوم بہ  
”مغفرت کی بشارتیں“

آپ کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے۔

یہ کتاب حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کی تالیفِ لطیف بنام ”معرفة الخصال البکفرة“ کا اردو ترجمہ ہے..... جسے انجمن ضیائے طیبہ کے سرپرست و رئیس ضیائی دارالافتاء نبیرہ بیہقی وقت اکرام ملت حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی دامت برکاتہم نے آسان و عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم کے علم و عمر میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔

قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم نے اس کتاب کے ترجمے کی تکمیل کے بعد جب کتاب کا مقدمہ لکھنا شروع کیا تو مقدمے کی طوالت کتاب کے حجم سے کافی بڑھ گئی؛ لہذا، احباب کی باہمی مشاورت کے بعد مقدمے کو مستقل کتاب کی

## منغرت كى بشارتیں

صورت دینے كا فیصلہ كیا۔ مقدمے میں حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ كى تصانیف پر بڑی عرق ریزی سے تحقیق كو ترتیب دیا؛ جس میں حافظ ابن حجر كى تصانیف ”فتح الباری، تہذیب التہذیب، انباء الغمر، الدر الكامنة، لسان المیزان، اتحاف المہرۃ وغیر ہم“ كا مطالعہ فرما كر ان میں سے تمام معمولات اہل سنت كى عبارات جن پر حافظ ابن حجر نے كلام فرمایا، مفتی صاحب دامت بركاتہم نے اسے ایک لڑی میں پرو دیا، جو ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ضیائی دارالاشاعت كى زینت بنے گی۔

قارئین كرام.....!!

انجمن ضیائے طیبہ كو سفر ارتقا كى منازل طے كرنے میں آپ كى دعاؤں كا سہارا دركار ہے۔ انجمن كے تمام اراکین و رفقا كو بالخصوص مؤسس اعلیٰ محترم حضرت سید اللہ ركھا قادری ضیائی صاحب دامت بركاتہم كو ربّ كريم اپنے حبیب ﷺ كے صدقے سدا شاد و آباد ركھے۔ المؤذن حج و عمرہ سروسز (Services) پورا سال انجمن كے گلستان كى باغبانی كرتی ہے۔ اللہ رب العزت المؤذن فیملی كو دارین كى سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین!

سَيِّدُ مُحَمَّدٍ مُبَشِّرًا دَارِيًّا  
انجمن ضیاء طیبہ

## مختصر تعارف

# امام حافظ ابن حجر عسقلانی

نام:

احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود بن احمد بن احمد بن کنانی  
عسقلانی، مصری، شافعی

پیدائش:

۲۲ شعبان المعظم ۷۳۳ھ کو مصر میں پیدا ہوئے۔ ابھی کم سن ہی تھے  
کہ والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا اور پانچ سال کی عمر کو پہنچے تو والد محترم بھی اس دنیا  
سے رخصت ہو گئے۔ اس وقت آپ کی پرورش مصر کے ایک تاجر اور آپ کے  
والد کے دوست زکی الدین خروبی نے کی۔



## تعلیم و تربیت:

پانچ سال کی عمر میں مدرسے میں داخل ہوئے اور نو سال کی عمر میں حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہوئے، نیز العبدۃ، الحاوی الصغیر اور مختصر ابن حاجب بھی حفظ کر لیں۔

۸۵ھ میں مکہ مکرمہ حج کے لیے حاضر ہوئے اور شیخ عقیف الدین عبداللہ بن محمد نشاوری اور شیخ جمال الدین بن ظہیرہ سے حدیث کا درس لیا۔  
۸۶ھ میں واپس مصر لوٹ آئے اور علم دین کے حصول میں مشغول ہو گئے۔

۸۷ھ میں آپ کے سرپرست زکی الدین خروبی کا بھی انتقال ہو گیا مگر آپ نے علم دین سے منہ نہ موڑا بلکہ ہمہ تن علم حدیث کی تحصیل میں مصروف ہو گئے۔

آپ کے قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ اکثر کتب آپ کو حفظ ہو گئیں پھر آپ کی خوش بختی کہ علامہ امام زین الدین عراقی کی صحبت آپ کو میسر ہو گئی۔ ان کی خدمت میں آپ نے دس سال گزارے اور علم حدیث کی تکمیل کی، نیز علامہ ابو حفص عمر بن ارسلان بلقینی کی خدمت میں حاضر ہو کر علم فقہ حاصل کیا اور اسی طرح امام عزالدین ابن جماعہ کی خدمت میں ان کے وصال تک رہے اور علوم دینیہ کی تحصیل فرماتے رہے۔

بیس سال کی عمر میں ۹۳ھ میں قوص ہجرت کی اور نور الدین انصاری سے اکتسابِ علم کیا۔

## مغفرت کی بشارتیں

اس کے بعد اسکندریہ، قاہرہ، یمن، تعز، زبید، عدن، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، شام، غزہ، نابلس، رملہ، دمشق اور حلب ہجرت کر کے علوم دینیہ کی تحصیل فرماتے رہے۔

آپ نے جن مشائخ سے علوم دینیہ کی تحصیل فرمائی ان کی تعداد تقریباً ۷۳۰ ہے۔

جن کا ذکر آپ نے اپنی تالیف المجمع المؤسس للمعجم البفہرس میں فرمایا۔

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی جس اخلاص اور انہماک سے علوم دینیہ حاصل فرماتے رہے وہ قابل تقلید ہے اور اس سبب سے وہ علم و فضل کے بحر ذخار ٹھہرے۔ اپنے معاصرین پر سبقت لے گئے بلکہ علم حدیث میں ان کا یہ مقام ٹھہرا کہ ان کے پائے کا محدث چند صدیوں تک پیدا نہ ہو سکا اور امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ الحدیث اور شیخ الاسلام جیسے القابات سے ان کو یاد کیا جاتا ہے۔

### تاثرات ائمہ:

آپ کے استاد علامہ حافظ زین الدین عراقی اپنے شاگردوں میں آپ کو حدیث کا سب سے بڑا عالم فرماتے۔ نیز ایک مقام پر فرماتے ہیں ”الشیخ العالم الكامل الفاضل البحدث، البفید الحافظ المتقن الضابط الثقة

## مغفرت کی بشارتیں

المأمون جمع الرواة والشیوخ و میز بین النسخ والمنسوخ و جمع الموافقات والابدال و میز بین الثقات والضعفاء من الرجال۔<sup>[۱]</sup>  
 علامہ حافظ تقی الدین محمد بن محمد بن فہد آپ کے متعلق فرماتے ہیں:  
 علامہ، امام، حافظ، محقق، عدیم النظیر، آپ جیسی شخصیت نگاہوں نے  
 نہیں دیکھی۔<sup>[۲]</sup>

علامہ ابن عماد فرماتے ہیں:

آپ حافظ عصر، شیخ الاسلام امام الحفظ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔<sup>[۳]</sup>  
 امام جلال الملتہ والدین سیوطی فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام امام الحفظ فی زمانہ و حافظ الدیار البصریۃ بل  
 حافظ الدنیاء قاضی القضاة مطلقاً<sup>[۴]</sup>

### قوتِ حافظہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو وسعتِ علم اور قوتِ حافظہ عطا فرمائی وہ اپنی  
 مثال آپ ہے۔ پڑھنے میں اتنی تیز رفتاری تھی کہ صرف چار چار مجلس میں سنن  
 ابن ماجہ اور صحیح مسلم کو ختم کر دیتے تھے۔ مجسم صغیر طبرانی کو صرف ظہر اور عصر  
 کے درمیان ختم کر لیا۔

[۱] الجواہر والدرر، ص ۲۱۰۔

[۲] لوط اللحاظ، ص ۳۳۲۔

[۳] شذرات الذهب، ج ۷، ص ۲۷۰۔

[۴] ذیل طبقات الحفظ، ص ۲۵۱۔

كتابت بهى اسى سرعت سے فرماتے۔

## فن اسماء الرجال:

محدثین كرام نے جمع و ترتیب احادیث كے ساتھ ساتھ احادیث طیبہ كى صحت كے حوالے سے علم اسماء الرجال بهى ترتیب دیا۔ حافظ ابن حجر عسقلانى عليه الرحمة كے زمانہ مبارك كه تك محدثین نے اگر چه اس حوالے سے كام كیا مگر حافظ ابن حجر عسقلانى عليه الرحمة اس فن میں امام ٹھہرے۔ اس فن كى معرفت آپ كى ذات پر ختم تھى۔

## تصانیف:

علامہ حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوى نے آپ كى تصانیف كى تعداد

۲۷۰ تحریر فرمائی ہے۔

بعض كے نام یہ ہیں:

- ۱۔ الآيات النيرات فى معرفة الخوارق والمعجزات
- ۲۔ البحث عن احوال البعث
- ۳۔ الغنية فى مسألة الرؤية
- ۴۔ الاحكام لبيان ما وقع فى القرآن من الابهام
- ۵۔ اتحاف المهرة بأطراف العشرة
- ۶۔ الأربعون التالية للمائة العشارية
- ۷۔ الأنارة فى أطراف الأحاديث المختارة
- ۸۔ تجريد زوائد مسند البزار على مسند أحمد والكتب الستة

## ﴿مغفرت کی بشارتیں﴾

- ۹۔ تحفة أهل التحديث عن شیوخ الحدیث
- ۱۰۔ تسدید القوس فی مختصر الفردوس
- ۱۱۔ تعریف أهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس
- ۱۲۔ التعلیق علی ”موضوعات ابن الجوزی“
- ۱۳۔ تغلیق التعلیق
- ۱۴۔ التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافی الکبیر
- ۱۵۔ الجامع الکبیر من سنن البشیر النذیر
- ۱۶۔ جزء الوقوف علی ما فی صحیح مسلم من الموقوف
- ۱۷۔ جلاء القلوب فی معرفة المقلوب
- ۱۸۔ الدراییة فی تخریج أحادیث الهدایة
- ۱۹۔ شرح الترمذی
- ۲۰۔ طرق حدیث (أولی الناس بی)
- ۲۱۔ طرق حدیث ”غب الزیارة“
- ۲۲۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری
- ۲۳۔ القول المسدّد فی الذبّ عن مسند الامام أحمد
- ۲۴۔ کافی الشاف فی تخریج أحادیث الکشاف
- ۲۵۔ اللآلیء المنثورة فی الأحادیث المشهورة
- ۲۶۔ اللباب فی شرح قول الترمذی ”وفی الباب“
- ۲۷۔ الهاءة العشاریة من حدیث البرهان الشامی
- ۲۸۔ المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة

## مغفرت کی بشارتیں

- ۲۹۔ نخبۃ الفکر فی مصطلح اهل الأثر
- ۳۰۔ نزہة السامعین فی رواية الصحابة عن التابعین
- ۳۱۔ نزہة النظر فی توضیح نخبۃ الفکر
- ۳۲۔ ہدایۃ الرواة الی تخریج أحادیث المصابیح والمشکاة
- ۳۳۔ الاعلام بمن ذکر فی البخاری من الاعلام
- ۳۴۔ تبصیر المنتبه بتحریر المشتبه
- ۳۵۔ تعجیل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة
- ۳۶۔ تقرب التهذیب
- ۳۷۔ تهذیب التهذیب
- ۳۸۔ لسان الہیزان
- ۳۹۔ نزہة الألباب فی الألقاب
- ۴۰۔ المجمع المؤسس للمعجم الفہرس
- ۴۱۔ الاصابة فی تمییز الصحابة
- ۴۲۔ الاعلام بمن سمي محمدا قبل الاسلام
- ۴۳۔ الاعلام بمن ولی مصر فی الاسلام
- ۴۴۔ انباء الغمر بأنباء العبر
- ۴۵۔ الأنوار بخصائص المختار ﷺ
- ۴۶۔ الایناس بمناقب العباس
- ۴۷۔ توالی التأسیس بمعالی ابن ادیس
- ۴۸۔ الدرر الكامنة فی أعیان المائة الثامنة

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

- ۴۹۔ رفع الاصر عن قضاة مصر
- ۵۰۔ الزهر النضر في نبأ الخضر
- ۵۱۔ السيرة النبوية
- ۵۲۔ شرح نظم السيرة للعراقي
- ۵۳۔ القصد الأحمدي من كنيته أبو الفضل واسمه أحمد
- ۵۴۔ مختصر المولد النبوي للعراقي
- ۵۵۔ بلوغ المرام من أدلة الأحكام
- ۵۶۔ تبیین العجب بما ورد في فضل رجب
- ۵۷۔ شرح مناسك المنهاج للنووي
- ۵۸۔ عجيب الدهر في فتاوى شهر
- ۵۹۔ قوة الحجاج في عموم المغفرة للحجاج
- ۶۰۔ كشف الستور كعين بعد الوتر
- ۶۱۔ بذل الماعون بفضل الطاعون
- ۶۲۔ المجموع العام في آداب الشرب والطعام ودخول الحمام
- ۶۳۔ معرفة الخصال الموصلة الى الظلال
- ۶۴۔ الالهام الصادر عن الانعام الوافر
- ۶۵۔ الدرر المضيئة من فوائد الاسكندرية
- ۶۶۔ الفوائد الجمية في من يجدد الدين لهذه الأمة



اللہ تعالیٰ نے آپ كو چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا: صاحبزادے كا نام علامہ ابوالمعالی محمد بدرالدین ہے؛ جو ۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے، گیارہ سال کی عمر میں حفظ قرآن کیا، پھر علوم دینیہ کی تحصیل میں مشغول ہو گئے۔ اپنے والد کے علاوہ شیخ شہاب واسطی، شیخ فخر دندل وغیر ہم سے استفادہ کیا۔

اپنے والد کی تالیف نخبۃ الفکر کی شرح نتیجۃ النظر فی شرح نخبۃ الفکر کے نام سے لکھی۔

۸۹۶ھ میں آپ كا انتقال ہوا۔

درس و تدریس:

علامہ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ اپنے دور کے مرجع العلماء تھے۔ آپ کے بحر علمی كا چرچا ہر سو پھیل چكا تھا اسی وجہ سے طلباء جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضری دیتے اور علم کی دولت سے مالا مال ہوتے۔ آپ نے اپنے زمانے میں کئی علمی مراکز میں دروس حدیث دیے خانقاہ میرسیہ میں آپ نے بیس سال درس دیا۔ اس کے علاوہ شبنونیہ، بدریہ، صاتیہ، فخریہ، نجمیہ، جامع ابن طولان، حسینیہ، جمالیہ میں منصب تدریس پر فائز رہے۔

معروف تلامذہ:

علامہ حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوی متوفی ۹۰۲ھ

علامہ ابراہیم بن عمر بن حسن شافعی متوفی ۸۸۵ھ

شیخ الاسلام زکریا بن محمد انصاری متوفی ۹۳۶ھ

## منفرت کی بشارتیں

- امام قطب الدین ابوالخیر محمد بن محمد ابن الخیصری زبیدی متوفی ۸۹۳ھ  
 علامہ محمد بن محمد ابن فہد کی متوفی ۸۷۱ھ  
 محقق علی الاطلاق علامہ امام محمد بن عبدالواحد السیواسی المعروف ابن ہمام حنفی  
 صاحب فتح القدير متوفی ۸۶۱ھ  
 امام قاسم بن قطلوبغا حنفی متوفی ۸۷۹ھ  
 علامہ یوسف بن تغری بردی حنفی متوفی ۸۷۴ھ  
 صاحب النجوم الزاهرة علامہ احمد بن ابراہیم طرابلسی شافعی متوفی ۸۸۳ھ  
 علامہ ناصر بن احمد مزاری بسکری ابن غزنی متوفی ۸۲۳ھ  
 علامہ محمد بن محمد ثقفی حلبی المعروف بابن شحہ متوفی ۸۹۰ھ  
 علامہ علی بن محمد بن سعید جبرینی طائی المعروف بابن خطیب ناصریہ متوفی ۸۳۴ھ  
 علامہ محمد بن ناصر الدین ابن غریبلی متوفی ۸۳۵ھ  
 علامہ رضوان بن محمد عقبی مصری متوفی ۸۵۲ھ  
 علامہ تغری برمش جلالی مؤیدی متوفی ۸۵۲ھ  
 علامہ احمد بن علی کردی قاہری متوفی ۸۱۷ھ  
 امام سلیمان بن ابراہیم تغری حنفی متوفی ۸۲۵ھ وغیر ہم۔

### وفات :

آپ کا وصال ۷۹ سال کی عمر میں ذوالحجہ ۸۵۲ھ قاہرہ میں ہوا۔

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

جب جنازہ تیار ہو چکا تو اس وقت شدید بارش ہوئی اور نمازِ جنازہ میں اتنی بھیڑ تھی کہ لوگوں نے اس سے پہلے نہ دیکھی تھی۔ امام شافعی اور شیخ مسلم سلمی کے مزار کے درمیان مقام قرافہ صفری میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

آپ کے حالات پر آپ کے تلمیذ ارشد امام حافظ محمد بن عبدالرحمن سخاوی متوفی ۹۰۲ھ نے ”الجواہر والدرر فی ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر“ تحریر کی جو کہ شیخ ابراہیم با جس عبدالمجید کی تحقیق کے ساتھ دار ابن حزم بیروت سے ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء تین جلدوں میں طبع ہوئی۔ مزید حالات مطبوعہ کتب

- ۱۔ ابن حجر: رفع الاصر عن قضاة مصر 85/1.
- ۲۔ تقی الدین محمد بن أحمد بن الفاسی: ذیل التقیید (1/352، ص. الحوت)
- ۳۔ تقی الدین محمد بن فہد المکی: لحظ الأ لحاظ بذیل طبقات الحفاظ: 326.
- ۴۔ ابن تغری بردی: النجوم الزاہرة 17/2، والدلیل الشافعی 64/1.
- ۵۔ البقائی، ابراہیم بن عمر، عنوان الزمان من 20 (مخطوط فی تونس برقم 15059).

## ﴿مغفرت کی بشارتیں﴾

- ۶۔ نجم الدین عمر بن فہد البکی: معجم الشیوخ 7۔
- ۷۔ السخاوی، الجواہرو الدرر فی ترجمة شیخ الاسلام ابن حجر۔  
(مخطوط فی باریس 2105)۔ مخطوط بدار الکتب المصریة رقم 4768  
تاریخ) طبع بتحقیق د۔ حامد عبدالمجید وع۔ طہ الزینی۔ نشر  
المجلس الأعلى للشؤون الاسلامیة "القاهرة و الضوء اللامع"  
40-36/2۔
- ۸۔ السیوطی نظم العقیان 45-53 وحسن المحاضرة 363/1، وذیل  
طبقات الحفاظ للذہبی 380، وطبقات الحفاظ: 552۔
- ۹۔ ابن طولون: القلائد الجوهریة 331، 333۔
- ۱۰۔ ابن الغزی العافری، رضی الدین محمد بن أحمد: بہجة الناظرین إلى  
تراجم المتأخرین من الشافعیة البارعین۔ (مخطوط مصور، بمعهد  
المخطوطات فی القاهرة برقم 95 تاریخ)۔
- ۱۱۔ ابن العباد: "شذرات الذهب" 270/7-273۔
- ۱۲۔ الشوکانی: "البدر الطالع" 87/1-92۔
- ۱۳۔ طاش کبری: "مفتاح السعادة" 210، 209/1۔
- ۱۴۔ الکتانی: "فہرس الفہارس" (ط1): 250-236، و(ط2): 321/1۔
- .337

- ۱۵۔ العشی: فہرس المخطوطات الظاہریة 177، 176/6، 182-183،  
196، 198، 216، 217، 287۔
- ۱۶۔ زیادة: المؤرخون فی مصر: 17-20۔
- ۱۷۔ العظم: "عقود الجواهر" 188-194۔
- ۱۸۔ کتبخانہ عاشق افندی 19، 39۔
- ۱۹۔ نور عثمانیة کتبخانہ 39، 175۔
- ۲۰۔ کتبخانہ ولی الدین 134-137۔
- ۲۱۔ کتبخانہ مرشاه سلطان 48۔
- ۲۲۔ الجلی مخطوطات الموصل 47، 54۔
- ۲۳۔ سید: فہرس المخطوطات البصورة: 45/1۔
- ۲۴۔ کتبخانہ آیا صوفیة 41، 42۔
- ۲۵۔ فہرس مجامیع المدرسة العبریة فی دار الکتب الظاہریة بدمشق  
ص: 57، 58، 148، 260۔
- ۲۶۔ کتبخانہ أسعد أفندی 19، 20۔
- ۲۷۔ یکی جامع کتبخانہ سندہ 42، 43، 44۔
- ۲۸۔ کتبخانہ سلیمیة 8، 9، 31۔
- ۲۹۔ فہرس التیموری 344/2۔

## منفرت کی بشارتیں

- ۳۰۔ کو برلی زادہ محمد باشا کتب خانہ سندھ 16۔ 83۔
- ۳۱۔ کتب خانہ سلیم آغا 16۔ 65۔
- ۳۲۔ دفتر قرۃ مصطفیٰ باشا 42۔
- ۳۳۔ فہرست الحدیویہ 226/1، 227، 231، 232، 252، 277، 374، 376۔  
232/3، 53/5، 54، 60۔
- ۳۴۔ کتب خانہ أسعد أفندی 70۔
- ۳۵۔ کتب خانہ بشیر آغا 34۔
- ۳۶۔ حاجی خلیفہ: کشف الظنون 7، 8، 12، 21، 24، 28، 58، 60، 69، 76،  
106، 162، 170، 167، 235، 245، 254، 301، 305، 375، 400، 418، 420،  
547، 600، 608، 705، 838، 877، 909، 919، 930، 1052، 1062، 1097،  
1141، 1316، 1317، 1327، 1548، 1604، 1652، 1660، 1684، 1792،  
1822، 1830، 1840، 1923، 1936۔
- ۳۷۔ البغدادی: ایضاح المکنون 1/ 13، 69، 224، 225، 430، 619، 2،  
197/، 620، 637، 660۔
- ۳۸۔ کحالة، معجم المؤلفین 2/ 20، 22۔
- ۳۹۔ الزرکلی، الأعلام 1/ 178۔
- ۴۰۔ سر کیس، معجم المطبوعات: 81۔

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

- ۳۱۔ شاکر محمود عبدالمنعم ”ابن حجر العسقلانی ودراسة مصنفاته“۔
- ۳۲۔ ابن حجر، المجمع المؤسس طبع بتحقیق د۔ یوسف مرعشلی وصدور عن دار المعرفة فی 4 مجلدات عام 1993م۔
- ۳۳۔ محمد کمال عزالدین: ابن حجر مؤرخاً
- ۳۴۔ عبدالستار الشیخ: الحافظ ابن حجر العسقلانی أمير المؤمنین فی الحدیث۔

### ﴿ مجلات ﴾

- ۳۵۔ راغب الطباخ: مجلة المجمع العلمی بدمشق 128/16، 129۔
- ۳۶۔ کورکیس عود: مجلة المجمع لدمشق 372/17، 375۔
- ۳۷۔ لغة العرب 460، 459/7۔
- ۳۸۔ الآثار 352، 250/3، محمد عبدالغنی حسن: الثقافة بالقاهرة س 14۔
- ۳۹۔ محمد کر دعلی: الرسالة بالقاهرة 534، 7۔
- ۵۰۔ محمود رزق سلیم 200، 198/16۔
- ۵۱۔ المقتبس 628، 609/5۔
- ۵۲۔ عواد سومر 240، 239/4۔
- ۵۳۔ محمد بن عبدالغنی حسن: الثقافة بالقاهرة س 14، ع 689۔
- ص 16، 14۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ از مترجم

امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ جنہیں اہل علم امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ الدنیا، حافظ العصر، حافظ الحدیث کے القابات سے جانتے ہیں، ان کا یہ رسالہ مبارکہ اپنے موضوع پر ایک اہم اور اس سلسلے پر تیسری تصنیف ہے۔

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۳۴۳ھ میں مجموعہ رسائل منیریہ میں شیخ محمد منیر دمشقی کے اہتمام سے طبع ہوا جس پر اختصار کرتے ہوئے اسانید کو حذف کر دیا گیا اور اس میں بعض فحش اغلاط بھی تھیں۔

۱۳۸۳ھ میں شیخ محمد ریاض مالح کی تحقیق سے دمشق شام سے طبع ہوا پھر ۱۳۹۹ھ میں عبداللہ حجاج کے زیر اہتمام مجموعہ رسائل من ہدی المدرسة السلفية میں مجموعہ منیریہ والا نسخہ طبع ہوا پھر ۱۴۰۲ھ میں مکتبہ تراث اسلامی مصر نے بھی مجموعہ منیریہ والا نسخہ ہی حوالہ دیئے بغیر طبع کیا۔

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

نیز شیخ جاسم فہید دوسری نے اس رسالہ پر تحقیق سرانجام دی جس کی دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء میں دارالبشائر الاسلامیہ بیروت سے ہوئی جس کے کل صفحات ۱۳۶ ہیں یہی نسخہ راقم کی نظر میں رہا۔

نیز شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد المصطفیٰ انصاری نے حافظ ابن حجر کے اس رسالہ پر تحقیق کی ۱۴۲۹ھ میں مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ سے ہوئی جس کے کل صفحات ۱۴۰ ہیں۔

### حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی طرف اس رسالہ کی نسبت

اس رسالہ کی نسبت حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ کی طرف درست ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ نے اپنی دیگر تصانیف میں اس رسالہ کا ذکر فرمایا ہے۔

• الاصابہ ج ۲، ۱۰۶ میں حضرت عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے حالات میں فرماتے ہیں:

وقد اوردته فی کتب الخصال الکفرۃ الخ۔ یعنی میں نے کتاب الخصال الکفرہ میں اس کو ذکر کیا ہے

• فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۴ ص: ۱۱۷ لیلیۃ القدر میں قیام کرنے کی فضیلت والی حدیث کی شرح میں اس رسالہ کا ذکر فرمایا، نیز فتح الباری ہی میں ج ۳، ص: ۲۵۲ میں فرماتے ہیں:

وقد ورد فی غفران ما تقدم وما تأخر من الذنوب عدة احادیث

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

جمعہا فیافیا فی کتاب مفرد یعنی زندگی کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کی معافی کے بارے میں متعدد احادیث مروی ہیں جن کو میں نے اپنے اس موضوع پر لکھی گئی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

• تہذیب التہذیب ج ۴، ص ۱۸۷ میں عباد بن عباد مہلبی کے حالت میں علامہ ابن جوزی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد تعقبت کلامہ فی الخصال المکفرة۔ یعنی میں نے ابن جوزی کے کلام کا الخصال المکفرة میں تعقب کیا

• تعجیل المنفعة ج ۲، ص ۳۸۹ میں یوسف بن ابی ذرہ کے حالات فرماتے ہیں:

کہا بسطہ فی کتاب الخصال المکفرة یعنی جیسا کہ میں نے خصال المکفرة میں اس بارے میں کلام کیا ہے

• القول المسدد ص ۶۳ نیز ۶۵ میں اس رسالہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد استوعبت طرقہ فی الجزء الذی سمیتہ معرفة الخصال المکفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة۔ یعنی اس حدیث کے طرق کے بارے میں میں نے اپنے رسالہ میں مکمل کلام کیا ہے جس کا نام میں نے معرفة الخصال المکفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة رکھا ہے۔

• امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمة تنویر الحواکک شرح موطا امام مالک میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

## مغفرت کی بشارتیں

الف الحافظ ابن حجر کتابا سماہ الخصال المكفرة للذنوب المقدمة  
والمؤخرة

یعنی حافظ ابن حجر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام الخصال المكفرة للذنوب  
المقدمة والمؤخرة ہے۔ (تنویر الحوالک ج ۱، ص ۱۰۹)

## زندگى كے اگلے پچھلے گناہوں سے معافى كى بشارت سے متعلق رسائىل

اس موضوع پر متعدد محدثين نے رسائىل تاليف فرمائے

1. امام ابو بكر احمد بن على بن سعيد المروزى متوفى ۲۹۲ھ نے سب سے پہلے اس موضوع كى متفرق احاديث كو جمع فرمايا۔
2. امام عبد العظيم بن عبد القوى منذرى متوفى ۲۵۶ھ صاحب الترغيب والترهيب نے اس موضوع پر متفرق احاديث كو جمع فرمايا اور اس كا نام جزء غفران ما تقدم وما تأخر ركھا۔ اس مجموعہ كے طبع ہونے يا اس كے مخطوط ہونے كا علم نہیں ہوسكا مگر اس رسالے كا ذكر متعدد محدثين نے فرمايا ہے۔ شيخ محب الطبرى نے غاية الاحكام فى احاديث الاحكام میں حافظ ابن حجر عسقلانى عليه الرحمة نے اپنے مذکورہ رسالہ كے مقدمہ میں نیز لسان الميزان ج ۱ ص ۱۴۱ میں، امام جلال الدين سيوطى متوفى ۹۱۱ھ نے تنوير الحوالك شرح موطا امام مالك ج ۱ ص ۱۰۹ میں، علامہ سيد مرتضى زبيدى حنفى متوفى ۱۱۰۵ھ نے اتحاف السادة المتقدمين ج ۳ ص ۲۸۲ میں حاجى

## مغفرت کی بشارتیں

3. خلیفہ نے کشف الظنون ج ۱ ص: ۵۸۹ میں کیا ہے۔  
 امام قاضی محمد بن عبدالدائم بن سلامة الشہیر بابن بنت الملیق متوفی ۷۹۷ھ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تالیف فرمایا جس کا نام انہوں نے الوجوه المسفرة عن تیسیر اسباب المغفرة رکھا جس کے طبع یا اس کے مخطوط ہونے کا علم نہیں ہو سکا مگر شیخ ابن علان الفتوحات الربانیة ج ۱ ص: ۳۰۰ میں حاجی خلیفہ نے کشف الطنون ج ۲ ص: ۲۰۰۰ میں شیخ اسماعیل بغدادی نے ہدیۃ العارفین ج ۱ ص: ۱۷۶ میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔
4. شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ نے اس موضوع پر رسالہ لکھا معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔
5. علامہ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابو بکر بن خضر بن موسیٰ الصفدی الناصری الدیری متوفی ۸۶۲ھ نے علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) کے رسالہ معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة کو ترتیب دیا نیز احادیث کا اضافہ تحریر فرمایا، جس کا مخطوط سعودیونیورسٹی ریاض کے شعبہ مخطوطات میں موجود ہے اور مخطوط کا نمبر ۸۲۹ ہے۔ نیز ڈاکٹر جمیل عبد اللہ عویض نے اس پر

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

تحقیق کر کے ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء میں طبع کرایا۔ یاد رہے کہ یہی علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر نصری ابن دیری نے اپنے صاحبزادے احمد کے ہمراہ علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ کے سامنے اس رسالے کی قراءت کی۔ اس کے بعد علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان کو اجازت بھی عطا فرمائی، جس کا ذکر اس معرفة الخصال المکفرة کے آخر میں موجود ہے۔

6. علامہ شیخ محمد بن علی قابونی متوفی ۸۵۸ھ نے اس موضوع پر رسالہ تالیف فرمایا اس رسالہ کا نام بشارة المحبوب بتکفیر الذنوب ہے جو ۶۸ صفحات پر ہے۔ علامہ قابونی کا یہ رسالہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان سے بھی طبع ہوا جس کی پہلی اشاعت شیخ ابو عمر عمرو الحسینی بن عمر بن عبدالرحیم کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء میں ہوئی۔

7. امام حافظ وجیہہ الدین عبدالرحمن بن خلیل بن سلامة اذری قابونی دمشقی متوفی ۸۶۹ھ نے بشارة المحبوب بتکفیر الذنوب کے نام سے کتاب لکھی اس رسالہ پر محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری مغربی متوفی ۱۴۱۳ھ نے تعلیقات و حواشی تحریر فرمائے جس کے متعدد ایڈیشن مکتبہ خانجی قاہرہ، مکتبہ القاہرہ، قاہرہ، المکتبۃ السعدیہ سے طبع ہوئی جس کے کل صفحات ۱۵۴ ہیں دار الآفاق

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

العربیہ قاہرہ مصر سے ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء میں ایمن عبدالجبار البحری کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا اس کے کل صفحات تقریباً ۲۵۰ ہیں۔

نیز شیخ عبدالمنعم فرید نے بھی اس پر تحقیق پر جو موسسۃ الکتب الثقافتہ سے شائع ہوئی ہو اور شیخ مجدی السید ابراہیم نے بھی اس رسالہ پر تحقیق سرانجام دی جو مکتبۃ القرآن قاہرہ سے شائع ہوا۔

8. علامہ امام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن محمود بن بدر شامی ناجی متوفی

۹۰۰ھ نے اس موضوع پر الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ

والمؤخرۃ کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جس کا مخطوط جامعۃ الازہر

قاہرہ مصر کے شعبہ مخطوطات میں موجود ہے اور اس مخطوط کا نمبر

۳۰۷۲۱۵ ہے اور دوسرا مخطوط سعود یونیورسٹی ریاض کے شعبہ

مخطوطات میں موجود ہے اور اس کا مخطوط نمبر ۲/۱۶۷۹ ہے جبکہ

اسلامک یونیورسٹی غزہ فلسطین کے کلیہ اصول الدین کے ڈاکٹر جابر زاید

سمیری اور شیخ حسن نصر بظاظون نے اس پر تحقیق کی اور اسلامک یونیورسٹی

غزہ کے مجلہ شمارہ نمبر ۱۷ جنوری ۲۰۰۹ کے صفحہ ۸۹ تا ۲۲۳ تک طبع ہو

چکا ہے۔

9. امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ متوفی ۹۱۱ھ نے تنویر الحوالک

شرح موطا امام مالک ج ۱ ص: ۱۰۹ میں ان احادیث کا خلاصہ درج



## منغرت کی بشارتیں

فرمایا پھر ان خصائل پر ایک نظم بھی تحریر فرمائی جس کا ذکر آپ نے اپنی اسی تالیف تنویر الحوالک میں فرمایا۔ امام سیوطی علیہ الرحمة تقریباً اس موضوع پر احادیث نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں وقد تلخص من هذه الاحادیث ستة عشر خصلة وقد نظمتها فی ابیات الخ یعنی ان احادیث مبارکہ سے سولہ خصلتیں معلوم ہوئیں جسے ان اشعار میں پرو دیا ہے ۱۱

امام سیوطی علیہ الرحمة کے اشعار یہ ہیں:

قد جاء من الهادی وهو خیر نبی اخبار مسانید قدر ویت بایصال  
فی فضل خصال غافرات ذنوب ما قدم و اخر للہبات بأفضال  
حج وضو قیام لیلة قدر واسهر و صم له و قوف عرفة اقبال  
آمین وقاری الحشر ثم من قادی اعمی وشہید اذ المؤمن قد قال  
سعی لاخ والضحی وعند لباس حمد و محی من ایلیاء باہلال  
فی الجمعة یقر أنو افلا و صفاح مع ذکر صلاة علی النبی مع الال ۱۲

10. امام علی بن عبد اللہ بن احمد نور الدین سمهودی صاحب ”وفاء الوفاء باخبار دارالمصطفیٰ ﷺ“ متوفی ۹۱۱ھ نے اس موضوع پر

۱۱ تنویر الحوالک ج ۱ ص: ۱۱۰

۱۲ تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک ج ۱ ص: ۱۱۰، ۱۱۱، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

”المقالات المسفرة عن دلائل المغفرة“ تالیف فرمائی جس پر جزائر کے شیخ بن یطو عبدالرحمن نے تحقیق کی اور مجلہ آفاق الثقافة والتراث متحدہ عرب امارات کے شمارہ نمبر ۵۴ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۷ھ کے صفحہ ۱۶۹ سے ۲۰۷ میں طبع ہوا جب کہ شیخ محمد شائب شریف نے بھی اس پر تحقیق سرانجام دی جو مکتبہ دار ابن حزم بیروت سے ۲۰۰۷ء میں طبع ہوا جس کے کل صفحات ۱۴۵ ہیں۔

11. علامہ امام ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن مبارک بن عبد اللہ بن علی الحمیری الحضرمی الشافعی المعروف بحرق متوفی ۹۳۰ھ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام آپ نے النبذة المختصرة فی معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة رکھا غالباً یہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کی تالیف معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة کی تلخیص ہے اس رسالہ کا ذکر اسماعیل پاشا بغدادی نے اپنی کتاب ایضاح البکون ج ۲ ص: ۶۱۸ پر کیا ہے نیز شیخ محمد عبدالقادر بامطرف نے الجامع ج ۴ صفحہ ۴۰۴/۴۰۳ منشورات وزارة الثقافة والاعلام الجمهورية العراقية ۱۹۸۱ء میں خیر الدین زرکلی نے

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

الاعلام ج ۶ صفحہ ۳۱۵ طبع دارالحاوی بیروت ۱۹۹۸ء میں کیا

ہے۔

12. علامہ شیخ عبدالرحمن بن علی بن محمد الشیبانی الزبیدی الشافعی المعروف بابن الدبیج الشیبانی متوفی ۹۴۴ھ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام انہوں نے مکفرات الذنوب و موجبات الجنة رکھا جس میں انہوں نے گذشتہ و آئندہ زندگی کے گناہوں کی معافی پر احادیث نقل فرمائی ہیں یہ رسالہ دار بوسلامہ تونس سے ۱۹۸۳ھ میں طبع ہوا جب کہ شیخ طالب عواد کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ ابن قیم دمشق شام سے طبع ہوا جس کے کل صفحات ۶۴ ہیں۔ نیز اس رسالہ پر عبدالقادر الارناؤط نیز عبدالقادر احمد عطانے بھی تحقیق سر انجام دی ہے۔

13. علامہ شیخ محمد بن محمد بن عبدالرحمن المعروف الخطاب الرئینی متوفی ۹۵۴ھ نے اس موضوع پر تفریح القلوب بالخصال المكفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب تحریر فرمائی جو شیخ راشد بن عبداللہ الغفلی تحقیق کے ساتھ ۲۰۰۹ء میں دارالبشائر الاسلامیة بیروت لبنان سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے کل صفحات ۱۲۰ ہیں اس رسالہ کا ذکر محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

علیہ الرحمة نے تمام المنة ببيان الخصال الموجبة للجنة  
ص ۹۰ پر فرمایا ہے۔

14. علامہ شیخ شمس الدین محمد بن احمد خطیب شربنی متوفی ۹۷۷ھ نے

الخصال البکفرة للذنوب کے نام سے کتاب تالیف فرمائی جس  
میں انہوں نے آئندہ و گذشتہ گناہوں کی معافی سے متعلق بھی  
احادیث درج فرمائیں ہیں اس کتاب کی تحقیق شیخ حسام الدین بن  
موسیٰ محمد بن عفانہ نے کی ہے۔ اس کی پہلی اشاعت القدس فلسطین  
سے ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء میں ہوئی اس کے کل صفحات ۱۱۰ ہیں۔

15. علامہ شیخ احمد بابا سودانی متوفی ۱۰۳۶ھ کی اس باب میں ایک تالیف

موجود ہے جس کا نام انہوں نے ”تنویر القلوب بتکفیر الاعمال  
الصالحات للذنوب“ رکھا۔

16. علامہ شیخ محمد المیسی الاحمدی الشافعی متوفی ۱۲۰۴ھ نے اس موضوع پر

ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام نزهة الابصار والقلوب  
بشرح مکفرات المتقدم والمتاخر من الذنوب رکھا اس  
کتاب کی اب تک طبع ہونے کی اطلاع نہیں مصنف نے یہ رسالہ  
۱۲۰۱ھ میں تحریر فرمایا اس کا مخطوط سعودیونیورسٹی ریاض سعودی

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

عرب کے شعبہ مخطوطات میں ہے اور مخطوط نمبر ۲۳۶۸ ہے۔ اور

حوالہ نمبر ۲۱۸/ن م ہے۔

17. علامہ شیخ محمد المیہی الشافعی متوفی ۱۲۰۴ھ کے والد ماجد نے ایک منظوم

کتاب تصنیف کی جس کا نام انہوں نے مکفرات الذنوب رکھا اس

کتاب کی شرح ان کے صاحبزادے علامہ شیخ محمد المیہی نے نزہة

الابصار والقلوب بشرح مکفرات المتقدم والمتأخر من

الذنوب کے نام سے تصنیف فرمائی۔

18. علامہ شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد البیتوشی الکردی متوفی ۱۲۲۱ھ نے اس

موضوع پر ایک منظوم کتاب لکھی جس کا نام انہوں نے مکفرات

رکھا۔

19. علامہ ابو محمد عبداللہ بن محمد البیتوشی الکردی متوفی ۱۲۲۱ھ نے ہی اپنی

منظوم تالیف مکفرات کی شرح نثر کی صورت میں تحریر فرمائی

جس کا نام المبشرات رکھا اس میں زیادہ تر استفادہ تفریح القلوب

بالخصال المكفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب مؤلفہ امام

محمد بن محمد خطاب رعینی متوفی ۹۵۳ھ نیز معرفة الخصال المكفرة

للذنوب المقدمة والمؤخرة مؤلفہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی

علیہ الرحمة متوفی ۸۵۲ھ سے کیا گیا۔ یہ دونوں تالیفات

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

المبشرات في شرح منظومة المكفرات کے نام سے حمدی  
عبدالمجید سلفی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء میں مکتبہ  
دار النوادر الكويت، سے شائع ہوئیں جس کے کل صفحات ۶۳  
ہیں۔

20. علامہ امام طیب بن عبدالجید بن کیران فاسی مالکی متوفی ۱۲۲۷ھ نے  
امام جلال الملہ والدرین سیوطی رضی اللہ عنہ کی طرح وہ احادیث جن  
میں زندگی کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہے ان کو  
ایک نظم میں پرودیا۔

21. علامہ شیخ سید عبداللہ بن الحاج ابراہیم الشنقٹی متوفی ۱۲۳۰ھ نے اپنے  
منظوم رسالہ پر شرح لکھی یہ دونوں رسالہ ایک ساتھ الخصال  
المکفرة للذنوب المتقدمة والمتاخرة کے نام سے شائع ہوئے  
۔ اس رسالہ کی موجودہ اشاعت پر ناشر کا نام موجود نہیں ہے۔

22. علامہ شیخ عبدالحمید قدس بن محمد علی بن عبدالقادر مکی شافعی متوفی  
۱۳۳۵ھ صاحب کتاب الذخائر القدسیة فی زیارة  
خیر البریة ﷺ نے اس باب میں ایک کتاب کا اضافہ فرمایا جس کا نام  
انہوں نے ضیاء الشمس الضاحیة علی الحسنات المباحیة

## منغرت كى بشارتیں

للذنوب المتقدمة والاتیة ركها۔ جوالدار المحمدیه للطباعة

والنشر سے ۱۹۰۴ء میں طبع ہو ۱۱ اور ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

23. محدث مغرب امام محمد بن جعفر کتانی متوفی ۱۳۴۵ھ نے اس موضوع

پر ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام آپ نے شفاء الاسقام

والالام بما یکفر ما تقدم وما تاخر من الذنوب والاثام

رکھا اس رسالہ کی پہلی اشاعت الطبعة الحسينية مصر سے

۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء میں ہوئی۔ ۴۶ صفحات پر مشتمل اس رسالہ کے

ساتھ امام محمد بن جعفر کتانی متوفی ۱۳۴۵ھ کا ہی دوسرا ہم رسالہ

بلوغ القصد والبرام ببيان ما تنفر منه الملائكة الكرام

بھی طبع ہوا ہے جس کے کل صفحات ۵۲ ہیں۔ اس رسالہ کی بھی

دوسری اشاعت کا علم نہیں ہے۔ محدث مغرب علامہ عبد اللہ بن محمد

بن صدیق غماری متوفی ۱۴۱۳ھ نے اپنی کتاب تمام المنة ببيان

الخصال الموجبة للجنة صفحہ ۹۰ پر اشارہ اس رسالہ کا ذکر کیا

ہے۔

24. علامہ قاضی احمد الرهوني متوفی ۱۳۷۳ھ تلمیذ رشید امام محمد بن جعفر

کتانی متوفی ۱۳۴۵ھ نے اپنے شیخ امام محمد بن جعفر کتانی کی کتاب

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

شفاء الاسقام والالام بما يكفر ما تقدم وما تاخر من الذنوب والآثام کی تلخیص کی ہے۔

25. محدث مغرب علامہ حافظ احمد بن محمد بن صدیق غماری متوفی ۱۳۸۰ھ

نے اس موضوع پر کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام انہوں نے تنویر الابصار والبصائر بتکفیر ما تقدم ما تاخر من الكبائر والصغائر رکھا اس رسالہ کے طبع ہونے کا علم نہیں مصنف کے چھوٹے بھائی اور شاگرد علامہ ابو الفضل عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری متوفی ۱۴۱۳ھ نے اپنی کتاب تمام المنة ببيان الخصاله الموجبة للجنة صفحہ ۹۰ میں اشارۃً اس رسالہ کا ذکر کیا ہے۔

26. محدث مغرب علامہ حافظ احمد بن محمد بن صدیق غماری متوفی ۱۳۸۰ھ

نے ہی اس موضوع پر ایک رسالہ اور بھی تصنیف کیا جس کا نام تنویر الحلبوب فی مکفرات الذنوب ہے جو دراصل شفاء الاسقام مصنفہ علامہ محمد بن جعفر کتانی کی فقہی ابواب کی ترتیب پر کیا گیا ہے۔

27. محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری متوفی ۱۴۱۳ھ

نے امام وحیہ الدین عبدالرحمن بن خلیل بن سلامۃ اذری قایونی متوفی ۸۶۹ھ کے رسالہ بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب پر



## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

تعلیقات وحاشیہ تحریر کیا ہے جو مکتبہ القاہرہ مصر سے طبع ہوا جو ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے، محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری متوفی ۱۴۱۳ھ اپنی تالیف تمام المنہ ببيان الخصال الموجبة للجنة لصفحة ۹۰ میں فرماتے ہیں وتالیف القابونی مطبوع بتعلیقاتی علیہ یعنی قابونی کی تالیف میری تعلیقات کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

28. احقر کے جد امجد شیخ الحدیث والتفسیر بہیقی وقت علامہ مفتی منظور احمد فیضی علیہ الرحمة متوفی ۱۴۲۷ھ نے اپنی تالیف کتاب الدعوات والاذکار من کلام الله الغفار وحبیبہ سید الابرار وسائر الاخیار میں اس موضوع پر احادیث کو نقل فرمایا۔ کتاب الدعوات والاذکار کی اشاعت رحیم یار خان سے ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء میں جبکہ دوسری اشاعت تخریج اور تحقیق کے ساتھ ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء میں انجمن ضیاء طیبہ کراچی کے زیر اہتمام ہوئی۔

29. علامہ شیخ جلول بن محمد الجزیری التونسی نے اس موضوع پر ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ہے ادخال السرور والامال المکفرات

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

الذنوب بالتوبة والذكر وصالح الاعمال یہ کتاب طبعہ تونس قرطاج سے ۱۹۸۳ء میں طبع ہوئی جس کے کل صفحات ۲۴۱ ہیں۔

30. علامہ شیخ حسین اسعد مصری استنبولی نے اس موضوع پر ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام انہوں نے ”تفریح القلوب بتکفیر الذنوب“ رکھا، جس کا مخطوط المکتبۃ الازہریۃ القاہرۃ مصر میں محفوظ ہے۔ جس کا مخطوط نمبر ۲۵۱۰۲۳ (۱۴۲۳) ہے، کل صفحات ۴۰ ہیں۔

31. محدث مغرب علامہ سید ابو الفتوح عبد اللہ بن عبد القادر تلیدی حفظہ اللہ نے اس موضوع پر ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام انہوں نے ”کتاب نزل الابرار بتکفیر ما تقدم من الذنوب وما تأخر“ رکھا، جس کے کل صفحات ۱۳۸ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ از مصنف

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کا بخشنے والا ہے، جو سخت سے سخت تکالیف کو دور فرمانے والا ہے، اس کے دستِ قدرت میں ہر شے کی بادشاہت ہے، جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور وہی اختیار فرماتا ہے؛ اور اسی کا حکم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا؛ وہی بادشاہ ہے اور بخشنے والا؛ میں اسی کی حمد کرتا ہوں کہ اسی کے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں ایمان کی رسی کو تھامے ہوئے اور میں اسی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اسی کے شکر میں احسان کی زیادتی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے؛ کوئی اس کا شریک نہیں اس کی بادشاہت میں اور کوئی کام کی تدبیر کرنے والا نہیں جس پر آسمان کا مدار اور جس پر آسمان چلتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے مقدس

## مغفرت کی بشارتیں

بندے اور اس کے برگزیدہ رسول ہیں اس نے لوگوں کی طرف ہدایت دینے والا کامل برکت والی رحمت بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ پر درود و سلام بھیجے اور آپ کی آل اور اصحاب پر جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اور دین اسلام کی مدد کی اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر نازل فرمایا اس کی اتباع کی اور نصرت و حمایت کے ساتھ ان کی تعظیم و توقیر کی اور ان پر جنہوں نے احسان کے ساتھ ان کی اتباع کی۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ (الحشر: ۱۰/۵۹) [۱]

اور ہمیشہ ان پر صلوٰۃ و سلام ہو جب تک فرقہ ان ستارے دن رات میں چکر لگاتے رہیں۔

پس جن احادیثِ نبویہ کو میں نے کثیر کتب میں تلاش کر کے جمع کیا ان میں بعض غریب ہیں اور بعض مشہور اور تمام کی تمام خاص ایک معنی کے تحت داخل ہیں اور وہ ایسا عمل جس کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہونے کا وعدہ وارد ہے۔

اور اس رسالہ کی تدوین کا سبب سائل کا جواب بنا جو اس بارے میں توجہ کرنے کا سبب ہے اور تحقیق میں نے وہ احادیث جو اس بات سے تعلق رکھتی ہیں ان کو ابواب کے ساتھ ترتیب دیا ہے تاکہ اس کے طلب گار پڑھنے والے پر اس کا

[۱] (ترجمہ کنز الایمان) اور وہ جو ان کے بعد آئے، عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

تلاش کرنا اور پڑھنا آسان ہو جائے اور میں نے اس کا نام رکھا ”معرفة النخال

الكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة“

ان مذکورہ احادیث مبارکہ کی ابتداء میں، میں نے اس حدیث کی نسبت کہ اس کو کس نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے بارے میں جو حکم اس کی صحت و غیر صحت سے متعلق ہے وہ بھی لکھ دیا ہے۔

پھر میں نے سوچا کہ میں ایک فصل بیان کر دوں جو اس کے وقوع ہونے کے جواز میں ائمہ کے کلام پر مشتمل ہو۔

بے شک ائمہ نے کلام کیا ہے حضور نبی کریم ﷺ کے قول مبارک کے بارے میں جو آپ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا:

ان الله تعالى اطلع عليهم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم [۱]  
یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر ظاہر فرمادیا پس فرمایا عمل کرو جو چاہو پس میں نے تمہاری مغفرت فرمادی۔

اور حدیث مشہور جو صحیحین میں ہے، جسے ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کے قصہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [۲]

ہم اس تخریج کو طول نہیں دیتے، لیکن یہ لفظ

[۱] اخرجہ أحمد (۲۹۶-۲/۲۹۵) وابن ابی شیبہ (۱۲/۱۵۵ و ۱۳/۳۸۵) و أبو داؤد (۳۶۵۴) والحاکم (۴/۷۸-۷۸) المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۸۸۴، ج ۲، ص ۳۳۹۔

طبع دار القلم، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۳۶۵۶، ج ۴، ص ۳۴۴، طبع دار الکتب العربی بیروت؛ مسند احمد رقم الحدیث: ۷۹۴۰، ج ۳، ص ۳۲۲؛ طبع مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الثانیة، ۱۴۲۹/۲۰۰۸۔

[۲] صحیح البخاری (۲/۳۰۵، ۳۰۴) صحیح مسلم (۴/۱۹۴۲)



## مغفرت کی بشارتیں

بات پر دلالت کرتی ہے کہ گناہ واقع ہونے سے قبل ہی معاف ہو جاتے ہیں۔ پس یہ حدیث اس بات کے صحیح ہونے کے شواہد میں سے ہے اور اس معنی کی تائید میں یہ حدیث بھی داخل ہے جس کو ابن حبان نے صحیح میں اپنی سند کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کو خوش مزاج دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ! ادعُ لی۔ فقال: اللهم اغفر لعائشة ما

تقدّم من ذنبيها وما تأخر، وما أسرت وما أعلنت... ۱

یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پچھلے اور آئندہ، چھپے اور اعلانیہ

سب ذنب معاف فرما.....

اور امام ابن ابی شیبہ مصنف میں اپنی سند کے ساتھ حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

غفر الله لك ما قدمت وما آخرت وما أسرت وما أعلنت

وما أخفيت وما أبديت وما هو كائن الي يوم القيامة ۲

۱ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۱۱۱، ج ۱۶، ص ۴۷، طبع موسسة الرسالۃ بیروت مجمع الزوائد رقم الحدیث:

۱۵۳۳۷، ج ۹، ص ۳۹۱، طبع دار الفکر بیروت۔

۲ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۳۲۷۲۲، ج ۱۷، ص ۹۱، طبع دارالقبلیۃ، کنز العمال ج ۱۳، ص ۵۷، طبع

موسسة الرسالۃ بیروت

## مغفرت کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ نے تمہارے پچھلے اور آئندہ، قیامت تک چھپے اور اعلانیہ،

خفیہ اور ظاہر تمام ذنب معاف فرمادیئے۔ [۱]

اور یہ حدیث مرسل، قوی ہے۔

اور اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث

ہے جس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ [۲]

اور دوسری حدیث ابو سعید ہے جو مسعز نے عطیہ سے اور انہوں نے حضرت

ابو سعید سے روایت کی ہے اور اس کو امام ابن عساکر نے حضرت عثمان ذوالنورین

رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں روایت کی ہے۔ [۳]

پس حضور نبی معصوم ﷺ کی یہ دعا جو آپ نے اپنی امت کے بعض افراد

کے لیے مانگی اس طرح کے واقعات کے جواز و صواب پر دلالت کرتی ہے اور وہ

حدیث جو حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ بے

شک حضور نبی کریم ﷺ نے مقام عرفہ پر اپنے رب عزوجل سے امت کی

[۱] مسند احمد ج ۵، ۶۹۶ تا ۶۹۷؛ ۳۰ تا ۳۱؛ صحیح مسلم ج ۲، ص ۸۱۸ تا ۸۱۹؛ سنن ابو داؤد رقم

الحدیث: ۲۴۲۵؛ جامع ترمذی رقم الحدیث: ۷۳۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۳۰؛ سنن بیہقی ج ۴،

ص ۲۸۲ تا ۲۸۳، شرح السنۃ ۲۸۳؛ للبیہقی ج ۶، ص ۳۴۲ تا ۳۴۳؛ صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث:

۲۰۹۹، ج ۳، ص ۲۹۱ طبع المکتب الاسلامی بیروت، سنن نسائی کبریٰ رقم الحدیث: ۸۶۴۲، ج ۳، ص

۲۸۳ طبع مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن، مجمع الاوسط للطبرانی رقم الحدیث: ۴۸۷۲، ج ۵،

ص ۱۳۳، طبع دارالحریمین قاہرہ مصر، مجمع الصغیر للطبرانی رقم الحدیث: ۷۱۸، ج ۲، ص ۲۸، طبع المکتب

الاسلامی بیروت مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۹۸۰۶، ج ۶، ص ۳۱۹ طبع دارالقبلیہ

[۲] حلیۃ لابی نعیم (۵۹/۱) ابن عساکر (۳۹/۵۷) جامع الاحادیث رقم الحدیث: ۴۸۷۰، ج ۶، ص ۱۳۴،

کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۳۸۶، ج ۱۱، ص ۵۹۴ طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت۔

[۳] البدایۃ النہایۃ ج ۷، ص ۲۳۸۔



## ﴿ مغفرت کی بشارتیں ﴾

مغفرت کے لیے دعا کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کا استثنا فرما کر دعا کو شرف قبولیت بخشا پھر صبح مزدلفہ میں مطلقاً دعا کو قبول فرمایا۔ □

اور جب یہ بات جان لی گئی کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے  
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى  
(طہ: ۶/۲۰)

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے  
بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے۔ (کنز الایمان)  
تو اس کو کوئی منع نہیں کر سکتا کہ جس شخص کو جو عطا فرمائے۔

اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ لیلیۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے اور  
بعض لوگوں سے سال کی بعض راتوں میں زیادہ عمل واقع ہوتا ہے جو وہ عام دنوں  
میں کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اس رات (لیلیۃ القدر) میں عبادت کرنا تیس  
ہزار گنا سے بھی افضل ہوا۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(پ ۲۷، الحدیث: ۲۱/۵۷)

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(کنز الایمان)

---

□ سنن کبریٰ بیہقی، رقم الحدیث: ۹۷۵۳، ج ۵، ص ۱۱۸، طبع حیدرآباد دکن، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۵۷۸، ج ۳، ص ۱۲۲۰۸، ج ۲۶، ص ۱۳۶، طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۱۵۷۸، ج ۳، ص ۱۳۹، طبع دارالماعون دمشق الاحادیث المختارۃ للفضیاد المقدسی، ج ۳، ص ۳۷۳، رقم الحدیث: ۳۹۳۔

طہارت  
کا بیان

❁ وضو کی فضیلت

## وضو کی فضیلت

امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے مصنف اور مسند میں فرمایا ہمیں حدیث بیان کی خالد بن مخلد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی اسحاق بن حازم نے انہوں نے کہا میں نے محمد بن کعب قرظی سے حدیث سنی انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی حُمران بن ابان جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سردیوں کی ٹھنڈی رات میں وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور آپ کا اس وقت نماز کے لیے جانے کا ارادہ تھا پس میں ان کی خدمت میں پانی لے کر حاضر ہوا تو آپ نے بار بار اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پانی ڈالا تو میں نے عرض کی: آپ کو کافی ہے؛ آپ نے وضو مکمل کر لیا ہے اور بہت سرد

## منعرت کی بشارتیں

رات ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صَبَّ! فَاَنى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ  
الْوَضُوْءَ اِلَّا غَفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ" [۱]

پانی ڈالو پس بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: ”جب کوئی مسلمان اچھے طریقے سے مکمل وضو کرتا ہے تو اس کی  
زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اسی طرح روایت کیا ہے امام ابن ابی شیبہ نے اپنی دونوں مذکورہ کتابوں میں  
اور امام ابو بکر احمد بن علی بن سعید مروزی (جو کہ امام نسائی کے استاذ ہیں) نے  
مسند عثمان میں امام ابو بکر ابن ابی شیبہ سے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور امام ابو بکر بن ابی شیبہ اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد نہیں بلکہ ان  
کی اتباع میں ایک جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے جن میں محمد بن سعید بن  
یزید بن ابراہیم تستری بھی شامل ہیں اس حدیث کو امام ابو بکر بزار نے اپنی مسند میں

[۱] مسند البزار رقم الحدیث: ۴۲۲، ج ۲، ص ۷۵ طبع مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ الاحاد الثانی رقم  
الحدیث: ۱۵۰، ج ۱، ص ۱۰۰، طبع دار الرایۃ الریاض مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۲۱۶، ج ۱، ص ۵۴۲، طبع  
دار الفکر بیروت کنز العمال رقم الحدیث ۲۶۰۵۸، ج ۹ ص ۲۹۱ طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت جامع  
الاحادیث: ۱۷۸۲۸، ج ۱ ص ۱۶۲

## منعرت کی بشارتیں

❑ محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم تستری سے روایت کی ہے اور انہوں نے خالد بن مخلد سے امام بزار نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد لکھا ہم نہیں جانتے کہ محمد بن کعب قرظی نے حمران سے اس حدیث کے علاوہ بھی کوئی حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں اس بارے میں اصل حدیث جو وضو کی فضیلت میں وہ حمران عن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے ہے اور صحیحین میں متعدد طرق سے مختلف الفاظ کے ساتھ حمران سے مروی ہے اور اس حدیث میں وما تأخر کے الفاظ کی زیادتی نہیں ہے۔

اور امام مسلم نے زید بن اسلم عن حمران کے طریق سے ان الفاظ سے یہ حدیث روایت کی ہے: جس مسلمان نے اس طرح وضو کیا اس کی زندگی کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے۔<sup>❑</sup>

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ بن عبدالرحمن عن حمران کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی لایا تو انہوں نے اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے اس طرح

❑ مستدرک الزائر رقم الحدیث: ۴۲۲، ج ۲ ص ۷۵، طبع مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ۔

❑ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۵۶۶، ج ۱، ص ۱۴۲ طبع دار الجلیل بیروت۔

## منعرت کی بشارتیں

وضو کیا، پھر مسجد آکر دو رکعت ادا کیں، پھر بیٹھ گیا؛ اس کی زندگی کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے<sup>[۱]</sup>

امام بخاری اور امام مسلم کی روایت مختلف الفاظ کے ساتھ ہے اور ان میں وما تأخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

اور محمد بن کعب قرظی کی صحیحین میں احادیث موجود ہیں، مگر ان میں حمران سے روایت کردہ کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

اور حمران تابعی ہیں اور اہل مدینہ میں سے ہیں پھر حضرت عثمان کی خلافت میں بصرہ چلے گئے اور بقیہ زندگی وہیں گزاری، یہاں تک کہ وہیں وصال فرمایا اور بنی مروان کی حکومت میں معظّم و مکرم تھے۔

اور محمد بن کعب کا حمران سے حدیث سننا ممکن ہے، اس وجہ سے کہ یہ تابعی ہیں اور انہوں نے حمران کے اکابر یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعین کا زمانہ پایا ہے۔ جب کہ محمد بن کعب سے روایت کرنے والوں میں اسحاق بن حازم مدنی بھی ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقہ کہا ہے اور عبدالرحمن بن مہدی نے اپنی جلالت کے باوجود ان سے حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا لا بأس بہ اور ابو

[۱] صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۲۳۳، ج ۸، ص ۹۶ طبع دار طوق النجاة

## منفعت کی بشارتیں

الفتح از دی نے ان کو ضحفا میں ذکر کیا ہے زکریا ساجی کے اس قول کی وجہ سے کہ وہ قدری تھے۔ میں کہتا ہوں یہ صدوق ہیں ان میں جرح کی کوئی وجہ نہیں۔

خالد بن مخلد کوئی ہیں اور ان کی اکثر روایات اہل مدینہ سے ہیں اور یہ امام بخاری کے شیوخ سے ہیں اور امام مسلم نے بھی ان سے ایک واسطے سے حدیث روایت کی ہے۔

اور تحقیق امام عجل اور صالح جزیرہ اور ابوداؤد وغیر ہم نے ان کو ثقہ کہا ہے اور امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان کی حدیث لکھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ استدلال نہیں کیا جاتا، گویا کہ یہ ان کے قول کی وجہ سے ہے کہ بے شک وہ تشیع کی جانب مائل ہو گئے تھے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان کی کچھ مناکیر ہیں۔ میں کہتا ہوں ابو احمد بن عدی نے الکامل میں جمع کیا ہے اور ان میں یہ حدیث نہیں ہے۔<sup>[۱]</sup>

[۱] علامہ امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ کے استاذ علامہ محدث عبد الرحمن بن غلیل قابونی اذری اپنی کتاب بشارۃ المحبوب بتفیر الذنوب میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد حسن ہیں۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تآخیر من الذنوب ص ۴۸، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ بیروت)



# نماز کا بیان

- ✽ اذان کا جواب دینا
- ✽ صلوٰۃ التَّسْبِيح کی فضیلت
- ✽ نماز میں آمین کہنے کی فضیلت
- ✽ نماز چاشت کے فضائل
- ✽ نماز جمعہ کے بعد قرأت کرنے کے فضائل
- ✽ سنن ظہر کی فضیلت
- ✽ بعد زوال نوافل کی فضیلت
- ✽ سنت عصر کی فضیلت
- ✽ رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنے کی فضیلت

## اذان کا جواب دینا

ابو عوانہ اسفرائینی نے اپنی ”مستخرج صحیح علی مسلم“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من سمع المؤذن فقال: وفي رواية محمد بن عامر: من قال حين يسمع المؤذن: أشهد أن لا إله إلا الله - قال: أشهد أن لا إله إلا الله، رضيتُ بالله رباً، وبالإسلام ديناً، وبمحمد نبياً - وفي رواية محمد بن عامر: رسولاً - غُفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر -

”جس نے مؤذن کی آواز سنی اور کہا اور محمد بن عامر کی روایت میں ہے، جس نے مؤذن کو أشهد أن لا إله إلا الله کہتے سنا اور اس کے جواب میں کہا:

## منفعت کی بشارتیں

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ  
بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

اور محمد بن عامر کی روایت میں (نَبِيًّا کی جگہ) رسولاً کا لفظ ہے؛  
اس کی زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔“

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

ایک شخص نے عرض کی یا سعد بن ابی وقاص (اے سعد بن ابی  
وقاص!) رضی اللہ عنہ اور محمد بن عامر کی روایت میں ہے یا سعد (اے  
سعد) کیا زندگی کے اگلے پچھلے گناہ؟ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اسی طرح سنا ہے۔“<sup>[۱]</sup>

اور شعیب بن لیث کی روایت میں ہے  
جس شخص نے مؤذن کی آواز سن کر کہا انا اشهد اور باقی اسی روایت کی  
مثل ہے۔

اور یہ حدیث امام مسلم نے قتیبہ اور محمد بن رُح سے روایت کی ہے اور ابوداؤد  
اور ترمذی اور نسائی نے قتیبہ سے اور ابن ماجہ نے محمد بن رُح سے روایت کی ہے اور  
قتیبہ اور محمد بن رُح دونوں نے لیث سے روایت کی ہے اور ان کی روایت میں وما

[۱] مستخرج ابو عوانہ رقم الحدیث: ۷۶۲، ج ۱، ص ۳۲۰۔

## منفرت کی بشارتیں

تأخر کے الفاظ نہیں ہیں اور نہ اس روایت کے آخر میں سوال مذکور ہے۔<sup>[۱]</sup>

اور اسی طرح اس کو روایت کیا امام احمد نے قتیبہ اور یونس بن محمد سے اور یہ دونوں لیث سے روایت کرتے ہیں۔<sup>[۲]</sup>

اور اسی طرح اس کو روایت کیا امام احمد بن ابراہیم ذوقی نے مسند سعد میں: انہوں نے شباب سے، شباب نے لیث سے روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر یہ الفاظ ہیں غفرت لہ ذنوبہ اس کے گناہ معاف ہو گئے۔<sup>[۳]</sup>

اور اس حدیث کو سعید بن عفیر نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا، انہوں نے عبید اللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے حکیم بن عبد اللہ سے روایت کیا لیکن اس میں و ما تأخر کے الفاظ نہیں۔

اور ابو حاتم رازی نے علل میں ابراہم بن سعید جوہری سے، انہوں نے سعد بن عبد الحمید بن جعفر سے، انہوں نے فلح بن سلیمان سے، انہوں نے حنین بن ابی حکیم سے، انہوں نے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے اس کی مثل روایت کی ہے؛

---

[۱] صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۸۸، ج ۲، ص ۲ طبع دار الجلیل بیروت، سنن نسائی رقم الحدیث: ۶۷۹، ج ۲، ص ۲۶، طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ؛ سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۵۲۵، ج ۱، ص ۲۰۷، طبع دار الکتب العربیہ بیروت؛ جامع ترمذی رقم الحدیث: ۲۱۰، ج ۱، ص ۳۱۱ طبع دار الحیاء التراث العربیہ بیروت؛ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۲۱، ج ۱، ص ۲۳۸ طبع دار الفکر بیروت۔

[۲] مسند احمد ج ۱، ص ۱۸۱۔

[۳] مسند سعد رقم الحدیث: ۱۷۔

## منفعت کی بشارتیں

لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بجائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن ابی حاتم نے کہا میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا لیث ثقہ ہیں اور عبید اللہ بن مغیرہ اہل مصر سے ہیں اور ان دونوں کی روایت زیادہ مشابہ ہے۔ انتہی۔<sup>[۱]</sup>

ابو بکر بن ابی شیبہ کی روایت میں ہے<sup>[۲]</sup> کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے غفرت لہ ذنوبہ فرمایا تو ایک شخص نے سوال کیا ما تقدم من ذنوبہ وما تأخر کیا اگلے اور پچھلے تمام گناہ؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے“؛ لہذا واضح ہو گیا کہ ما تأخر کا ذکر سائل نے کیا جبکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نفی فرمادی۔ واللہ اعلم<sup>[۳]</sup>

[۱] علل الحدیث ج ۱، ص ۱۶۳۔

[۲] مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۰، ص ۲۲۶ تا ۲۲۷۔

[۳] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ، فرماتے ہیں: ”وما تأخر“ کے الفاظ کی زیادتی کے ضعیف ہونے کا سبب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان الفاظ کی نفی فرمانا ہے۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفوفہ لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۵۰، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

## صلوة التسبیح کی فضیلت

امام ابو داؤد، عبدالرحمن بن بشر بن حکم نیشاپوری سے اور وہ موسیٰ بن عبدالعزیز سے اور وہ حکم بن أبان سے اور وہ عکرمہ سے اور عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

یا عبّاس! یا عمّاه! ألا أعطیک؟ ألا أمنحک؟ ألا أحبک؟ ألا افعل بک عشرَ خِصال. اذا أنت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك، أوله و آخره، قدیمه و حدیثه، خطأه و عمدہ، صغیرہ و کبیرہ، سرہ و علانیته، عشرَ خِصالٍ: أن تصلي أربع ركعات، تقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة، فاذا فرغت من

## منغرت كى بشارتیں

القراءة فى أول ركعة و أنت قائم قلت: (سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر) خمس عشرة مرة، ثم تركع فتقولها وأنت رافع عشرًا، ثم ترفع رأسك من الركوع فتقولها عشرًا، ثم تهوى ساجدًا فتقولها وأنت ساجدًا عشرًا، ثم ترفع رأسك من السجود فتقولها عشرًا، ثم تسجد فتقولها عشرًا، ثم ترفع رأسك فتقولها عشرًا، فذلك خمس و سبعون فى كل ركعة، تفعل ذلك فى أربع ركعات. إن استطعت أن تصلها فى كل يومٍ مرةً فأفعل، فإن لم تفعل فى كل جمعة مرةً فإن لم تفعل فى كل شهر مرةً فإن لم تفعل فى كل سنة مرةً، فإن لم تفعل فى عمرك مرةً. ۞

اے چچا! اے عباس! کیا میں تمہیں عطا نہ کروں؟ کیا میں تمہیں تحفہ نہ دوں؟ کیا میں تم سے محبت نہ کروں؟ کیا میں تمہیں دس ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ جب تم ان پر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے اور پچھلے نئے اور پرانے خطاؤں اور عدا چھوٹے اور بڑے اعلانیہ اور چھپے سب گناہ معاف فرمادے گا۔ وہ دس باتیں یہ ہیں تم چار رکعات اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت کے بعد پندرہ 15 مرتبہ کھڑے ہو کر

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

۱ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۲۹۹، ج ۱، ص ۴۹۹ طبع وزارة الاوقاف؛ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:

۱۳۸۷، ج ۱، ص ۴۴۳ المصریہ طبع دار الفکر بیروت



## منفرت کی بشارتیں

کہو، پھر رکوع کرو اور رکوع میں دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھو، پھر رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، پھر تم سجدہ کرو اور سجدہ میں دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ میں دس مرتبہ پڑھو، پھر اٹھ کر دس مرتبہ پڑھو تو یہ ہر رکعت میں 75 تسبیحات ہوئیں۔ اس طرح تم چار رکعات ادا کرو۔ اگر روزانہ ایک مرتبہ پڑھ سکو تو روزانہ ادا کرو، ورنہ ہر جمعہ کو ایک مرتبہ، ورنہ مہینے میں ایک مرتبہ، ورنہ سال میں ایک مرتبہ؛ اگر یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

امام ابو داؤد نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور امام ترمذی نے وفی الباب۔۔۔ کہہ کر اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔<sup>[۲]</sup>

اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کو ذکر کیا نیز ابن خزیمہ نے کہا صلوة التسبیح کے باب میں اگرچہ یہ حدیث صحیح ہے مگر اس کی سند کے بارے میں دل میں تذبذب ہے۔<sup>[۳]</sup>

سند دوم:

ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن بشر بن حکم نے، ان کو موسیٰ بن

[۲] جامع ترمذی ج ۲، ص ۳۳۸۔

[۳] صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۲۱۶، ج ۲، ص ۲۲۳، طبع المکتب الاسلامی بیروت۔

## منفعت کی بشارتیں

عبدالعزیز ابو شعیب عدی نے اور یہ وہی ہیں جن کا لقب القنباری مشہور ہے۔ میں نے ان سے سنا (انہوں نے کہا کہ میری اصل فارسی ہے) ان کو حکم بن ابان نے، ان کو حضرت عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

ابن خزیمہ نے کہا اس کو روایت کیا ابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے باپ سے اور وہ حضرت عکرمہ سے مرسل روایت کرتے ہیں، انہوں نے اپنے الفاظ میں عن ابن عباس نہیں کہا (ابن خزیمہ) ہمیں حدیث بیان کی محمد بن رافع نے، ان کو ابراہیم نے اس سند کے ساتھ۔

میں کہتا ہوں: ابراہیم راوی کے بارے میں کلام ہے اور موسیٰ بن عبدالعزیز زیادہ ثقہ ہے اور اس سند کے رجال میں کوئی حرج نہیں ہے؛ حضرت عکرمہ سے امام بخاری نے دلیل اخذ کی ہے اور حکم بن ابان ”صدوق“ ہے اور موسیٰ بن عبدالعزیز کے بارے میں یحییٰ بن معین نے کہا: ”لا آزی بہ بأسأ“ میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا، نسائی نے اسی طرح کہا ہے، ابن مدینی نے کہا یہ ضعیف ہے۔ پس یہ اسناد حسن کی شرط پر ہے کہ اس کے شواہد اس کو تقویت دیتے ہیں۔ اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کر کے برا کیا۔<sup>[۴]</sup> انہوں

[۴] امام جلال الملہ والدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ فرماتے ہیں: جن ائمہ نے اس حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ان میں سے امام ابن مندہ انہوں نے اس بارے میں تالیف فرمائی اور آجرس اور خطیب اور ابوسعہ، سعانی، ابو

## منعرت کی بشارتیں

نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن بشر بن حکم کے اسناد سے وارد کیا ہے اور کہا کہ موسیٰ بن عبدالعزیز مجہول ہے، لیکن ان کا یہ قول درست نہیں، اس وجہ سے کہ جس کو امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہو تو ان کے بعد کسی کا اس کو مجہول قرار دینا ضرر نہیں دے گا۔

اس حدیث کا شاہد:

امام دارقطنی نے ”افراد“ میں ابورجاء خراسانی کے طریق سے صدقہ سے اور وہ عروہ بن رُویم سے اور وہ ابن دلیلی سے اور وہ حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے ہبہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے عطانہ کروں؟“

اور امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابورافع کے طریق سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔<sup>[۵]</sup>

---

= موسیٰ مدینی ابوالحسن بن فضل، منذری، ابن صلاح اور امام نووی اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ شامل ہیں نیز دلیلی نے منذر الفردوس میں لکھا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ (الانکلت الہدیجات علی الموضوعات، ص ۹۷، ۹۸ مطبوعہ دارکلمۃ المکرمة منصورہ مصر)

[۵] ترمذی (۳۸۲) - ابن ماجہ (۱۳۸۶)۔

علامہ محمد بن خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں ابورافع کی حدیث جو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی اس کے ضعف میں کوئی شک نہیں نیز امام نووی، ابن عربی فرماتے ہیں کہ حدیث ابورافع ضعیف ہے۔ امام دارقطنی نے فرمایا کہ فضائل سور میں اصح سورۃ اخلاص کی فضیلت ہے اور نوافل میں اصح صلوة التبیح =

## منفعت کی بشارتیں

اور امام ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے ایسی سند سے کہ جس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس حدیث کے موقوف یا مرفوع ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔<sup>[۶]</sup>

اور امام ابو داؤد نے یہ حدیث عروہ بن رُویم کے طریق سے بھی اپنی کتاب میں وارد کی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی انصاری نے کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے فرمایا پھر اس کی طرح ذکر کیا۔<sup>[۷]</sup>

اور امام حاکم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور ان میں قوی ترین سند حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کی ہے، جو میں نے پہلے ذکر کر دی ہے۔<sup>[۸]</sup>

= کی فضیلت ہے اور ہمارے مشائخ کی ایک جماعت بغوی، رویانی وغیرہ نے اس کی مستحب ہونے کا قول کیا ہے۔ اور رویانی نے فرمایا کہ صلوٰۃ التسلیح مرغوب اور مستحب ہے اس سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اور یہی قول امام عبد اللہ بن مبارک ودیگر علما وائمہ کا ہے۔ نیز امام سسکی فرماتے ہیں صلوٰۃ التسلیح کی حدیث کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا اور اس کا پڑھنا مستحب ہے اور امام قاضی عیاض مالکی نے بھی اسے مستحب کہا، اور امام عبد اللہ بن مبارک صلوٰۃ التسلیح پر ہمیشہ مواظبت فرماتے تھے۔ (تفریح القلوب بالخصال المفترقة لما تقدم وما تاخر من الذنوب، ص ۶۰، ۶۱، ۶۳، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔

[۶] ابو داؤد (۱۲۹۸)۔

[۷] ترمذی، رقم الحدیث ۴۸۲۔ ابو داؤد، رقم الحدیث: ۱۳۸۶۔

[۸] ابو داؤد، رقم الحدیث ۱۲۹۹۔

## منعرت کی بشارتیں

امام احمد نے علل الخلال میں فرمایا صلاة التيسح کے بارے میں میرے نزدیک کوئی چیز درست نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ نفی صحت سے ضعف کا ثبوت لازم نہیں آتا چوں کہ ان دونوں کے درمیان حسن کا واسطہ ہے، اور امام احمد سے جب یہ کہا گیا کہ مستمر ریان نے اسے روایت کیا ہے تو انہوں نے کہا وہ ثقہ شیخ ہیں اور گویا کہ انہوں نے اس کو پسند فرمایا۔

اور ان کی روایت میں ہے: یعنی جس شخص نے اس کو پڑھا اس کے اگلے اور پچھلے، چھپے اور اعلانیہ سب گناہ معاف ہو گئے۔

دوسری سند:

امام طبرانی نے اوسط میں عبد القدوس بن حبیب کے طریق سے امام مجاہد سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: ”اے لڑکے! کیا میں تجھے نہ سکھاؤں؟“ پھر باقی حدیث اس طرح ذکر کی اور اس کے آخر میں ایک طویل دعا بھی موجود ہے اور اس حدیث میں ہے:

کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام صغیرہ اور کبیرہ، پرانے اور نئے، چھپے اور اعلانیہ، عمداً و سہواً گناہ معاف فرمائے گا۔<sup>[۹]</sup>

[۹] حلیۃ ابو نعیم، ج ۱، ص ۲۵۔ مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۸۲۔

## منفعت کی بشارتیں

اور اس حدیث کے راویوں میں عبدالقدوس متروک ہے۔  
اور امام طبرانی نے دوسرے طریق سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہما سے ان الفاظ: غفر لہ کل ذنب کان اوھو کائن ”اس شخص کے تمام  
گناہ جو ہو گئے یا ہوں گے سب معاف ہو گئے“ کے ساتھ روایت کیا ہے۔<sup>[۱۰]</sup>  
اور اس سند میں یحییٰ بن عقبہ بن ابوالعزیز ہے جو کہ متروک ہیں۔

---

[۱۰] الترغیب والترہیب للمنذری ج ۱، ص ۷۱۔

## نماز میں آمین کہنے کی فضیلت

امام ابن وہب مصنف میں بحر بن نصر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی مالک بن انس اور یونس بن یزید نے ابن شہاب سے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی سعید بن مسیب نے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَامُّوا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوُّمِنُ مِنْ وَاْفِقُ تَامِيْنَ  
 الْمَلَائِكَةَ غَفَرْلَه مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاْخُرُ  
 جب امام (نماز میں ولا الضالین کے بعد) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ  
 بے شک فرشتے بھی آمین کہتے ہیں؛ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی

## منعرت کی بشارتیں

اس کی زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اسی طرح ہم نے مجلس ثانی میں امالی ابو عبد اللہ جرجانی سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی بحر بن نصر نے انہوں نے کہا قرئ علی عبد اللہ بن وہب... عبد اللہ بن وہب پہ قراءت کی گئی... الخ... اور یہ حدیث امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے ابن وہب کی حدیث یونس سے روایت کی ہے اور اس حدیث میں ”وما تأخر“ کے الفاظ نہیں ہیں اور بحر بن نصر بن سابق خولانی مصری ثقافت میں سے ہیں۔

اور امام مسلم کی روایت کردہ حدیث یہ ہے تو انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی حرمہ بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابن وہب نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی یونس نے، وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا مجھے ابن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ بے شک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا مالک کی حدیث کی مثل۔<sup>[۱]</sup> اور امام مسلم حدیث مالک کو یحییٰ بن یحییٰ سے وہ مالک سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

[۱] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب التسمیج والتحمید والتائین، رقم الحدیث ۴۱۰۔



## منغرت كى بشارتیں

جب امام آمین كہے تو تم بھی آمین كہو؛ پس جس شخص كى آمین فرشتوں كى آمین كے موافق ہوگی اس كى زندگی كے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔<sup>[۲]</sup>

ابن شہاب نے كہا حضور نبی کریم ﷺ آمین فرماتے تھے۔

اور امام ابن ماجہ كى روایت كرده حدیث یہ ہے تو انہوں نے كہا ہمیں حدیث بیان كى بیان كى بكر بن خلف اور جمیل بن حسن نے اور دونوں نے كہا ہمیں حدیث بیان كى عبدالاعلیٰ نے، ان كو معمر نے اور احمد بن عمرو بن سرح مصرى اور ہاشم بن قاسم حرانی نے، ان كو عبداللہ بن وہب نے، وہ یونس سے، یہ دونوں زہرى سے، وہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے اور یہ دونوں حضرت ابو ہریرہ سے روایت كرتے ہیں كہ انہوں نے فرمایا كہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب قراءت كرنے والا آمین كہے تو تم بھی آمین كہو؛ پس جس كى آمین فرشتوں كى آمین كے موافق ہوگی تو اس كى زندگی كے گذشتہ گناہ معاف كر دیئے جائیں گے۔<sup>[۳]</sup>

اور تحقیق اس سے یہ بات جان لی گئی كہ مسلم اور ابن ماجہ كى روایات میں ابن وہب كے الفاظ میں سیاق و سباق نہیں، اس لیے كہ ابن ماجہ نے ابن وہب اور معمر كى روایات كو جمع كر دیا ہے۔ اور امام مسلم نے یونس كى روایت كو امام مالك كى

[۲] صحیح مسلم، ج ۱، ص ۳۰۷۔

[۳] سنن ابن ماجہ كتاب اقامۃ الصلاۃ والنسۃ فیہا باب الجسر بآمین رقم الحدیث: ۸۵۲۔

## منغرت كى بشارتیں

روایت كى طرف لوٹا دیا۔

لیکن ابن خزیمہ نے صحیح میں یونس بن عبدالاعلیٰ سے، وہ ابن وہب سے روایت کرتے ہیں جس میں وما تأخر کے الفاظ نہیں ہیں۔<sup>[۴]</sup>

تو اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ بحر بن نصر ”وما تأخر“ کے لفظ كى زیادتی میں اکیلے ہیں، پھر میں نے یہ حدیث امام ابن جارود كى مستقی میں پائی اور یہ حدیث ابن جارود نے اپنی سند کے ساتھ بحر بن نصر سے روایت كى ہے اور اس کے آخر میں وما تأخر کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم<sup>[۵]</sup>

اور امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ ابو یونس (جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں) اور اعرج اور ہلم بن منبہ اور ابوصالح سلمن سے روایت كى ہے؛ یہ تمام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں وما تأخر کے الفاظ ذکر نہیں كیے۔<sup>[۶]</sup>

اور اس حدیث كا متابع جو ابو فروہ محمد بن یزید بن سنان کے طریق سے روایت كیا گیا وہ اپنے والد سے، وہ عثمان بن ساج اور ولید بن ساج، وہ سہیل بن ابوصالح سے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

[۴] صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۵۶۹-۵۷۰

[۵] مستقی لابن جارود رقم الحدیث: ۳۲۲

[۶] صحیح مسلم (۱/۳۰۷)۔

## منفعت کی بشارتیں

کرتے ہیں بحر بن نصر کی روایت کی طرح ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔<sup>[۷۲]</sup>

---

[۷۲] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۱۹۵ھ، فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر نے فرمایا اس حدیث کو مسلم وابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا لیکن ان میں ”وما تأخر“ کے الفاظ نہیں تو پتہ چلا کہ بحر بن نصر راوی ان الفاظ کی زیادتی روایت کرنے میں منفر د ہیں۔ اور بحر بن نصر ثقہ راوی میں سے ہیں (تفریح القلوب بالتحصال للمکفرۃ لما تقدم وماناخر من الذنوب، ص ۵۲، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

## نماز چاشت کے فضائل

آدم بن ابویاس نے کتاب الثواب میں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خلیل بن عبد اللہ حُشَنی نے، ان کو عبد اللہ بن مروان نے وہ نعمہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں؛ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من صلی سُبْحَةَ الضْحَى رَكَعَتَيْنِ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا مِائَتِي حَسَنَةً، وَمَحَا عَنْهُ مِائَتِي سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ مِائَتِي دَرَجَةً، وَعُفِّرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ كُلُّهَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ اِلَّا الْقِصَاصُ۔

جس شخص نے ایمان کی حالت میں طالبِ ثواب ہو کر نمازِ چاشت کی دو رکعتیں ادا کیں، تو اللہ تعالیٰ اس سبب سے اس کے نامہ اعمال میں

## منفعت کی بشارتیں

دوسو نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے نامہ اعمال سے دوسو گناہ مٹا دے گا  
 اور اس کے دوسو درجے بلند فرما دے گا اور اس کی زندگی کے تمام  
 اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا، قصاص کے علاوہ۔  
 مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:  
 اس حدیث کی سند ضعیف ہے خلیل بن عبد اللہ و نعمہ اور اس کے والد مجہول  
 ہیں اور ابن عدی اور ابن حبان نے عبد اللہ بن مروان کو ضعیف قرار دیا ہے۔<sup>[۱]</sup>

---

[۱] امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ ہجری فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی  
 سند کو ضعیف قرار دیا مگر میں کہتا ہوں اس حدیث کی اصل جو ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز چاشت پر  
 مداومت کی اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔  
 جامع ترمذی رقم الحدیث: ۴۷۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۳۸۲۔ (تفروح القلوب بالتحصال المفقود لما  
 تقدم وما تاخر من الذنوب، ص ۵۳، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

## نماز جمعہ کے بعد قرات کرنے کے فضائل

ابو عبد الرحمن سلمیٰ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن احمد سعید رازی نے، ان کو ابو علی حسین بن داؤد بلخی نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو حمید نے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قرأ اذا سلم الامام يوم الجمعة قبل ان يثني رجله: فاتحة الكتاب ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ و﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ سبعاً سبعاً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَأُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

جب امام نماز جمعہ سے سلام پھیرے تو اسی حالت پر بیٹھے بیٹھے جس شخص نے

## منفرت کی بشارتیں

سات سات مرتبہ سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس پڑھی تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اس شخص کو تمام مسلمانوں کی تعداد کے برابر اجر دیا جائے گا۔<sup>[۱]</sup>

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اور اسی طرح اس حدیث کو ابو اسعد قشیری نے الاربعین میں ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے روایت کیا ہے۔

اور اس کی سند میں شدید ضعف ہے؛ امام حاکم نے حسین بن داؤد بلخی کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی روایات بکثرت منکر ہیں اور انہوں نے ایسے لوگوں سے روایت کی کہ جن سے ان کا سننا ممکن نہ تھا۔

اور خطیب نے کہا حسین بن داؤد نے یزید بن ہارون سے احادیث بیان کیں اور ان میں سے اکثر موضوع تھیں۔

اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں جعفر بن عون سے، وہ ابو الخمیس سے، وہ عون سے، انہوں نے کہا کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

جس شخص نے نماز جمعہ کے بعد سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ

[۱] کتاب الاربعین من الاربعین عن ابن جریر ص ۱۲۱

## منعرت کی بشارتیں

الناس کی تلاوت کی تو وہ شخص اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک محفوظ رہے گا۔<sup>[۲]</sup>  
 اور ابو عبید نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے یزید سے، وہ حجاج بن ارطاة سے وہ  
 عون سے اس حدیث کی مثل، اور انہوں نے سورہ فاتحہ کا ذکر نہیں کیا اور کہا حفظ  
 او کفی من مجلسه ذلك الی مثله یعنی وہ محفوظ ہو جائے گا یا اس کو کافی ہوگا اس  
 مجلس سے دوسری مجلس تک۔<sup>[۳]</sup>

[۲] المصنّف لابن ابی شیبہ (۱۵۹ / ۲)

[۳] فضائل القرآن ابن ضریس رقم الحدیث: ۲۹۰۔

امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۳ھ فرماتے ہیں: ابن حبیب متوفی ۲۳۹ھ نے ”ابواضح فی السنن والفقہ“  
 میں فرمایا: مجھے مقرر نے حدیث بیان کی ان کو ابن النعم اور مسعودی نے وہ دونوں عون بن عبداللہ رضی اللہ  
 عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام نماز جمعہ سے سلام پھیرے تو اسی  
 حالت پر بیٹھے بیٹھے جس شخص نے سات سات مرتبہ: سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس پڑھی تو  
 اس شخص کی دین ودنیا اور اس کے اہل اور اولاد دوسرے جمعہ تک محفوظ رہیں گے۔ (تفریح القلوب بالخصال  
 المفترقة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۵۶، ۵۵، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

### سنن ظہر کی فضیلت

امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیرری متوفی ۸۱۲ھ، جنہوں نے حافظ ابن حجر  
 عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنے صاحبزادے کے ہمراہ مذکورہ رسالہ کی قرأت کی اور  
 حافظ ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو جمیع مرویات کی اجازت مرحمت فرمائی جس کا ذکر مذکورہ  
 رسالہ کے آخر میں ہے، شیخ محمد بن ابو بکر دیرری نے رسالہ مذکورہ کی تلخیص کی جو شیخ جمیل عونضہ کی تحقیق  
 کے ساتھ طبع ہوا جس میں شیخ محمد بن ابو بکر دیرری فرماتے ہیں: میں نے شیخ عبداللہ یونانی سے ایسے اعمال کے  
 متعلق چند روایات یاد کیں جن کے کرنے سے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہونے کی بشارت ہے۔





## رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنے کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إِذَا قَالَ الْعَبْدُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مَرَّةً أَعْتَقَ اللَّهُ تَعَالَى ثُلُثَهُ مِنَ النَّارِ، فَإِنْ قَالَ مَرَّتَيْنِ فَخَلَّصَهُ، وَإِنْ قَالَ ثَلَاثًا فَكَلَّمَهُ، فَيَقُومُ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ“، یعنی جب بندہ رکوع میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کا ایک تہائی حصہ جہنم سے آزاد فرمادیتا ہے، اگر دو مرتبہ کہتا ہے تو اس کے جسم کا دو تہائی حصہ جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیتا ہے، اور اگر تین مرتبہ کہتا ہے تو اس کا پورا جسم جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے، پس جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس بندے کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

یہ حدیث امام عبدالرحمن سلمیٰ نے حقائق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔ (اضافہ از امام محمد بن ابوبکر المعروف بابن الدیرمی متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المفردة للذنوب المستندة والمتأخرة، ص ۲۶)

روزہ  
کا بیان

- ❁ قیامِ رمضان اور روزہ رمضان کی فضیلت
- ❁ روزہ رمضان کی فضیلت
- ❁ لیلة القدر میں قیام کرنے کے بارے میں
- ❁ یومِ عرفہ کے روزے کے فضائل



## منعرت کی بشارتیں

جس شخص نے رمضان میں بحالتِ ایمان طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اسی طرح امام احمد نے مسند میں روایت کیا اور محمد بن یحییٰ ذُہلی اور محمد بن مسلمہ بن ولید دونوں نے عثمان بن عمر سے روایت کیا ہے؛ اس میں ”وما تأخر“ کے الفاظ نہیں ہیں، اور اسی طرح ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں <sup>[۲]</sup> حدیث بیان کی عمرو بن علی فلاس سے وہ عثمان بن عمر سے روایت کرتے ہیں اور اس میں بھی ”وما تأخر“ کے الفاظ نہیں ہیں۔<sup>[۳]</sup>

اسی طرح ابن ناجیہ نے عمرو سے روایت کیا ہے اور تحقیق مالک سے بھی روایت کیا گیا ہے یحییٰ بن بکیر کی سند کے ساتھ ابو عوانہ نے اپنے طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں <sup>[۴]</sup> معمر کی حدیث کے ساتھ اس کو بھی روایت کیا ہے۔

اور دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں معن بن عیسیٰ عن مالک کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے۔

[۲] صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث: ۲۲۰۲۔

[۳] مصنف عبدالرزاق، ج ۴، ص ۲۵۸۔

[۴] مصنف عبدالرزاق (۳/۲۸۵)۔

## منغرت كى بشارتیں

اور محفوظ نے امام مالك سے، انہوں نے زہرى سے، انہوں نے حميد بن عبد الرحمن سے روایت كيا ہے۔

اسى طرح مسلم نے كہا ہمیں حديث بيان كى بيحيى بن بيحيى نے، انہوں نے كہا میں نے امام مالك كے سامنے يہ حديث پڑھی، وہ ابن شہاب سے، وہ حميد بن عبد الرحمن سے، وہ حضرت ابو ہريرہ رضی اللہ عنہ سے روایت كرتے ہیں كہ بے شك حضور نبى كريم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ۱

جس شخص نے رمضان میں بحالت ايمان اور طالب ثواب ہو كر قیام كيا تو اس كى زندگی كے پچھلے تمام گناہ معاف كر دیئے جائیں گے۔

اور اسى طرح ابن خزيمہ نے عبد الرحمن بن مہدي سے يہ حديث روایت كى اور مؤطا میں بھی اسى طرح ہے، مگر بيحيى بن بيحيى اليشى كے نسخے سے يہ ساقط ہو گیا۔ ۲

اور عبد اللہ بن وہب نے مالك سے اس حديث كوروایت كيا ہے اور انہوں نے ابو سلمہ اور حميد بن عبد الرحمن كى روايات كو جمع كر ديا ہے۔

يہ حديث ابن خزيمہ نے اپنى صحيح میں ربیع بن سليمان سے، وہ مالك سے، وہ

۱ صحیح مسلم، ج ۱، ص ۵۲۳، رقم الحديث ۷۶۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

۲ صحیح ابن خزيمہ، رقم الحديث ۲۲۰۳۔

## منغرت کی بشارتیں

زہری سے اور زہری ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور حمید بن عبد الرحمن دونوں سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

اور اسی طرح اس حدیث کو امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں احمد بن عبد الرحمن بن وہب عن عمہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

اور اسی طرح جویریہ بن اسمانے مالک سے، وہ زہری سے اور انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور حمید بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے۔

اور ابو عوانہ، دارقطنی وغیرہا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مالک کی روایت عن الزہری عن ابی سلمة مرسلہ ہے اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں اور اسی طرح مؤطا میں امام مالک کی روایت عن الزہری عن حمید عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ موصول ہے۔<sup>[۱]</sup>

اور تحقیق میں نے اپنی کتاب مدرج<sup>[۲]</sup> میں اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔<sup>[۳]</sup>

[۱] مؤطا امام مالک (۱/ ۱۱۳، ۱۱۴)۔

[۲] حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب، جس کا نام تقریب المنہج بترتیب المدرج اور امام سیوطی نے اس کی المدرج الی المدرج کے نام سے تلخیص بھی کی ہے۔

[۳] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۲۵۳ھ فرماتے ہیں: امام ابن جماعہ تونسلی مالکی متوفی ۱۲۷ھ نے اپنی کتاب فرض العین میں ”وما تأخو“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ (تفریح القلوب بالخصال المفترہ لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۷۰، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)



## روزہ رمضان کی فضیلت

امام احمد نے فرمایا: ہمیں حدیث بیان کی عنان نے ان کو حملہ بن سلمہ نے، ان کو محمد بن عمرو نے، وہ ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غُفِرَ له ما تقدّم من ذنبه  
وما تأخر ۞

جس شخص نے بحالت ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر رمضان کا روزہ رکھا تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

## منفعت کی بشارتیں

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:  
 اور تحقیق یہ حدیث ترمذی نے عبدہ بن سلیمان و عبد الرحمن الحدادی کلاہما عن  
 محمد بن عمرو کے طریق سے روایت کی ہے جس میں وما تأخر کے الفاظ نہیں  
 ہیں۔<sup>[۱]</sup>

طریق دوم:

امام نسائی سنن کبریٰ میں فرماتے ہیں: ہمیں قتیبہ بن سعید اور محمد بن  
 عبد اللہ بن یزید دونوں نے خبر دی، ان دونوں کو سفیان نے کہا، وہ زہری سے، وہ ابو  
 سلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ  
 حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر رمضان میں قیام  
 کیا اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں قیام کیا تو اس  
 کی زندگی کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور قتیبہ کی  
 روایت میں ہے کہ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف  
 کر دیئے جائیں گے اور جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب  
 ہو کر لیلة القدر میں قیام کیا تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے

[۱] جامع ترمذی (رقم الحدیث: ۶۸۳)

## منفعت کی بشارتیں

جائیں گے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔<sup>[۱]</sup>

اسی طرح امام نسائی نے قتیبہ سے روایت کیا ہے۔ اور حامد بن یحییٰ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

قاسم بن اصبح نے اپنی مصنف میں کہا: محمد بن وضاح نے ہمیں حدیث بیان کی، ان کو حامد بن یحییٰ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔  
اعتراض:

اور ابن عبدالبر ”تمہید“ میں فرماتے ہیں: <sup>[۲]</sup> ہمیں عبدالوارث بن سفیان نے حدیث بیان کی، ان کو قاسم نے، پھر اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا اسی طرح حامد بن یحییٰ نے اس کو روایت کیا ہے؛ پس اس میں انہوں نے غلطی کی ہے؛ اس لیے کہ انہوں نے ”قام“ کہا اور انہوں نے ”صام“ نہیں کہا اور انہوں نے ”وما تأخر“ کے الفاظ کی زیادتی کی ہے اور یہ زیادتی درست نہیں ہے۔

جواب:

میں کہتا ہوں ابن عبدالبر کا حامد بن یحییٰ پر غلطی کو محمول کرنا درست نہیں؛ وہ اس روایت کو لینے میں منفرد نہیں ہیں، جیسا کہ آپ دیکھیں گے اور تحقیق محمد

[۱] تحفۃ الاشراف، ج ۱۱، ص ۲۷۳۶۔

[۲] التہمید (۷/۱۰۵)۔

## منغرت كى بشارتیں

بن عبداللہ بن یزید مقرى نے (جو کہ امام نسائى کے شیخ ہیں) ”قام“ اور ”صام“ کے قول کو جمع کر دیا ہے اور قتیبہ نے اس کی موافقت کی ہے اور اس میں ”وما تأخر“ کے الفاظ کی زیادتی کی ہے، تو یہ بات ثابت ہوئی کہ قتیبہ اور حامد کی روایات ایک جیسی ہیں؛ پس میں نہیں جانتا کہ ابن عبدالبر اس بات سے کیسے غافل ہو گئے۔

متابع حدیث:

اور تحقیق ان دونوں کی طرح ہشام بن عمار اور یوسف بن یعقوب نجاحی نزیل مکہ اور حسین بن حسن مروزی نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

ہشام بن عمار کی حدیث:

اسی طرح ”فوائد“ جزء ۱۲ میں ہم نے روایت کیا جس میں ہے ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، اسی طرح انہوں نے اس کو ابوالقاسم بن عساگر کی اصل سے نقل کیا ہے۔

یوسف کی حدیث:

ابو بکر بن مقرى نے اپنی ”فوائد“ میں کہا: ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عباس مطلبی شافعی نے مسجد حرام میں، ان کو یوسف بن یعقوب نجاحی نے، ان کو سفیان نے، ان کو ڈہری نے حدیث بیان کی، وہ ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں اور ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

## منغرت كى بشارتیں

روایت كرتے ہیں كہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو كر رمضان كاروزہ ركھا تو اس  
 كى زندگی كے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف كر دیے جائیں گے اور جس نے شبِ  
 قدر میں بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو كر قیام کیا تو اس كى زندگی كے اگلے پچھلے  
 گناہ معاف كر دیے جائیں گے۔

حسین بن حسن مروزی كى حدیث:

اسی طرح حسین بن حسن مروزی نے كتاب الصیام میں اس حدیث كو  
 روایت کیا ہے اور کہا ہمیں حدیث بیان كى سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری  
 سے وہ ابو سلمہ، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت كرتے ہیں كہ  
 انہوں نے فرمایا: اسی طرح یہ بات حضور نبی کریم ﷺ سے پہنچی ہے كہ آپ  
 ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو كر رمضان كاروزہ  
 ركھا تو اس كى زندگی كے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف كر دیے جائیں  
 گے۔

پس یہ اصحاب ابن عیینہ میں سے پانچ ثقہ شیوخ ہیں ان سے یہ بات بہت  
 بعید ہے كہ وہ ایسے الفاظ كى زیادتی پر موافقت كریں جو ان كے شیخ نے نہیں  
 كہی۔

## منغرت كى بشارتیں

ہاں البتہ حضرت سفیان بن عیینہ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے ان سے وہ امام زہری سے روایت کرتے ہیں اس میں ”وما تأخر“ کے الفاظ کی زیادتی نہیں۔

ان میں سے امام اسحاق بن راہویہ جو اپنی مسند میں اور عمرو بن علی فلاس اور سعید بن عبدالرحمن مخزومی اور عبدالجبار بن علایں۔

اور اسی طرح امام زہری کے اصحاب میں سے معمر اور یونس بن یزید اور صالح بن کیسان نے اسی طرح روایت کیا ہے۔ [۱]

اور اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر اور یحییٰ بن سعید انصاری اور محمد بن عمرو، ان سب نے ابو سلمہ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ”وما تأخر“ کے الفاظ کے علاوہ روایت کیا ہے۔

لیکن یحییٰ بن سعید کی روایت میں ”ومن قام الخ“ کی روایت نہیں ہے اور اسی طرح ابو الزناد نے آخرج سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فقط ”لیلة القدر“ کے بارے میں روایت کیا ہے اور اس میں بھی ”وما تأخر“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

[۱] بخاری (۱/۹۱)۔ مسلم (۱/۵۲۳)۔

## لیلة القدر میں قیام کرنے کے بارے میں

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے مسند میں فرماتے ہیں: ہمیں حیوہ بن شرح نے حدیث بیان کی، ان کو بقیہ بن ولید نے، ان کو بحیر بن سعد نے، وہ خالد بن معدان سے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِ، مَنْ قَامَهُنَّ ابْتِغَاءَ حَسْبَتِهِنَّ  
فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا

## منعرت کی بشارتیں

تأخر۔ وہی لیلة وتر: تسع، أو سبع أو خامسة أو ثالثة أو آخر لیلة [۱]

شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے؛ جس شخص نے ان راتوں میں طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور یہ طاق راتیں ہیں ۲۹ یا ۲۷ یا ۲۵ یا ۲۳ یا آخری شب۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔ اور اس حدیث کا بقیہ بن ولید سے روایت کرنا اس کے لیے نقصان کا باعث نہیں اس لیے کہ یہ بات زیادہ بری ہے کہ اس کو تدریس کے ساتھ عیب دار بنایا گیا، تحقیق انہوں نے اس بات کی صراحت کر دی اور یہ ان میں سے ہے جن کی روایت شامی راویوں سے ہے دیگر کی بانسبت ان کے کلام کو اچھی طرح جانتا ہے مگر خالد بن معدان اور حضرت عبادہ میں انقطاع ہے کہ ابن ابی حاتم نے ”مرا سیل“ میں فرمایا کہ اس کا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع درست نہیں ہے۔

حدیث دوم:

امام احمد نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی بنی ہاشم کے غلام ابو سعید نے، ان کو

[۱] مسند احمد (۳۲۳/۵)



## منفعت کی بشارتیں

سعید بن سلمہ ابن ابی محسام نے، ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے، وہ عمر بن عبد الرحمن سے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ رمضان شریف کے مہینے میں ہے تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو بے شک یہ طاق راتوں میں ہے ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا آخری شب؛ تو جس شخص نے اس رات بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا، پھر اس نے اس شب کو پالیا، تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>[۱]</sup>

حدیثِ سوم:

امام احمد نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبد الملک بن مروان نے ان کو زہیر بن محمد نے، وہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے، وہ عمر بن عبد الرحمن سے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

[۱] مسند امام احمد، ج ۵، ص ۳۱۸۔

## منفرت کی بشارتیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمیں لیلیۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

یہ رمضان کے مہینے میں ہے تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور یہ طاق راتوں میں ہے ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا آخری شب، تو جس شخص نے اس رات بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا، اور اس نے اس شب کو پالیا، تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث چہارم:

امام طبرانی نے مجتم کبیر میں فرمایا: ہمیں حدیث بیان کی حفص بن عمر رضی اللہ عنہ نے، ان کو ابو حذیفہ نے، ان کو زہیر بن محمد نے، وہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے، انہوں نے عمر بن عبدالرحمن سے اسی طرح ذکر کیا، مگر اس کے آخر میں ”ثم وفقت له“ کے لفظ نہیں ہیں۔

امام طبرانی نے فرمایا: عمر بن عبدالرحمن کے بارے میں میرا گمان یہ ہے کہ وہ ابن حارث بن ہشام ہے، یعنی ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث کا بھائی، اور عمر ثقہ ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن ان کی پیدائش ہوئی اور حجاج کے زمانے میں ان کا وصال ہوا۔

## منعرت کی بشارتیں

حدیث پنجم:

امام ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں دَعْلَج بن احمد سے روایت کیا، ان کو بشر بن موسیٰ، ان کو زکریا بن عدی، ان کو عبید اللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن عقیل سے اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو بیان ہو چکے اور اس میں غفرلہ ما تقدم من ذنبہ کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

حدیث ششم:

اور امام احمد نے زکریا بن عدی سے روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ وہی ہیں جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ ہیں:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں لیلیۃ القدر کے متعلق خبر دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ رمضان میں ہے اور تم رمضان کے آخری عشرے میں اس کو تلاش کرو اور یہ طاق راتوں میں ہے: ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا آخری شب، جس شخص نے اس شب میں بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا تو اس کی زندگی کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>[۱]</sup>

[۱] مسند امام احمد، ج ۵ ص ۳۲۴۔

## یومِ عرفہ کے روزے کے فضائل

ابو سعید محمد بن علی بن عمرو بن مہدی حافظ نقاش نے ”امالی“ میں فرمایا: ہم کو ابو بکر محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے، ان کو سعید بن عثمان نے، ان کو ہارون بن صالح مقری نے، ان کو عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صام یوم عرفۃ غُفِرَ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر  
 جس شخص نے یومِ عرفہ کا روزہ رکھا تو اس شخص کی زندگی کے اگلے  
 پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

## منفعت کی بشارتیں

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:  
عبدالرحمن بن زید ضعیف راوی ہے۔ اور تحقیق صحیح مسلم میں  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ یوم  
عرفہ کاروزہ دو سال، گذشتہ اور آئندہ سال، کے گناہ مٹا دیتا ہے۔<sup>[۱]</sup>  
ممکن ہے کہ ماتقدم و ماتأخر سے مراد یہی ہو اور عبدالرحمن بن  
زید نے اس کو یاد کر لیا۔

---

[۱] صحیح مسلم (۲/ ۸۱۸-۸۱۹)۔

حج  
کا بیان

- ✽ مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت
- ✽ حج کی فضیلت
- ✽ مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کی فضیلت
- ✽ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کی فضیلت
- ✽ زیارت روضہ رسول ﷺ کی فضیلت
- ✽ طواف، نمازِ طواف اور زم زم پینے کی فضیلت

## مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت

امام ابوداؤد نے کتاب السنن میں فرمایا، ان کو احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان کو ابن ابی فدیک نے، وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مُخْتَس سے، وہ یحییٰ بن ابی سفیان بن آخَس سے، وہ اپنی دادی حَلَمَہ سے، وہ ام المومنین حضرت ام سلمہ زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں (حضرت ام سلمہ) نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

من أهل بَجَّةٍ أو عمرّةٍ من المسجد الأقصى إلى المسجد  
الحرام عُفِرَ له ما تقدّم من ذنبه و ما تأخّر. (أ: وجبت له  
الجنة). [۱]

[۱] مسند احمد، ج ۶، ص ۲۹۹۔ سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۱۷۴۱۔ معجم کبیر طبرانی، ج ۲۳، ص ۳۶۱۔ ۳۱۶ =



## منغرت كى بشارتیں

جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام كى طرف حج یا عمرے كا احرام باندھا تو اس شخص كى زندگی كے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف كر دیے جائیں گے یا اس كے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ راوی عبداللہ كو اس میں شك ہے كه دونوں میں سے كون سی بات كہی۔

= صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۱۰۲۱۔ سنن دارقطنی، ج ۲، ص ۲۸۳۔ ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۰۰۱، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۶۹۰۰، سنن بیہقی ۳۰ / ۵، تاریخ کبیر بخاری ۱/۱۶۱، اخبار مکہ ۸۸۵ / ۴۱۱، طبرانی اوسط رقم الحدیث: ۶۵۱۵، التمهید لابن عبدالبر ۱۴۶ / ۱۵۔

امام علی بن عمر دارقطنی متوفی ۳۸۵ سنن، امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ معجم اوسط، امام احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸، شعب الایمان، امام محمد بن اسحاق فاکہی متوفی ۲۸۰، اخبار مکہ، علامہ ابن جوزی متوفی ۵۹۷ تاریخ نبیت المقدس، امام محمد بن ابو بکر ابن الدیری متوفی ۸۶۲، اسی کتاب كے ایک نسخہ میں امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱، تنویر الحوالک، امام محمد بن محمد خطاب ربیعنی متوفی ۹۵۴ نے یہ حدیث روایت كی مگر اس میں ”او وجبت له الجنة“ كی جگہ ”ووجبت له الجنة“ مذکور ہے۔ یعنی اس شخص كی زندگی كے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور اس كے لیے جنت واجب ہو جائے گی بلکہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی كی مذکورہ کتاب میں بھی ”او“ كی جگہ ”و“ موجود ہے۔

سنن دارقطنی رقم الحدیث: ۲۳۸۰، معجم اوسط طبرانی رقم الحدیث: ۶۶۸۹، شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۷۲۸، اخبار مکہ فاکہی رقم الحدیث: ۸۴۶، تنویر الحوالک ج ۱، ص ۸۵، مطبوعہ مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر، تاریخ نبیت المقدس ابن جوزی ۱/۴۔

## منغرت كى بشارتیں

مذكورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر كى تحقیق:

حدیث دوم:

حسین بن عیسیٰ بسطامی نے ابن ابی فدیك سے اس حدیث كوروايت كیا ہے۔  
امام حاكم ابو بكر احمد بن حسین بن مهران مقرئ اصهبانى كے تیسرے جزو  
سے روایت كرتے ہیں، انہوں نے كہا ہمیں ابو محمد زنجویہ بن محمد بن حسن لباد نے  
حدیث بیان كی، ان كو حسین بن عیسیٰ بسطامی نے وہ ابو فدیك سے اسی طرح  
روایت كرتے ہیں۔

حدیث سوم:

اور امام بیہقی شعب الایمان میں حاكم سے روایت كرتے ہیں انہوں نے كہا  
ہمیں ابو عباس اصم نے حدیث بیان كی، ان كو ابو عتبہ احمد بن فرج جازى نے، ان  
كو ابن ابی فدیك نے، انہوں نے كہا ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمن نے خبر دی... پھر  
اس حدیث كو ذكر كیا اور اس كے لفظ یہ ہیں: جس شخص نے حج یا عمرے كا احرام  
باندھا... اور اس میں كہا اس شخص كى زندگی كے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف  
كر دیے جائیں گے اور اس كے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔<sup>[۱]</sup> اسی طرح میں  
نے دو نسخے دیکھے جن میں ”و“ سے پہلے ”الف“ نہیں ہے۔

[۱] شعب الایمان، رقم الحدیث: ۳۰۲۷۔



## منغرت کی بشارتیں

اور اس کو یحییٰ بن عبد الحمید حملانی نے در اور دی سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے: غفر له ما تقدم من ذنبه یعنی اس شخص کی زندگی کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اس کو احمد بن منج نے اپنی مسند میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث پنجم:

اور ابن ماجہ نے دوسرے طریق سے محمد بن اسحاق سے، وہ یحییٰ بن ابی سفیان سے، وہ اپنی ماں امّ حکیم بنت امیہ سے، وہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان الفاظ میں روایت کرتی ہیں کہ:

من أهلّ من بیت المقدس کان كفارةً لها قبلها من الذنوب<sup>[۱]</sup>

جس شخص نے بیت المقدس سے احرام باندھا تو یہ اس کے گذشتہ تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔

حدیث ششم:

اور امام بیہقی نے شعب میں عبد الاعلیٰ کے طریق سے اور وہ محمد ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا مجھے سلیمان بن سُحَیم نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ بن فلاں سے، وہ امّ حکیم بنت ابی امیہ سے، وہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ

[۱] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۰۰۲۔

## منفعت کی بشارتیں

تعالیٰ عنہا سے اس طرح روایت کرتی ہیں۔<sup>[۱]</sup>

اور اسی طرح امام بخاری نے تاریخ میں قواری سے، وہ عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں، لیکن میں نے اس کی سند میں ”عن ام جعفر بن امیة“ دیکھا۔<sup>[۲]</sup>

اور اسی طرح عبداللہ بن ابی شیبہ سے<sup>[۳]</sup> وہ عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں، لیکن اس کی سند میں یحییٰ کا ذکر نہیں اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

”عن ابن اسحاق سمع سلیمان بن سخیم عن ام حکیم“

اور یہ سند ابن ماجہ کی سند سے ضبط ہے اور ابوداؤد کی سند میں حکیمہ حاء کے ضمہ کے ساتھ ہے، وہ ام حکیم ہیں جو مذکور ہیں اور وہ بنت امیہ بن آنس ہیں۔

اور یحییٰ بن ابوسفیان کے بارے میں ابو حاتم نے کہا: شیوخ مدینہ میں سے ہیں، لیکن مشہور نہیں۔

اور عبداللہ جن سے ابن ابی ندیک اور در اور دی کے علاوہ ابن جریج نے بھی روایت کیا ہے اور ان پر جریج نہیں کی گئی اور تحقیق ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

[۱] شعب الایمان، رقم الحدیث: ۴۰۲۷۔

[۲] تاریخ، ج ۱، ص ۱۶۱۔

[۳] تاریخ الکبیر، ج ۱، ص ۱۶۱۔

## منفعت کی بشارتیں

اور امام بخاری فرماتے ہیں..... [۱] اس حدیث پر عمل نہیں ہوا، اس لیے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میقات مقرر فرمائے اور مقام ذُو الْحَلِيفَةِ سے احرام باندھا۔ انتہی۔

---

[۱] التاریخ الکبیر، ۱ / ۱۶۱۔

## حج کی فضیلت

امام ابو نعیم نے ”حلیہ“ میں مسعر کے حالات میں فرمایا: ہمیں عبدالواحد بن حسن کوئی نے حدیث بیان کی، ان کو حسین بن محمد بن شریح نے، ان کو ابو یزید بن طریف نے، ان کو زکریا بن یحییٰ بن زکریا بن ابو زائدہ نے، ان کو اسماعیل بن یحییٰ نے، وہ مسعر سے وہ حملا سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

من جاء حاجًا يريد وجه الله فقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، وشُقِّعَ في من دعا له <sup>[۱]</sup>

[۱] حلیہ ابو نعیم، ج ۷، ص ۲۳۵۔

## منفعت کی بشارتیں

جو شخص رضائے الہی کا طلبگار ہو کر حج کے لیے آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور جس کے بارے میں وہ سفارش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سفارش قبول فرماتا ہے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

ابو نعیم نے کہا حدیث مسعر غریب ہے ہم نے اس کو اسی وجہ سے لکھا ہے۔  
میں کہتا ہوں مسعر سے یہ حدیث روایت کرنے والا (اسماعیل بن یحییٰ) محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہے۔<sup>[۱]</sup>

حدیث دوم:

ابو عبد اللہ بن مندہ نے اپنی ”امالی“ میں فرمایا: ہمیں احمد بن عبید حمصی نے، ان کو موسیٰ بن عیسیٰ نے، ان کو موسیٰ بن ایوب نے، ان کو حسن بن عبد اللہ بن ابو عون ثقفی نے، وہ عقبہ بن ابو عمرو فنزاری سے، وہ یعقوب بن عطا سے، وہ اپنے والد سے، وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور ہانی بن قیس سے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

[۱] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۱۵۴ھ فرماتے ہیں: اور اس حدیث کا ذکر محب طبری متوفی ۶۹۳ھ نے ”القری“ میں فرمایا۔ (تفريح القلوب بالخصال المنقحة لما تقدم واما اخر من الذنوب، ص ۷۸، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)



## منفعت کی بشارتیں

روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ مِنْ بَيْتِهِ كَانَ فِي حِرْزِ اللَّهِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى نُسُكُهُ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَإِنْ بَقِيَ حَتَّى يَقْضَى نُسُكُهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَإِنْفَاقُ الدَّرْهِمْ فِي ذَلِكَ الْوَجْهِ يَعْدِلُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفٍ فِيمَا سِوَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

حج کرنے والا جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے پس اگر وہ مناسک حج ادا کرنے سے قبل فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اس کا اجر ہو جاتا ہے اور اگر وہ مناسک حج کی ادائیگی تک زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس راہ میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہ اللہ کی راہ میں چار کروڑ خرچ کرنے کے برابر ہے۔

اس حدیث کی سند میں غیر معروف راوی ہے نیز اس حدیث میں منکر الفاظ

ہیں۔

اور اس حدیث کو ہم نے ساتویں جزء میں کتاب الترغیب ابو حفص بن شاپین سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا ہمیں حسین بن منصور نے حمص میں حدیث بیان کی اور ان کو موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر پھر اس طرح کا ذکر کیا۔

میں نے ابو الفرج بن غزی پر اس کی قراءت کی، انہوں نے ثقہ راوی سے سنا،

## منفعت کی بشارتیں

ان کو نجیب نے، ان کو ابن کلب نے، ان کو احمد بن علی بدران نے، ان کو ابوطالب  
عشاری نے، ان کو ابن شاہین نے، حدیث بیان کی اس کے الفاظ ذکر کیے۔<sup>[۱]</sup>  
حدیث سوم:

احمد بن متیع مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمیں مروان بن معاویہ نے حدیث  
بیان کی، وہ موسیٰ بن عبیدہ سے، وہ اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے وہ حضرت جابر  
بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قضی نُسُكُهٗ وَسَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، غُفِرَ لَهُ مَا  
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ -  
جس شخص نے مناسک حج ادا کیے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے  
مسلمان سلامت رہے تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف  
کردیے جائیں گے۔

اور ابو یعلیٰ نے اپنی مسند کبیر میں ابن المقرئ سے روایت کیا، وہ ابو خیشمہ زہیر  
بن حرب سے وہ مروان سے، مگر انہوں نے اس میں کہا کہ مروان نے عبداللہ بن  
عبیدہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں تو انہوں نے اپنی اسناد میں ”عن أبيه“ کے الفاظ کی زیادتی کی ہے،

[۱] الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین، ص ۲۹۱۔

## منفعت کی بشارتیں

ابن عساکر کے قول کے مطابق الفاظ کی یہ زیادتی درست نہیں۔  
اور تحقیق اس حدیث کو ایوب بن محمد وزان نے روایت کیا ہے، وہ مروان بن  
معاویہ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں انہوں نے ”عن أبيه“ نہیں کہا اور  
یحییٰ بن معین نے کہا: موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے، وہ  
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حالاں کہ  
عبداللہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔  
میں کہتا ہوں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔

## مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کی فضیلت

امام قاضی عیاض مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفا شریف میں تیسری قسم سے کچھ پہلے فی ما یجب للنبی ﷺ و ما یستحیل میں ذکر کرتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی خلف المقام رکعتین غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
وَمَا تَأَخَّرَ، وَحُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَمْنِيِّينَ [۱]

جس شخص نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا حشر آئین (امن والوں) میں ہوگا۔

[۱] کتاب الشفاء، ج ۲، ص ۹۳۔

## منغرت كى بشارتیں

اسى طرح امام قاضى عىاض مالكى رضى الله تعالى عنه نے سند اور كسى كى طرف منسوب كىے بغير اس كو ذكر كىا ہے؛ لہذا، اس ميں غور و خوض كر لىا جائے۔<sup>[۱]</sup>

اور يہاں حضرت عباس بن مرْداس والى حديث ذكر كرنى چاہيے، جس ميں حضور نبى كريم ﷺ نے عرفہ، پھر مزدلفہ ميں دعا فرمائی کہ وہ اسى سے متعلق

---

[۱] علامہ شيخ ابو عبد الله محمد بن محمد خطاب مالكى متوفى ۹۵۳ ہجرى فرماتے ہيں: اس كو ابن ہمامہ متوفى ۷۶۷ھ نے منسك كير ميں شفاء سے نقل كىا ہے اور امام جلال الدين سيوطى نے شفا كى تخرىج ميں فرمايَا کہ ہم نے اس كو امام حسن بصرى كے رسالے ميں روايت كىا ہے۔ (تفریح القلوب بالخصال المفكرة، ص ۸۱، مطبوعہ دار البشائر الاسلاميه، بيروت۔)

### بيت الله شريف كى زيارت كرنے كى فضيلت

امام حسن بصرى رضى الله تعالى عنه اپنے رسالہ ميں نقل فرماتے ہيں کہ رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمايَا:

من نظر الى البيت ايماناً واحتساباً باغفر له ما تقدمه من ذنبه وما تأخر وحشره الله تعالى يوم القيامة من الامنين

يعنى جس نے بحالت ايمان اور طالب ثواب ہو كر بيت الله شريف كى زيارت كى اس كى زندگى كے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور الله تعالى اس كا حشر امن والوں كے ساتھ فرمائے گا۔ (هداية السالك، ج ۱، ص ۲۰۸) (تفریح القلوب بالخصال المفكرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۸۷، مطبوعہ دار البشائر الاسلاميه، بيروت)

## معفرت کی بشارتیں

ہے۔<sup>[۱]</sup>

[۱] حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے معفرت کی دعا کی، تو آپ کی دعا قبول ہوگئی اور فرمایا کہ میں نے ظالم کے علاوہ ان سب کے گناہ معاف کر دیئے لیکن ظالم سے میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اے خدا! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دیدے اور ظالم کو معاف کر دے تو شام تک اس کی قبولیت نہ ہوئی مزدلفہ کی صبح کو آپ نے پھر یہی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی نبی کریم ﷺ مسکرائے، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں خدا آپ کو ہنستا رکھے اس مقام پر ہم نے کبھی آپ کو مسکراتے نہیں دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ علم ہوا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور امت کی معفرت کی تو وہ اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور چیخنے چلانے لگا تو مجھے اس چیخنے چلانے نے ہنسا دیا۔ (ابن ماجہ، کتاب الحج، رقم الحدیث: ۳۰۳۱)

امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۲ھ فرماتے ہیں: امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ مسند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں وقوف فرمایا اور قریب تھا کہ سورج غروب ہو جاتا کہ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ لوگوں کو کہو کہ خاموش ہو جائیں، حضرت بلال نے ندا کی کہ سرکار ﷺ کے لیے خاموش ہو جاؤ، تو سب خاموش ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ پر میرے رب کی طرف سے سلام پیش کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے اہل عرفات اور اہل مشعر کی معفرت فرمادی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بشارت تمہارے لیے بھی ہے اور جو قیامت تک تمہارے بعد آئیں گے ان سب مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔ (تفرویح القلوب بالخصال المفترہ لما تقدم واما تخر من الذنوب، ص ۸۶، مطبوعہ دار البیضاء الاسلامیہ، بیروت)

## زیارتِ روضہ رسول ﷺ کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ زَارَ قَبْرِي تَعَطَّيْتُ الْحَقَّ، وَوَفَّاءٌ مَحَبَّتِي، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَكَانَ مِنَ الْأَمْنِينَ يَوْمَ الْفِرْعَ“، یعنی جس نے میری محبت سے وفا اور میرے حق کی تعظیم کی غرض سے میرے روضے کی زیارت کی، اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ امن والوں میں سے ہوگا۔

یہ حدیث امام احمد نے بھی روایت کی مگر اس میں ”وَمَا تَأَخَّرَ“ کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ (اضافہ از امام محمد بن ابوبکر المعروف بابن الدیرمی متوفی ۸۶۲ھ، الحصال المفترقة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص ۲۷)

## طواف، نماز طواف اور زم زم پینے کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ اسْبُوعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ، وَشَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ“، یعنی جس نے بیت اللہ کا طواف کیا، مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی اور زم زم پیا، اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اضافہ از امام محمد بن ابوبکر المعروف بابن الدیرمی متوفی ۸۶۲ھ، الحصال المفترقة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص ۲۷)

اوراد و اذکار  
کا بیان



- ✽ سورہ حشر پڑھنے کی فضیلت
- ✽ قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت
- ✽ تسبیح، تکبیر اور تہلیل کی فضیلت
- ✽ سمندر کی موجیں شمار کرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا
- ✽ ساحلِ سمندر پر تکبیر کی فضیلت
- ✽ بروز جمعہ درود شریف کی فضیلت
- ✽ تکبیر، تحمید اور تسبیح کی فضیلت

## سورہ حشر پڑھنے کی فضیلت

ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں فرمایا: مجھے ابن فنجویہ دینوری نے خبر دی، ان کو ابن حمدان نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو محمد بن یونس نے، ان کو عمرو بن عاصم نے، ان کو ابو اشہب نے، وہ یزید بن ابان سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قرأ آخر سورة الحشر غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر  
جس شخص نے سورہ حشر کی آخری آیات کی تلاوت کی تو اس شخص کے  
اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>[۱]</sup>

[۱] الکشف والبیان فی تفسیر القرآن، ج ۹، ص ۲۸۹۔

## منغرت کی بشارتیں

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:  
 راوی یزید بن آبان رقاشی ضعیف ہے اور محمد بن یونس کدیبی کے بارے میں  
 بھی ائمہ نے بہت کلام کیا ہے اور عمرو بن عاصم سے محمد بن یونس کے علاوہ محمد بن  
 احمد بن زید نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے، لیکن اس کے الفاظ مختلف ہیں۔

حدیث دوم:

ان رسول الله ﷺ أمر رجلاً إذا أوى إلى فراشه أن يقرأ آخر  
 سورة الحشر. [۱]

کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر  
 آئے تو سورہ حشر کی آخری آیات تلاوت کر لے۔

اور یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں الفاظ ایک ہی حدیث کے  
 ہوں جسے مختصر کر دیا گیا ہو۔

حدیث سوم:

ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں محمد بن حسین سے، ان کو احمد بن یحییٰ بن زہیر  
 نے خبر دی، ان کو محمد بن احمد بن زید نے، اس کے بعد وہی الفاظ ذکر کیے۔ [۲]

[۱] الدر المنثور (۶/ ۲۰۲) - کنز العمال (۱/ ۵۲۵)۔

[۲] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے ہمارے شیوخ کے استاد علامہ امام قابونی  
 نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا اس میں ضعف ہے۔ (تفریح القلوب بالخصال المفردة لما تقدم وما تأخر  
 من الذنوب، ص ۸۹، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

## قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

امام طبرانی فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن محمد بن نافع نے خبر دی اور ابو بکر بن لال نے ”مکارم الاخلاق“ میں لکھا: ہمیں ابو داؤد سلیمان بن یزید بن قزوینی نے، ان کو علی بن ابی طاہر نے حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا ہمیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن منکدر نے ان کو ابن ابی فدیق نے حدیث بیان کی، وہ عمر بن سہل سے، وہ امام حسن بصری سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

## منفعت کی بشارتیں

من علم ابنًا له القرآن نَظَرَ اغْفَرَ اللهُ له ما تقدّم من ذنبه  
 وما تأخر، ومن علمه إياه ظاهرًا فكلما قرأ آية رفع اللهُ بها  
 الأب درجةً حتى ينتهي إلى آخر ما معه من القرآن <sup>[۱]</sup>  
 جس شخص نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآنِ مجید سکھایا تو اس شخص کی  
 زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس شخص  
 نے اپنے بیٹے کو قرآنِ پاک حفظ کرایا تو جب وہ ایک آیت پڑھتا ہے تو  
 اللہ تعالیٰ اس کے والد کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے، یہاں تک کہ وہ  
 جہاں تک قرآنِ مجید پڑھے گا اس کے والد کا درجہ بلند ہوتا رہے گا۔  
 میں کہتا ہوں اس کی سند میں غیر معروف راوی ہے۔

[۱] معجم اوسط للطبرانی، ج ۲، ص ۲۶۴۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ۱۶۶ تا ۱۶۵۔

## تسبیح، تکبیر اور تہلیل کی فضیلت

ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف ابو الشیخ اصہبانی ”فوائد الاصبہانیین“ میں فرماتے ہیں: ان کو حسن بن بشار اور ذلیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان دونوں کو عبید اللہ بن عمر نے، ان کو عبدالرحمن بن مغرانے، وہ سعید بن مرزبان سے، وہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص سے اور کلبی سے، وہ ابو صالح سے، وہ حضرت امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نوافل و روزہ اور صدقے کی کثرت کرتی تھیں حضور نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو حضرت امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنی کمزوری کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

## منغرت كى بشارتیں

سأخبرك بما هو عَوْضٌ من ذلك، تُسَبِّحِينَ مائة مرةٍ فنتلك  
 مِثْلُ مائةٍ رقبَةٍ تُعْتَقِينَهَا مُتَقَبَّلَةً، وَتَحْمَدِينَ اللهَ مائةً مرةٍ  
 فذاك مِثْلُ مائةٍ بَدَنَةٍ مُجَلَّلَةٍ مُهْدِيْنَهَا مُتَقَبَّلَةً وَتُكَبِّرِينَ اللهَ  
 مائةً مرةٍ وهناك يغفر الله لك ما تقدّم من ذنبك وما تأخر  
 میں تمہیں نوافل، نفلی روزے اور صدقے کی کثرت کے بدلے کچھ  
 اعمال بتاتا ہوں: تم سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللهِ“ پڑھ لیا کرو یہ راہِ خدا  
 میں سو غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں  
 مقبول بھی ہے اور تم سو مرتبہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ پڑھ لیا کرو تو یہ سو بے  
 عیب اونٹ یا گائے ہدیہ کرنے کی طرح ہے جو مقبول ہوں اور تم سو  
 مرتبہ ”اللهُ أَكْبَرُ“ پڑھ لیا کرو تو اس سبب سے اللہ تعالیٰ تمہارے  
 اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اس حدیث کا راوی کلبی جو محمد بن سائب ہے اس کا ضعف مشہور ہے اور  
 اسی طرح ان کے شیخ بھی اور سعید بن مرزبان کے بارے میں ائمہ نے کلام کیا  
 ہے۔

## سمندر کی موجیں شمار کرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا

ابو الحسن ربیع نے ”فضائل شام“ میں اس حدیث کا ذکر کیا حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ بیشک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من عدّ في البحر أربعين موجةً - وهو يكبر غفر الله له ذنوبه  
ما تقدّم منها وما تأخر، وإنّ الأمواج (والتكبير) لتحت  
الذنوب حتّى.

جس شخص نے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے سمندر کی چالیس موجیں  
شمار کیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا  
اور بے شک موجوں اور تکبیر سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔<sup>[۱]</sup>

### ساحل سمندر پر تکبیر کی فضیلت

[۱]

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ كَبَّرَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ تَكْبِيرَةً =



= رافعاً بہا صوته، أعطاه الله بعدد كل قطرة في البحر عشر حسنات، وحط عنه عشر سيئات، ورفع له عشر درجات، وغفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر یعنی جس شخص نے ساحل سمندر پر غروب و شمس کے وقت بلند آواز سے تکبیر (اللہ اکبر) کہی، اللہ تعالیٰ اسے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ مٹا دے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا اور اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔ (طبقات الأتقیاء، تہذیب الأذکار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیرمی متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المفترقة للذنوب المتقدمه والمتاخره، ص ۲۶)

### بروز جمعہ درود شریف کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ“ یعنی جس نے مجھ پر جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔  
یہ حدیث ابن عقیف مالکی نے روایت کی۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیرمی متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المفترقة للذنوب المتقدمه والمتاخره، ص ۲۷)

### تکبیر تحمید اور تسبیح کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إِذَا قَامَ الْعَبْدُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ“ یعنی جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کبیراً وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا کہتا ہے، تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (تہذیب الأذکار، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیرمی متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المفترقة للذنوب المتقدمه والمتاخره، ص ۲۸)

جہاد  
کا بیان

- ✽ جہاد کا بیان
- ✽ نفس کے ساتھ جہاد کی فضیلت
- ✽ رضائے الہی کے لیے مشقت کی فضیلت

## جہاد کا بیان

ابو الحسن علی بن محمد بن شجاع ربیع نے کتاب ”فضائل الشام“ میں کہا: ہمیں علی بن محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، وہ داؤد بن زکریا کھٹان سے روایت کرتے ہیں، ان کو ابراہیم بن سلیمان بن بکر بن سلیمان، جو علماء حجاز میں سے ہیں، ان کو ان کے والد نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عزیز ایلی سے روایت کرتے ہیں وہ سلامہ بن روح سے، وہ عقیل بن خالد سے، وہ ابن شہاب سے، وہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مدینةً بین الجبلین علی البحر، یقال لها: (عُکَا)، من دخلها  
 رغبةً فیها عُفِّرَ له ما تقدّم من ذنبه وما تأخر ومن خرج  
 منها رغبةً عنها لم یُبارک له فی خروجه، وبها عین نُسَمَّى:

## منفعت کی بشارتیں

(عین البقر) من شرب منها ملاً الله بطنه نوراً، ومن أفاض عليه منها كان طاهراً إلى يوم القيامة۔

سمندر میں دو پہاڑوں کے درمیان ایک شہر ہے، جسے ”عکا“ کہا جاتا ہے؛ جو شخص اس شہر میں رغبت کے ساتھ داخل ہو، اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص اس شہر سے اعراض کرتے ہوئے نکلے گا تو اس کے نکلنے میں برکت نہیں ہوگی اور اس میں ایک چشمہ ہے، جس کا نام ”عین البقر“ ہے جو شخص اس سے پیے گا اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نور سے بھر دے گا۔

اور جو اپنے آپ پر اس کا پانی بہائے گا وہ قیامت تک پاک رہے گا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

یہ حدیث منکر ہے، اور اس کی اسناد میں ایک کے سوا تمام راوی مجهول ہیں۔<sup>[۱]</sup>

[۱] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۳ھ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: اس حدیث کے الفاظ کمزور ہیں اور اس کے موضوع ہونے کے آثار ظاہر ہیں۔ (تفريح القلوب بالخصال المكفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۹۲، مطبوعہ دارالمشائر الاسلامیہ، بیروت)

### نفس کے ساتھ جہاد کی فضیلت

امام ابو طالب مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مَنْ أَتَعَبَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ“، یعنی جس شخص نے اپنے نفس کو اللہ کی راہ میں تھکا دیا تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ

معاف كر ديئے جاتے ہیں۔ (قوت القلوب، اضافہ از امام محمد بن ابو بكر المعروف بابن الديرى متوفى ٨١٢ھ، الخصال المفردة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص ٣٠)

### رضائے الہی کے لیے مشقت کی فضیلت

حضرت امام ابو سليمان دارانی متوفى ٢١٥ھ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”بعینی ما يتحمل المتحملون من أجلي، ويكابد المكابدون في طلب مرضاتي، فكيف إذا صاروا إلى جوارى في جنات خلدی، فيبشروا هناك بغفران ما تقدم وما تأخر“، یعنی برداشت کرنے والے میری وجہ سے کیا کیا برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کی خاطر کیا کچھ جھیلتے ہیں، جب وہ میرے پاس آجائیں گے تو ان کا کیا حال ہوگا جنت میں گھومیں گے، ایسے میں ان کے لیے زندگی کے اگلے پتھلے تمام گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہے۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بكر المعروف بابن الديرى متوفى ٨١٢ھ، الخصال المفردة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص ٣٠)

ادب  
کا بیان

## منفعت کی بشارتیں

- ✽ نابینا کو چالیس قدم طے کرانے کی فضیلت
- ✽ حاجتِ مسلم پوری کرنے کے لیے کوشش کی فضیلت
- ✽ راستے سے کانٹے دور کرنے کی فضیلت
- ✽ غربت میں مرض پر بشارت
- ✽ مصافحہ کرنے کی فضیلت
- ✽ مسلم بھائی سے ملاقات اور تعاون کی فضیلت
- ✽ کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد الحمد للہ کی فضیلت
- ✽ چھینک کے بعد الحمد للہ کہنے کی فضیلت
- ✽ اہل و عیال کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت
- ✽ صبح و شام حمد باری تعالیٰ کی فضیلت
- ✽ کسبِ حلال اور مہمان نوازی نیز مسافر کی مدد کرنے کی فضیلت
- ✽ عمرِ طویل کی فضیلت



## نابینا کوچالیس قدم طے کرانے کی فضیلت

ابو عبد اللہ بن مندہ نے ”امالی“ میں فرمایا: ہمیں ابو عثمان سعید بن ابراہیم بن معقل نسفی نے، ان کو ابراہیم بن حجاج صنعانی نے، ان کو عبد اللہ بن عثمان نے، ان کو زافر بن سلیمان نے، حدیث بیان کی، وہ حفص بن عبد الرحمن بلخی سے، وہ محمد بن عبد الملک انصاری سے، وہ محمد بن منکدر سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قادمكفوفاً أربعين خطوة غفر له ما تقدم من ذنبه وما  
تأخر ❑

❑ الامالی المصنوعہ، ج ۲، ص ۸۹۔ کشف الخفا، ج ۲، ص ۳۵۳۔

## منفعت کی بشارتیں

جس شخص نے چالیس قدم کی مسافت کسی نابینا کو راستہ طے کرایا  
تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں  
گے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

ابو عبد اللہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے جو کہ زافر سے مروی ہے ہم نے  
صرف اسی وجہ سے اس کو امالی میں نقل کیا۔ اور ابن عدی نے کہا زافر کی احادیث  
مقلوب ہیں اور یہ بات عام ہے ان کی روایات کو اہمیت نہیں دی گئی اور ان کی  
احادیث ان کے ضعف کے ساتھ لکھی جاتی ہیں اور ابن حبان نے کہا کہ یہ کثیر  
الغلط، واسع الوہم تھے۔ امام احمد اور ابن معین اور ابو داؤد نے ان پر اعتماد کیا ہے اور  
نسائی نے کہا یہ قوی نہیں اور مالک سے اس کی روایت منکر ہے۔

میں کہتا ہوں ان کی یہ روایت مالک سے نہیں اور ابو حاتم نے کہا ”محلہ  
الصدق“ اور ان کے شیخ حفص بن عبد الرحمن بن بلخی ثقہ ہیں، لیکن ان کے شیخ محمد  
بن عبد الملک انصاری کی امام احمد نے تکذیب کی ہے۔<sup>[۱]</sup>

[۱] امام ابو عبد اللہ محمد بن خطاب مالکی متوفی ۹۵۳ھ فرماتے ہیں: کہ ابن جوزی نے اس حدیث  
کو موضوعات میں ذکر کیا جبکہ امام سیوطی نے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کو بیہقی نے شعب  
الایمان میں روایت کیا اور اس پر ضعیف ہونے کا حکم لگایا۔ (تفریح القلوب بالخصال المفترقة لما تقدم وما تآخر  
من الذنوب، ص ۹۲، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

## حاجتِ مسلم پوری کرنے کے لیے کوشش کی فضیلت

ابواحمد عبداللہ بن محمد مفسرناصح ”فوائد“ میں فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن بکار بن علی بن بکار مصیعی ان کی کنیت ابوطالب ہے (اور میری اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں) ان کو یوسف بن سعد بن مسلم مصیعی نے ان کو حجاج نے، ان کو جرج نے، ان کو عطاء نے، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَعَى لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي حَاجَةٍ قُضِيَتْ لَهُ أَوْ لَمْ تُقْضَ  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَكُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ  
مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

## مغفرت کی بشارتیں

جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کی، وہ پوری ہو یا نہ ہو، اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس شخص کے لیے دوزخ اور نفاق سے براءت لکھ دی جائے گی۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

میں کہتا ہوں: اس حدیث کے راوی احمد بن بکدر کے علاوہ باقی سب ثقہ ہیں اور انہیں احمد بن بکرو یہ البالیسی بھی کہا گیا ہے: اور ابن حبان نے اس کا ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا خطا کرتے تھے۔ اور ابن عدی نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے ثقات سے منکر احادیث روایت کیں اور ابو الفتح ازدی نے ان کو وضع حدیث سے مستمم کیا ہے اور دارقطنی نے کہا اس کے علاوہ راوی ان سے زیادہ ثقہ ہیں۔<sup>[۱]</sup>

### راستے سے کانٹے دور کرنے کی فضیلت

امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ نے تفریح القلوب، اور امام قابونی، نیز امام محمد بن عبدالدارم المعروف بابن بنت مینق متوفی ۹۷۷ھ نے الوجوه المسفورة میں اور امام منذری نے احادیث مغفرت میں راستے سے کانٹے ہٹانے کی ترغیب کے باب سے حدیث بیان کی، جو امام ابن حجر عسقلانی نے ذکر نہیں کی۔ ابن حبان نے صحیح میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غفر الله لرجل اخذ غصن شوك من طريق المسلمين ذنبه =

= ماتقدم منه وما تأخر الله تعالى اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے جس نے مسلمانوں کے راستے سے کانٹوں کی شاخ کو دور کیا۔

(صحیح ابن حبان، ج ۲، ص ۲۹۴، رقم الحدیث: ۵۳۹، بأسناد احسن)

نیز امام محمد بن عبدالدائم المعروف بابن بنت میلین متوفی ۹۷ھ فرماتے ہیں، اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ محمد بن ربیع خیری نے ”مسند من دخل مصر من الصحابة“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا۔ امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں، اس حدیث کی اصل صحیحین کی وہ حدیث ہے جس میں ”ماتقدم وما تأخر“ کے الفاظ نہیں ہیں۔ جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اس کو راستے میں ایک کانٹا پڑا ہوا اس نے اس کو ایک کنارے پر کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے فعل کی قدر افزائی فرمائی، پس اس کی مغفرت فرمادی۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث ۶۵۲۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث ۱۹۱۴)

(بشارة المحبوب ص ۱۱۰، تفریح القلوب بالخصال المفكرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۹۳، ۹۵،

مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

### حالتِ سفر میں مرض پر بشارت

امام دہلوی متوفی ۵۵۸ھ نے مختصر فردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: الغریب اذا مرض فنظر عن یمینہ وعن شمالہ وعن امامہ وعن خلفہ فلم یر احدًا یعرفہ غفر اللہ له ماتقدم من ذنبہ وما تأخر۔ یعنی مسافر جب کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے دائیں اور بائیں، آگے اور پیچھے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتا جس کو وہ پہچانتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (تفریح القلوب بالخصال المفكرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۹۶، ۹۷، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

## مصافحہ کرنے کی فضیلت

حسین بن سفیان اور ابو یعلیٰ موصلیٰ مسند میں فرماتے ہیں: ہمیں خلیفہ بن خیاط ابو عمرو عصفری نے، ان کو دُرُسْت بن حمزہ نے، ان کو مطر و راق نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

= اور اسی طرح دیلمی کے والد ابو شجاع دیلمی متوفی ۵۰۹ھ نے فردوس الاخبار میں یہی حدیث روایت کی، مگر اس میں وماتأخو کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور حافظ سخاوی نے مقاصد حسنہ میں اس حدیث کو ذکر کیا۔ (تفريح القلوب بالخصال المنفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۹۶، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

## منغرت كى بشارتیں

ما من عبدین مُتَحَابِّینِ فی اللہ (وفى رواية: ما من مُسْلِمَینِ) یلتقیان فیتصافحان و یصلیان علی النبی ﷺ إلا لم یتفرقا حتی یغفر لهما ذنوبهما ما تقدم منها وما تأخر. [۱]

ایسے دو افراد جو اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں (اور دوسری روایت میں ہے کہ دو مسلمان) آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

ابن حبان نے ”کتاب الضعفاء“ میں دُرُست بن حمزہ کے حالات میں اس کو روایت کیا اور کہا کہ درست بن حمزہ منکر الحدیث ہے۔ مطر سے ایسی احادیث روایت کیں کہ جن پر موضوع ہونے کا خیال گزرتا ہے۔

اور ابن عدی نے بھی درست بن حمزہ کے حالات میں اس کو ذکر کیا اور کہا ”ما اظن ان له غیره“ اور دارقطنی نے کہا: درست بن حمزہ اور درست بن زیاد دونوں ضعیف ہیں اور اسی طرح امام بخاری نے [۲] تاریخ میں ان

[۱] التاریخ الکبیر (۳/ ۲۵۲)۔

[۲] التاریخ الکبیر (۲/ ۲۵۲)۔

## مغفرت کی بشارتیں

دونوں کے درمیان فرق کیا اور درست بن حمزہ کے حالات میں کہا ”لاینبأع“ اور دارقطنی نے کہا میں نہیں جانتا کہ خلیفہ بن خیاط کے علاوہ کسی نے درست بن حمزہ سے روایت کیا ہو اور خلیفہ بن خیاط، درست بن حمزہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں منفر د ہے۔<sup>[۱]</sup>

[۱] امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ابن سنی نے ”عمل الیوم واللیلۃ“ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، نیز ابن میلین نے فرمایا کہ امام منذری نے بھی احادیث مغفرت میں اس حدیث کو ذکر کیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی میں بھی موجود ہے مگر اس میں ”ما تقدم وما تأخر“ کے الفاظ موجود نہیں۔ امام ابن میلین نے فرمایا: مغفرت کے طلبگار کو چاہیے کہ مصافحہ اور درود شریف کے ساتھ اس دعا کو بھی پڑھا کریں جو حضور نبی کریم ﷺ نے تعلیم فرمائی: اَللّٰهُمَّ اِنِّتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ جس کو ابن سنی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (تفريح القلوب بالخصال المفردة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۹۸، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔

### مسلم بھائی سے ملاقات اور تعاون کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ زَارَهُ اَوْ حَادَ اَوْ اَلْقَى لَهُ شَيْئًا يَاقِيهِ التَّرَابُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، ووقا حاد النار يوم القيامة یعنی جس کا بھائی اس سے ملاقات کے لیے آئے اور اسے ایسی چیز دے جو اسے مٹی سے بچا سکے تو اس شخص کے زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ قیامت کے دن آگ کی شدت سے بچ جائے گا۔ (طبقات ابن سعد، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیري متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المفردة للذنوب المتقدمة والمأخرة، ص ۲۶)



## کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد الحمد لله کی فضیلت

ابوداؤد سنن میں فرماتے ہیں: ہمیں نصیر بن فرج نے حدیث بیان کی، ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے، ان کو سعید ابن ابویوب نے، وہ ابو مر حوم سے، وہ سہل بن معاذ بن انس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من أكل طعامًا ثم قال: (الحمد لله الذي أطعمني هذا الطعام ورزقنيه من غير حولٍ مني ولا قوةٍ) غُفِرَ له ما تقدم من ذنبه، ومن لَبِسَ ثوبًا فقال: (الحمد لله الذي كساني هذا ورزقنيه من غير حولٍ مني ولا قوةٍ) غُفِرَ له ما تقدم من ذنبه وما تأخر. [1]

[1] سنن ابوداؤد (۲۰۲۳)۔

## منفعت کی بشارتیں

جس شخص نے کھانا کھایا پھر کہا:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ  
مِيْنِي وَلَا قُوَّةَ

تو اس شخص کی زندگی کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے  
اور جس شخص نے لباس پہنا اور اس کے بعد کہا:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِيْنِي وَلَا  
قُوَّةَ

تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں  
گے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اس کی سند حسن ہے سہل بن معاذ بن انس جُسنی مصری مشہور تابعی ہیں اور  
صدوق ہیں اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ یہ بھی مصری ہیں اور ابو  
حاتم نے کہا: ان کی حدیث لکھی جاتی ہے اور اس سے استدلال نہیں کیا جاتا۔  
اور نسائی نے کہا: میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور ابو سعید  
بن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں کہا: یہ زاہد ہے۔

سعید اور عبداللہ صحیح راویوں میں سے ہیں اور ابو داؤد کے استاذ نصیر (نون کے  
ضمہ کے ساتھ، نصر کی تصغیر) یہ ثقہ ہیں اور یہ ”وما تأخر“ کے الفاظ کی زیادتی

میں مفرد ہیں۔

حدیث دوم:

طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں <sup>[۱]</sup> اس حدیث کو بشر بن موسیٰ اسدی سے روایت کیا ہے، جو ثقافت میں سے ہیں اور وہ عبداللہ بن یزید مقری سے راوی، انہوں نے ان الفاظ کی زیادتی بیان نہیں کی۔

حدیث سوم:

امام ترمذی نے <sup>[۲]</sup> حدیث کی پہلی فصل پر اختصار کیا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کیا ہے اور اس کو ذکر کیا ہے۔

حدیث چہارم:

اور اسی طرح اس حدیث کو ابن ماجہ نے <sup>[۳]</sup> خزیمہ بن یحییٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن وہب سے، انہوں نے سعید بن ابوالیوب سے اور اس حدیث کی سند کے

[۱] معجم کبیر طبرانی، ج ۲، ص ۱۸۱۔

[۲] جامع ترمذی، رقم الحدیث: ۳۴۵۸۔

[۳] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۲۸۵۔

[۱] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر نے اپنی تالیف الخصال المغفرة میں ”وما تاخر“ کے الفاظ صرف لباس پہننے وقت پڑھی جانے والی دعا کے بعد نقل فرمائے۔ جیسا کہ ابوداؤد نے سنن میں کتاب اللباس کے شروع میں ذکر فرمائی اور میں نے سنن کا ایک تصحیح شدہ نسخہ دیکھا، جس میں صاحب نسخہ نے یہ بات ذکر کی کہ ہر روایت کے ساتھ ایک علامت بھی لگائیں گے اور انہوں نے ”وما تاخر“ کے الفاظ طعام کے بعد بھی ذکر کیے اور علامت بھی لگادی۔

امام جلال الدین سیوطی نے بھی مؤطا کے حاشیے میں وما تاخر کے الفاظ طعام اور لباس کے بعد نقل کیے۔ (تفريح القلوب بالخصال المغفرة لما تقدم وما تاخر من الذنوب، ص ۹۹، ۱۰۰، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔

نیز عون المعبود میں بھی یہی لکھا ہے کہ ابوداؤد کے بعض نسخوں میں ایسا ہی مذکور ہے۔ (عون المعبود، ج ۱۱، ص ۶۵)

## چھینک کے بعد الحمد لله کہنے کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ مِنْ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْ أَنْفِهِ الْأَيْسِرَ مِثْلَ الذَّبَابِ فَيُطِيرُ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرْشَ، فَيَتَعَلَّقُ بِهِ، فَيَقُولُ الْبَارِي تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اسْكُنْ، فَيَقُولُ لَا أُسْكُنُ حَتَّى تَغْفِرَ لِمَنْ خَرَجْتُ مِنْ فِيهِ، فَيَقُولُ: اسْكُنْ فَقَدْ غَفَرْتَ لَهُ، فَيَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ لِعَنِي جَسْ شَخْصٍ كَوْجِيحِكَ آءِ اور وہ کہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ مِنْ حَالٍ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ“ اللہ تعالیٰ اس کی ناک کے بائیں سوراخ سے مکھی کی طرح ایک چیز نکالتا ہے، پس وہ اڑتی ہے یہاں تک کہ عرش تک پہنچ کر وہاں لٹک جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ساکن ہو جا، وہ عرض کرتی ہے، میں اس وقت تک ساکن نہیں ہوں گی، جب تک جس کی ناک سے میں نکلی ہوں تو اس کی مغفرت نہ فرمادے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ساکن ہو جائیں نے اس شخص کی مغفرت کردی۔ پس اس شخص کی زندگی =

= اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (القول البدیع، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ، ص ۲۶)

## اہل و عیال کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ما من شیء أحب إلى الله من أن یری المؤمن وولده وزوجته علی ما نڈتہ یأکلون جمیعاً، فإذا قعدوا، لا یتفرقون حتی یتغفر لهم ما تقدم وما تأخر“ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ وہ اپنے مومن بندے کو دیکھے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا ہے اور وہ سب مل کر کھانا کھا رہے ہیں، تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

یہ حدیث امام اسماعیل نے مجرد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ،

ص ۲۷)

## صبح وشام حمد باری تعالیٰ کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قال آدم علیه السلام: یارب شغلتنی بکسب یدی، فعلمنی شیناً فیہ رضاک، فقال: إذا أصبحت، وإذا أمسیت فقل: اللهم لك الحمد حمداً كثيراً طیباً مبارکاً فیہ، فمن قال ذلك غُفِر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر“ یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے مجھے حلال روزی کمانے میں مشغول رکھا ہے پس مجھے ایسی بات سکھا دے جس میں تیری رضا ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم صبح وشام یہ پڑھا کرو: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، پس جو یہ کہے گا اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

یہ حدیث قاضی نے امام بیہقی بن معین کے حوالے سے حکایتاً ذکر کی ہے۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ، ص ۲۷) =

## عمر طویل کی فضیلت

اس بارے میں حضرت عبداللہ ابن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما،  
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت شداد بن اؤس رضی اللہ

### کسبِ حلال اور مہمان نوازی نیز مسافر کی مدد کرنے کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”من اکتسب مالا حلالا، فكف نفسه عن السؤال،  
وانفق على الضيف، وابن السبيل، غفر الله له ا ما تقدم وما تأخر“، یعنی جس شخص نے مالِ حلال  
کمایا کہ اپنے نفس کو سوال کرنے سے روکے اور مہمان نوازی کی اور مسافر پر خرچ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی  
زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفی  
۸۶۲ھ، الخصال المفردة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص ۲۷)

## منغرت کی بشارتیں

تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ احادیث مل سکی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث:  
 ابو القاسم بغوی نے ”معجم الصحابہ“ میں کہا: ہمیں احمد بن محمد قاضی نے، ان کو عثمان بن ہیشم نے، ان کو ہیشم بن اشعث نے حدیث بیان کی، وہ ہیشم ابو محسن سلمیٰ سے، وہ محمد بن عمار انصاری سے، وہ جم بن عثمان بن ابو جم سلمیٰ سے، وہ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

حدیث دوم:

اور ابو الحسین بن قانع نے ”معجم الصحابہ“ میں کہا: ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عثمان بن ہیشم مؤذن نے، ان کو ان کے والد ہیشم بن اشعث نے، ان کو محمد بن ہیشم سلمیٰ نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمار مصری سے، وہ جم بن ابی جم سلمیٰ سے، وہ ابن عمرو بن عثمان سے، وہ حضرت عبداللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

إِذَا بَلَغَ الْمَرْءُ الْمَسْلَمُ أَرْبَعِينَ سَنَةً صَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ أَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ: الْجُنُونَ وَالْجَذَامَ وَالْبَرَصَ. فَيَا ذَا بَلِغْ خَمْسِينَ

## منغرت کی بشارتیں

خَفَّفَ اللهُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ، فَإِذَا بَلَغَ سِتِينَ رَزَقَهُ اللهُ الْإِنَابَةَ إِلَيْهِ،  
فَإِذَا بَلَغَ سَبْعِينَ أَحَبَّتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ، وَفِي رِوَايَةِ الْبَغْوِيِّ:  
أَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، فَإِذَا بَلَغَ ثَمَانِينَ سَنَةً أُثْبِتَتْ حَسَنَاتُهُ  
وَمُحِيَّتْ سَيِّئَاتُهُ، فَإِذَا بَلَغَ تِسْعِينَ غَفَرَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
وَمَا تَأَخَّرَ، وَسُمِّيَ (أَسِيرَ اللهِ فِي الْأَرْضِ) وَشَفَّعَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ، وَفِي  
رِوَايَةِ الْبَغْوِيِّ: وَشَفَّعَهُ اللهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [1]

جب مسلمان مرد چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے تین بیماریاں: جنون، جذام، برص دور فرمادیتا ہے؛ پھر جب وہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں میں تخفیف فرمادیتا ہے؛ پھر جب وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ توبہ و رجوع کی توفیق عطا فرمادیتا ہے؛ پھر جب وہ ستر برس کو پہنچتا ہے تو آسمان کے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں اور بغوی کی روایت میں ہے کہ آسمان والوں کا محبوب بن جاتا ہے؛ پھر جب اسی برس کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس کی نیکیاں برقرار رہتی ہیں اور اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں؛ پھر جب وہ نوے برس کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کا نام ”اسیر اللہ فی الارض“ (یعنی زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی) پڑ جاتا

[1] کشف الاستار رقم الحدیث: ۳۵۸۹



## منفعت کی بشارتیں

ہے اور وہ اپنے گھروالوں کی سفارش کرتا ہے اور بغوی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کو اپنے اہل و عیال کے لیے شفیع بنائے گا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

میں کہتا ہوں امام بغوی کی روایت کردہ حدیث کا سیاق و سباق درست ہے، مگر ابن قانع کی سند میں کچھ کلام ہے۔

حدیث سوم:

امام ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں امام بغوی کے طریق کی موافقت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس نے حدیث بیان کی، ان کو احمد بن یونس ضبی نے، ان کو عثمان بن میثم نے۔ بقیہ سند اور الفاظ حدیث وہی ہیں جنہیں امام بغوی نے روایت کیا ہے۔

حدیث چہارم:

اسی طرح میں نے اس کو ابراہیم بن احمد تنوخی کے سامنے پڑھا، وہ عیسیٰ بن معالی سے روایت کرتے ہیں، ان کو جعفر بن علی نے خبر دی، ان کو سلقی نے، ان کو ابوطالب مصری نے، ان سے ابن بشران نے، ان کو عبد الخالق بن حسن نے، ان کو محمد بن سلیمان باغندی کبیر نے، ان کو عثمان بن میثم نے۔ بقیہ سند اور الفاظ حدیث وہی ہیں جنہیں امام بغوی نے روایت کیا۔

## منغرت كى بشارتیں

اور اس حدیث كى اسناد كے راویوں كے حالات غیر معروف ہیں، نیز محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان اور حضرت عبد اللہ بن ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما كے درمیان انقطاع ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما كى وفات محمد بن عبد اللہ بن عمرو كے دادا عمرو بن عثمان كى پیدائش سے قبل ہوئی۔

نیز محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان كے بارے میں اختلاف كیا گیا ہے، جسے ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ كى حدیث میں تفصیلاً ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ!

حدیث عبد اللہ بن ابو بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہما كى دوسرى سند: میں نے ابو شجاع كى روایت كے جُز میں پڑھا: سعدون بن محمد بن عبد اللہ جو سنن ابن ماجہ كے راویوں میں سے ہیں اور سعدون نے کہا ہمیں احمد بن خالد نے ان كو بیثم بن عثمان واسطی، وہ تمیم بن بیثم سے، وہ ایک شخص سے، وہ ابن ابی جحیفہ سے وہ ابو میمونہ سلمی سے، وہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے، وہ عبد اللہ بن ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت كرتے ہیں اس كے بعد حدیث كے الفاظ وہی ہیں جو پہلے بیان كیے گئے۔

اور اس حدیث كى سند مجہول ہے اور میں گمان كرتا ہوں سعدون یا ان كے شیخ

## منغرت كى بشارتیں

عثمان بن، شیم كانام الٹ ہے یعنی، شیم بن عثمان اور پھر باقی سند میں بھی خطبہ ہے اور امام دار قطنی فرماتے ہیں عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ احادیث کی سند میں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

پس ہم نے جان لیا اس حدیث کا دار و مدار عثمان بن، شیم ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث:  
امام ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی ”نوادر الاصول“ میں فرماتے ہیں: مجھ سے عبد اللہ بن ابی زیاد قظوانی نے ان کو سیار بن حاتم عجزی نے، ان کو حضرت امّ ہانی کے غلام سلام ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: میں نے ایک شیخ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

قال الله (جلّ ذكره) إذا بلغ عبدی أربعین سنة عافيته من  
البلايا الثلاث: من الجنون والجذام والبرص، فإذا بلغ  
خمسين سنة حاسبته حساباً يسيراً، فإذا بلغ ستين سنة  
حَبَّبْتُ إِلَيْهِ الْإِنَابَةَ، فإذا بلغ سبعين سنة أَحَبَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ،  
فإذا بلغ ثمانين سنة كُتِبَتْ حَسَنَاتُهُ وَأُلْقِيَتْ سَيِّئَاتُهُ، فإذا  
بلغ تسعين سنة قالت الملائكة (اسير الله في أرضه) و غُفِرَ  
له ما تقدّم من ذنبه وما تأخّر، وَشُقِّعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ۔

## منغرت کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کو تین بیماریوں: جنون، جذام، اور برص سے محفوظ کر دیتا ہوں اور جب وہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس پر حساب آسان کر دیتا ہوں اور جب ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو توبہ کی محبت عطا کر دیتا ہوں اور جب وہ ستر سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے اور جب اس کی عمر اسی برس ہو جاتی ہے تو اس کی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور جب اس کی عمر نوے برس ہوتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں ”اسیر اللہ فی ارضہ“ (یعنی زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی) اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی اپنے اہل و عیال کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی۔

امام حکیم ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند درست ہے اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے ساتھ یہی حدیث ہے، مگر وہ صرف حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، حدیثِ قدسی نہیں ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے دیگر طرق:

- امام ابو بکر احمد بن مردویہ نے اپنی تفسیر میں دو مختلف اسناد کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے۔

## منغرت كى بشارتیں

- امام ابو محمد بن اخضر نے ”منج الاصابہ“ میں اپنی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے، مگر اس میں ”غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر“ کے الفاظ کی جگہ ”یغفر الله ما سلف من ذنوبه“ (یعنی اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا) کے الفاظ ہیں۔
- امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند نیز امام ابو القاسم بغوی نے مذکورہ حدیث اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہیں۔
- امام ابن شاپین نے مذکورہ حدیث امام بغوی سے روایت کی ہے، نیز امام ابن حبان نے ”کتاب الضعفاء“ میں علی بن جم اور عبد اللہ بن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے یہ حدیث روایت فرمائی ہے۔
- امام ابن حبان علی بن جم راوی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔
- میں کہتا ہوں کہ علی بن جم بصری شامی خلیفہ متوکل کے زمانے کا مشہور شاعر ہے اور یہ مجہول راوی ہے۔
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث:
- امام حکیم ترمذی ”نوادر الاصول“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ”ما تقدم من ذنبه وما تأخر“ کے الفاظ بھی موجود ہیں نیز اس میں ان الفاظ کا

## منعرت کی بشارتیں

اضافہ بھی ہے ”واذا بلغ العبد مائة سنة سمى حبيب الله في الارض حق على الله ان لا يعذب حبيبه في الارض“ یعنی اور جب بندہ سو سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو زمین میں اللہ کے محبوب کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اپنے محبوب کو زمین میں عذاب نہ دے۔

اسی طرح امام ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں سند کے ساتھ مذکورہ حدیث روایت کی ہے، لیکن مذکورہ حدیث سے پہلے یہ تہمہ بھی درج ہے کہ

بيننا النبي ﷺ ذات يومٍ جالسًا في عدّةٍ من أصحابه، إذا دخل شيخٌ كبيرٌ متوكئاً، على عكازةٍ له، فسلم على النبي ﷺ وأصحابه فردوا عليه السلام، فقال النبي ﷺ: اجلس يا حماد فإنك على خير” فقال على بن أبي طالب: “بأبي وأمي يا رسول الله! قلت لحماد: اجلس فإنك على خير!” قال: “نعم يا أبا الحسن، إذا بلغ العبد...“ فذكر الحديث، قال فيه.

حضور نبی کریم ﷺ ایک روز اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص لاٹھی ٹیکتے ہوئے داخل ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام کا نذرانہ پیش کیا اور اسی طرح باقی اصحاب کو بھی سلام کیا۔ حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب نے سلام کا جواب دیا، پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجلس یا حماد فانك على خير یعنی اے حماد! بیٹھ جاؤ، تم بھلائی پر ہو۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ

## منعرت کی بشارتیں

عنه نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ﷺ نے حملہ سے فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ کہ تم بھلائی پر ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں، یا ابا الحسن اذا بلغ العبد الخ

باقی الفاظ وہی ہیں جو پہلے حدیث میں بیان ہو چکے ہیں۔ نیز اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب بندہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے طاقت کا بڑھنا رک جاتا ہے اور ساٹھ کے بعد طاقت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور جب بندے کی عمر نوے سال ہو جاتی ہے تو کمر جھک جاتی ہے اور عقل زائل ہو جاتی ہے۔

نیز ابو موسیٰ نے ابن مردویہ کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا اور وہ کہتے ہیں اس حدیث کے عجیب طرق ہیں اور اس سند سے مروی حدیث زیادہ عجیب ہے۔ اس حدیث کے الفاظ دیگر طرق میں موجود نہیں ہیں۔

امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کو اپنی سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے، نیز امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام مالک سے ثابت نہیں ہے اور عبد السلام راوی منکر الحدیث ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ حدیث:

امام حاکم نے ”مستدرک نیشاپور“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن

## منغرت كى بشارتیں

عباس رضى الله تعالى عنه سے مذکورہ حدیث روایت فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات سال كى عمر میں بچہ دانت نکالتا ہے چودہ سال كى عمر میں بالغ ہوتا ہے اکیس سال تک قد كى لمبائی كمل ہوتی ہے اٹھائیس سال كى عمر تک عقل بڑھتی ہے اس كے بعد صرف تجربات سے بڑھتی ہے۔ حدیث كے باقى الفاظ وہی ہیں جو بیان ہو چكے مگر اس میں ”ما تقدم من ذنبه وما تأخر“ كے الفاظ موجود نہیں؛ ان كى جگہ استجى الله تبارك وتعالى منه ان يعذبه یعنی جس شخص كى عمر اسی برس ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ حیا فرماتا ہے كہ اسے عذاب میں مبتلا فرمائے۔

یہ روایت اسی طرح ابن عمربوس كے حالات میں اس كے مشائخ كے ذكر میں درج ہے۔

حضرت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه كى روایت كرده حدیث:  
حضرت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه كى روایت كرده حدیث كے آٹھ طرق ہیں:

طریق اول: امام ابوالحسن خلیفہ، امام ابن مردویہ (تفسیر میں)، امام ابویعلیٰ موصلی (مسند کبیر میں)، امام احمد نے مسند احمد میں (موقوفاً)، امام ابوطاہر حسن نے اپنے جزء مشہور میں، امام ابو بکر احمد مروان دینوروی نے ”مجالستہ“ میں، امام خلیفہ



## منغرت كى بشارتیں

نے فوائد میں امام ابن حبان نے ”ضعفاء“ میں مختلف اسناد کے ساتھ محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان اور جعفر بن عمرو امیہ ضمیری سے یہ حدیث روایت فرمائی، جنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مَعْمَرٍ يُعْمَرُ فِي الْإِسْلَامِ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ الْجَنُونَ وَالْجَذَامَ وَالْبُرْصَ ، فَإِذَا بَلَغَ الْخَمْسِينَ لَبَّى اللَّهُ حَسَابَهُ ، فَإِذَا بَلَغَ السِّتِينَ رَزَقَهُ اللَّهُ الْإِنَابَةَ ، فَإِذَا بَلَغَ السَّبْعِينَ أَحَبَهُ اللَّهُ ، وَأَحَبَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ، فَإِذَا بَلَغَ الثَّمَانِينَ قَبِلَ اللَّهُ حَسَنَاتِهِ ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ ، فَإِذَا بَلَغَ التَّسْعِينَ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَا تَأَخَّرَ ، وَسُمِّيَ أَسِيرَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ ، وَشَفَعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

جب بندہ مومن چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بلائیں، جنون، جزام اور برص دور کر دیتا ہے اور جب پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب میں نرمی فرماتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی پسند کے مطابق اسے توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ جب ستر سال کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اور آسمان والوں کا محبوب بن جاتا ہے۔ جب اسی سال کی عمر کو پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور نیکیاں لکھ دیتا ہے جب توڑے سال کی عمر کو

## منفعت کی بشارتیں

پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور زمین میں اس کا نام اللہ کا قیدی پڑ جاتا ہے۔<sup>[۱]</sup>

**طریق دوم:** امام بیہقی نے ”کتاب الزهد“ میں زید بن اسلم سے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت فرمائی، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

**طریق سوم:** حافظ ابو طاہر سلفی، امام ابن مردویہ اور امام حکیم ترمذی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ، عبد اللہ اور امام ابو یعلیٰ موصلی نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر بن حزم انصاری سے یہ حدیث روایت فرمائی، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کی سند میں خالد زیات اور ان کے شیخ داؤد ابو سلیمان دونوں مجہول ہیں۔

**طریق چہارم:** امام ابو محمد بن قتیبہ نے ”غریب الحدیث“ میں، نیز امام ابو الشیخ اصبہانی نے ”فوائد اصبہانیین“ میں اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبید اللہ بن انس سے مذکورہ حدیث روایت کی، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن راوی مجہول ہے۔

[۱] مسند احمد ۲۱۷/۳

## منفعت کی بشارتیں

**طریق پنجم:** امام ابو مغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ عبادة بن رافع ملوکی سے مذکورہ حدیث روایت کی، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی۔ امام عزی نے تہذیب میں ثابت بن سعد ملوکی کے ترجمے میں لکھا کہ کتب سنہ کے مصنفین نے ان کی روایت ذکر نہیں کی، بلکہ انہوں نے ثابت بن سعد طائی سے روایت ذکر کی ہے۔ ثابت بن سعد ملوکی کا ذکر اس لیے کیا کہ ثابت بن سعد طائی کے درمیان امتیاز ہے۔

**طریق ششم:** امام بزار نے مسند میں امام زہری کے بھتیجے سے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کی۔ امام بزار کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ابو قتادہ کے علاوہ کسی نے امام زہری کے بھتیجے سے روایت کی ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا نام عبداللہ بن واقد حرانی ہے؛ یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا، بخاری نے کہا اس کو ترک کر دو احمد نے اس کی تعریف کی بزار نے کہا غلطی کر کے رجوع نہیں کرتے تھے۔<sup>[۱]</sup>

**طریق ہفتم:** امام ابو نعیم نے ”تاریخ اصحابان“ میں اپنی سند کے ساتھ

[۱] زہری کے بھتیجے کا نام محمد بن عبداللہ بن مسلم زہری ہے۔ امام احمد نے اس کی تعریف کی؛ یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا۔

(تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۲۶۳، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

## منفعت کی بشارتیں

صبح بن عاصم اصبہانی سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔ صبح بن عاصم اصبہانی کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، میں ان کے بارے میں جرحاً و تعدیلاً نہیں جانتا۔

**طریق ہشتم:** امام احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اپنی سند کے ساتھ عبد الواحد بن راشد سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔

ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور راوی عباد بن عباد کے بارے میں سخت کلام کیا اور یہ ابن جوزی کی اغلاط میں سے ہے، اور تحقیق میں نے ابن جوزی کے وہم کو مذکورہ کتاب کی تعلیق میں بیان کیا ہے۔ کیوں کہ عباد بن عباد ثقہ راویوں میں سے ہیں۔<sup>[۱]</sup>

اور عباد بن عباد کے استاد عبد الواحد بن راشد ایک مجہول راوی ہیں۔ متقدمین ائمہ کا ان کے بارے میں جرحاً و تعدیلاً کوئی کلام نہیں پایا گیا اور حافظ ذہبی نے ”میزان“ میں مذکورہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: ”لیس بعمدة“

ہمارے استاد شیخ زین الدین عراقی نے مذکورہ حدیث اپنی ”امالی“ کی ۳۷

[۱] القول المسدود فی الذب عن مسند الامام احمد، ص ۶۴۔

## منفعت کی بشارتیں

وہیں مجلس میں فخر بن بخاری کے حوالے سے ذکر کی فخر کی روایت ابن طبرزد سے، وہ اسماعیل بن سمرقندی سے، وہ ابن نقور سے، وہ عمر بن کتانی سے، وہ بغوی سے وہ احمد بن منیع سے روایت کرتے ہیں پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

شیخ زین الدین عراقی فرماتے ہیں یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے اور یہ طریق صحیح ہے۔

میرے نزدیک اس موضوع پر صحیح طریق، طریق دوم کی سند ہے جو گزر چکی ہے اور ہمارے شیخ نے اس طریق کے بارے میں جو فرمایا وہ بھی مقبول ہے، لیکن انہوں نے میری ذکر کردہ صحیح سند (دوم طریق) کو سہو آیا اغفلاً ذکر نہیں

کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔<sup>[۱]</sup>

شواہد:

۱: اور اس بارے میں مجھے بعض شواہد بھی ملے۔ امام ابن حبان ”ضعفاء“

---

[۱] امام محمد بن محمد خطاب مالکی متوفی ۵۴۲ھ فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث تیرہ مختلف اسناد کے ساتھ ذکر فرمائی، تمام احادیث میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ جب بندے کی عمر توڑے سال کو پہنچتی ہے تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر ایک روایت میں آیا کہ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور باقی تمام سالوں میں وہی الفاظ ہیں جو گزر چکے مگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب بندہ مسلم سو سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو زمین میں اس کا نام حبیب اللہ پڑ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اپنے حبیب کو عذاب میں مبتلا نہ فرمائے۔ (تفریح القلوب بالخصال المفردة لما تقدم وما تآخر من الذنوب، ص ۱۰۱، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔

## منعرت کی بشارتیں

میں اپنی سند کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ بَلَغَ الثَّمَانِينَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُجَاسَبْ  
وقيل: ادْخُلِ الْجَنَّةَ <sup>[۱]</sup>

اس امت میں سے جو شخص اسی برس کی عمر کو پہنچے گا، نہ وہ پیش کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۲: امام ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ ابی رزین سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ”فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ“ <sup>[۲]</sup> کے بارے میں فرمایا کہ بہترین اعتدال پر پیدا کیا۔ ثُمَّ رَدَّذْنُهُ أَسْفَلَ سَفِيلِينَ <sup>[۳]</sup> پھر زندگی کے دور میں قابل تحقیر، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ <sup>[۴]</sup> فرمایا۔ جب مومن بندہ عمر کے پست ترین دور (یعنی بڑھاپے) میں قدم رکھتا ہے تو وہ جوانی

[۱] الکامل لابن عدی، ج ۷، ص ۶۱، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ الحلیہ لابن نعیم، ج ۸، ص ۲۱۵ رقم الحدیث: ۱۲۷۳۔

[۲] اچھی صورت پر بنایا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

[۳] پھر اسے ہر نیچے سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

[۴] مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

## منفعت کی بشارتیں

اور صحت میں جو اچھے اعمال کرتا تھا ان کی مثل اس کا اجر اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے اور بڑھاپے میں کوئی عمل اس کو نقصان نہیں پہنچاتا اور بڑھاپے کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔

اور اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس حدیث اور گذشتہ احادیث میں بھی اس بات کا اشارہ ہے اپنے غنغوان شباب میں نیک اعمال کرنے والا شخص ہی مراد ہے۔ اور متقدمین میں اس حدیث مبارکہ کی شہرت رہی، جیسا کہ امام صولی نے اپنی ”نوادر“ میں حسین بن ضحاک کے یہ اشعار نقل کیے:

أَمَا فِي ثَمَانِينَ وَقَيْتَهَا عَذِيْرٌ وَا نَا لَمْ أَعْتَدِرْ  
وَقَدْ رَفَعَ اللهُ أَقْلَامَهُ عَنِ ابْنِ ثَمَانِينَ دُونَ الْبَشْرِ  
وَإِنِّي لَمَنْ أَسْرَاءِ الْإِلَهِ فِي الْأَرْضِ نُصِبَ صُرُوفِ الْقَدْرِ  
فَان يَقْضِ لِي عَمَلًا صَالِحًا أَثَابُ، وَا ن يَقْضِ شَرًا غَفَرَ

بہر حال جب میری عمر اسی سال ہو گئی تو میرے گناہ معاف ہو گئے اگرچہ میں معذور نہیں اور اللہ تعالیٰ انسان کے اسی سال کی عمر کو پہنچنے پر اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے ان قیدیوں میں سے ہوں جو تقدیر کو پھیر دیتے ہیں اگر میں نیک عمل کروں تو اس کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر گناہ کروں تو معاف فرمادیتا ہے۔

والحمد لله وحده و صلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔

## اجازت نامہ

یہ مختصر جزء (رسالہ)، جو میں نے جمع کیا ہے، اسے شیخ فاضل شمس الدین محمد بن ابو بکر دیری نے مجھ پر قراءت کیا اور اس کے ساتھ ان کے صاحبزادے احمد نے سماع کیا اور میں ان کو اپنی تمام مرویات، جو مجھے قراءتاً و سماعاً و اجازتاً پہنچیں، کی اجازت دیتا ہوں۔

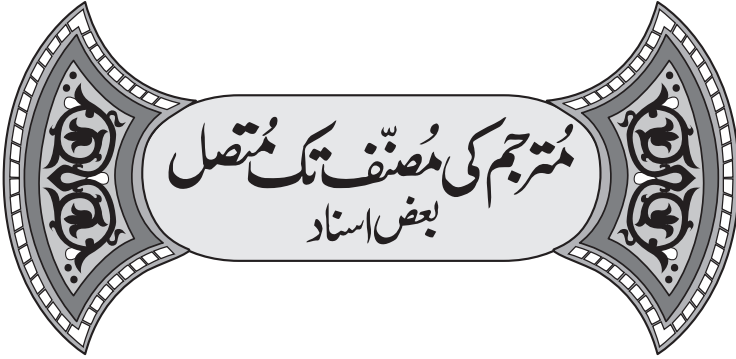
۱۶ / رجب، ۸۳ھ

قالہ و کتبہ

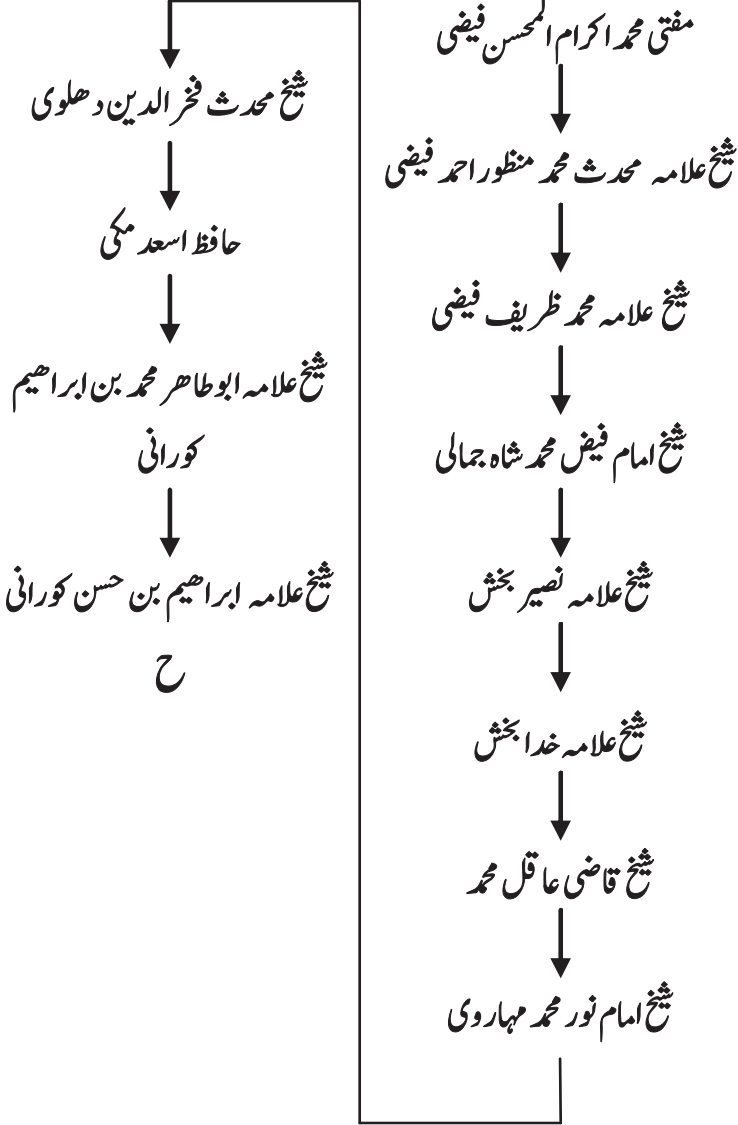
احمد بن علی بن حجر شافعی

حامداً مصلیاً مسلماً





مترجم کی مصنف تک متصل بعض اسناد



## منفرت کی بشارتیں

منفی محمد اکرام المحسن فیضی



شیخ علامہ محدث محمد منظور احمد فیضی



غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی



شیخ علامہ سید محمد خلیل کاظمی محدث امر وہی



شیخ علامہ ریاست علی شاہ جہان پوری



شیخ علامہ ارشاد حسین رام پوری



شیخ امام احمد سعید مجددی



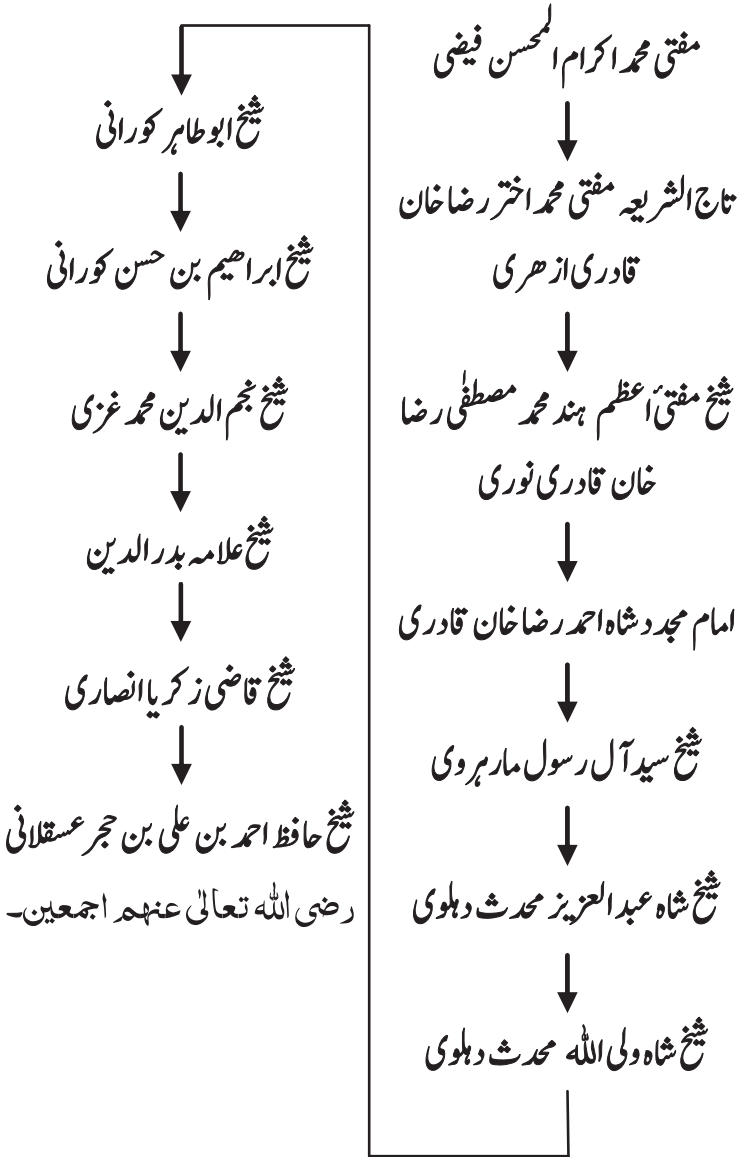
شیخ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

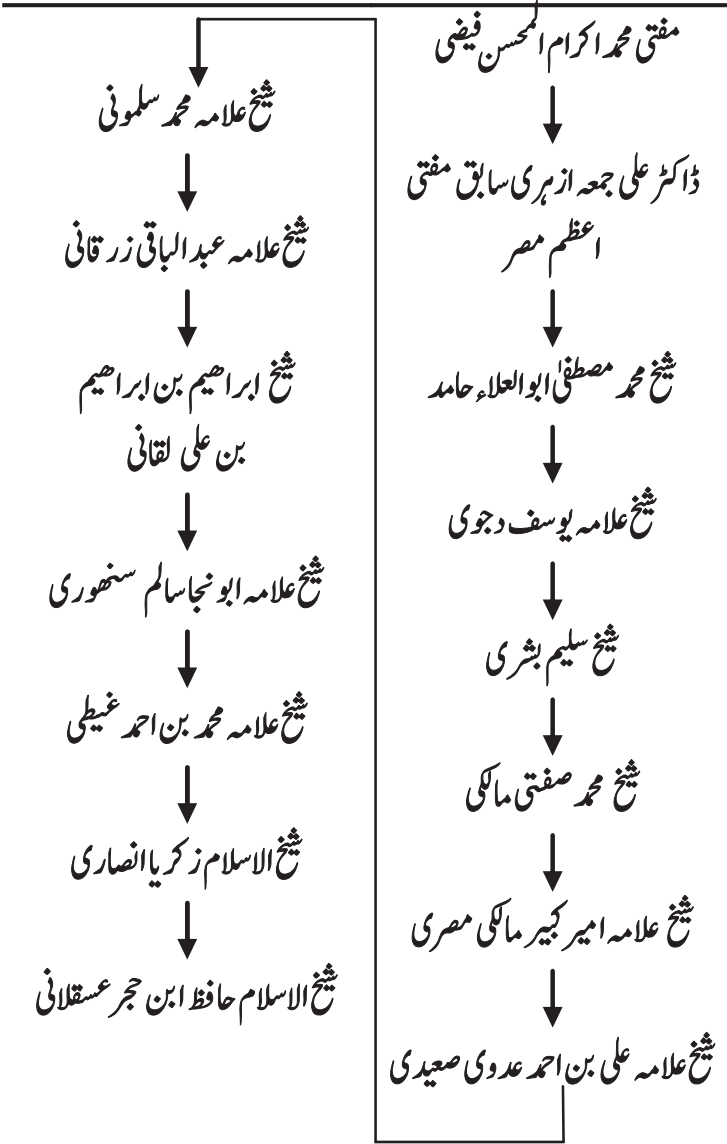


شیخ امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ح



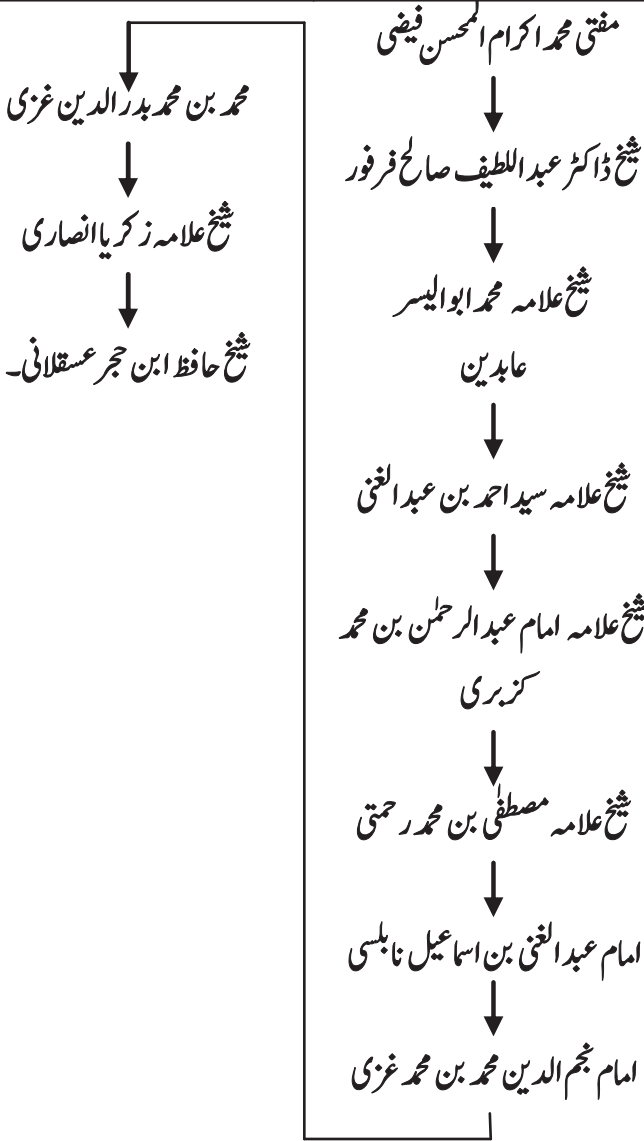
منفرت کی بشارتیں



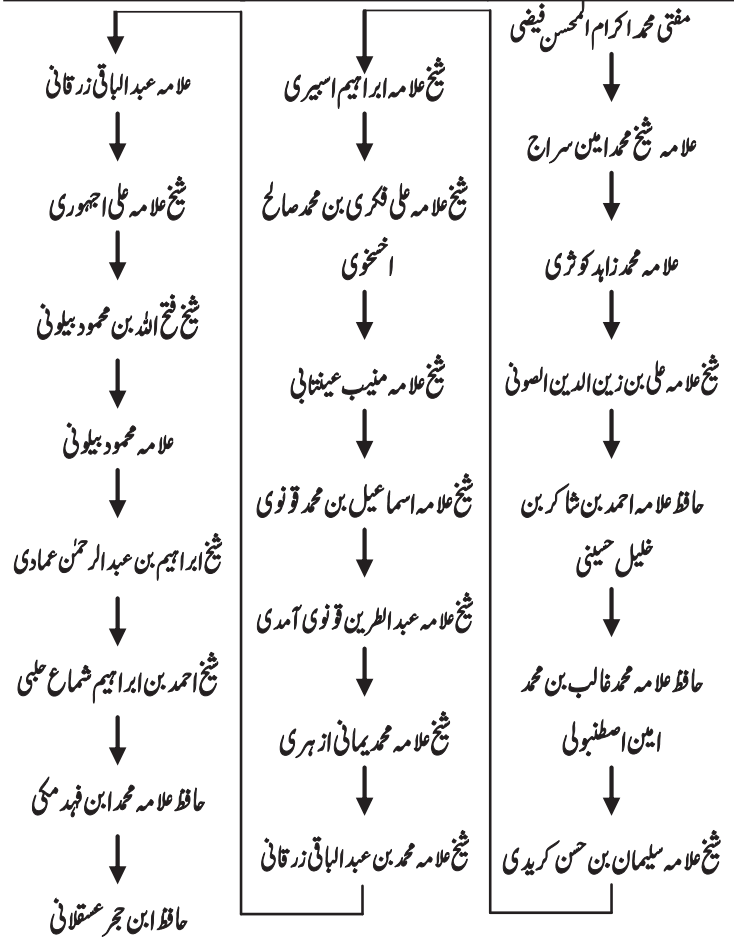


منقبت کی بشارتیں

شامی علماء کی سند



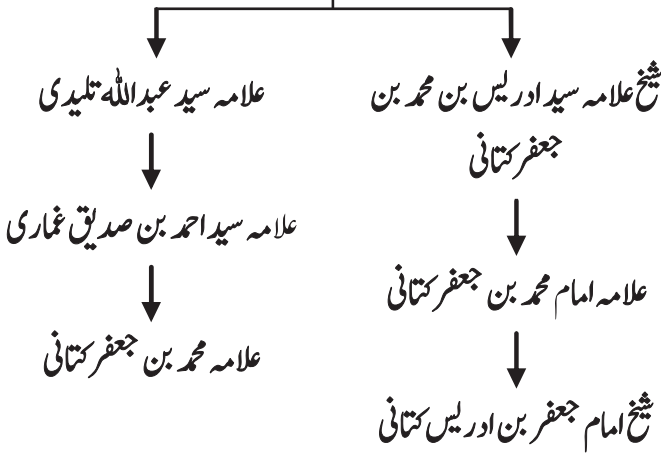
ترکی کے علماء کی سند



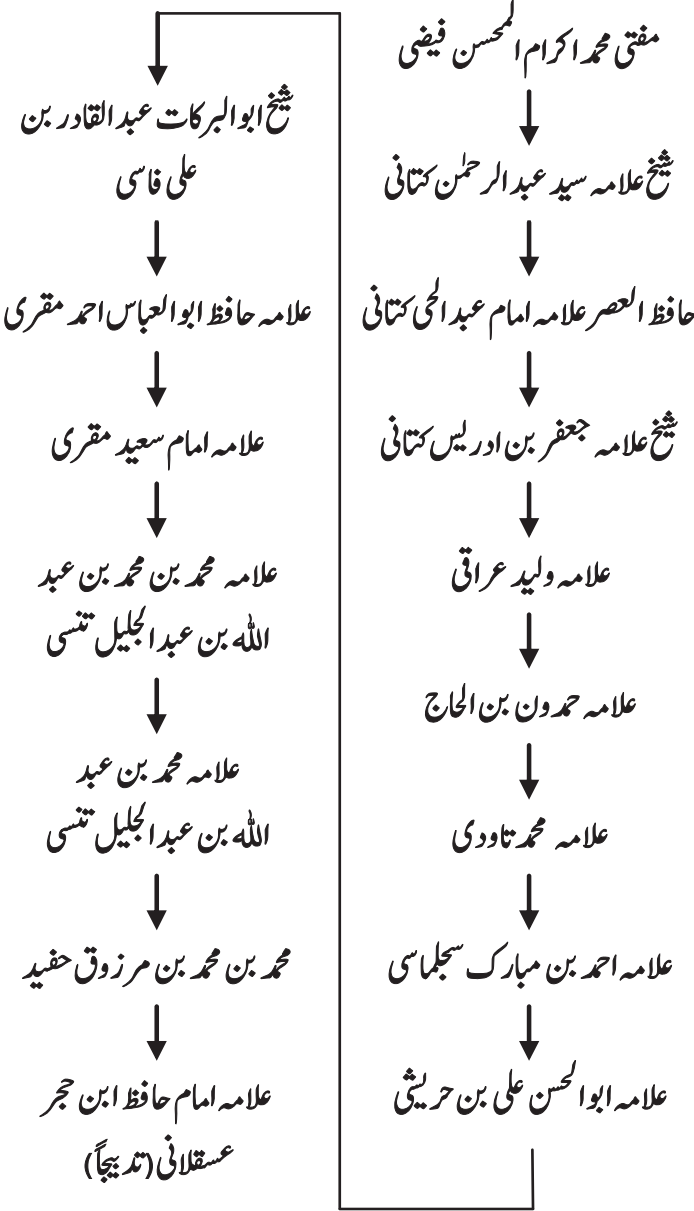


## مراکش کے علماء کی سند

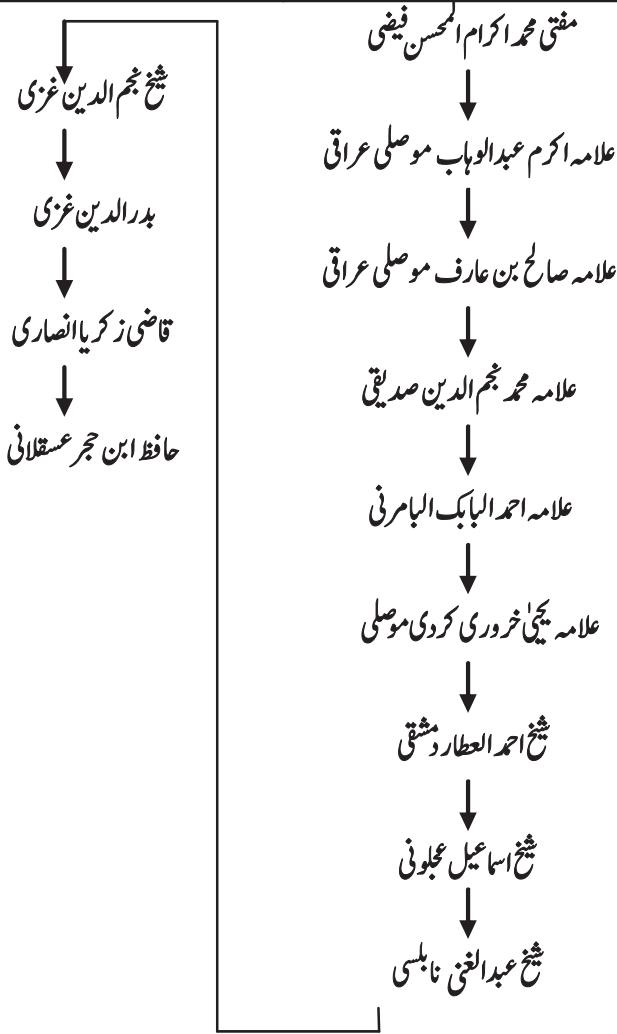
مفتی محمد اکرام المحسن فیضی



منفعت کی بشارتیں

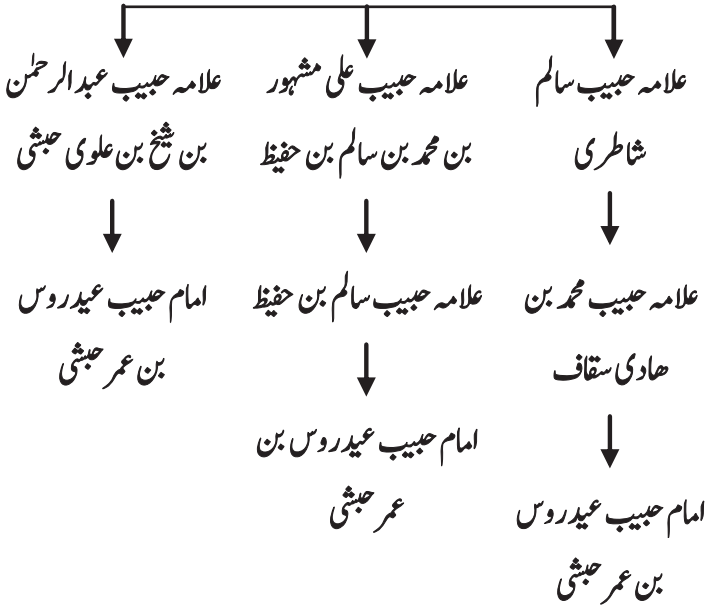


عراقی علماء کی سند

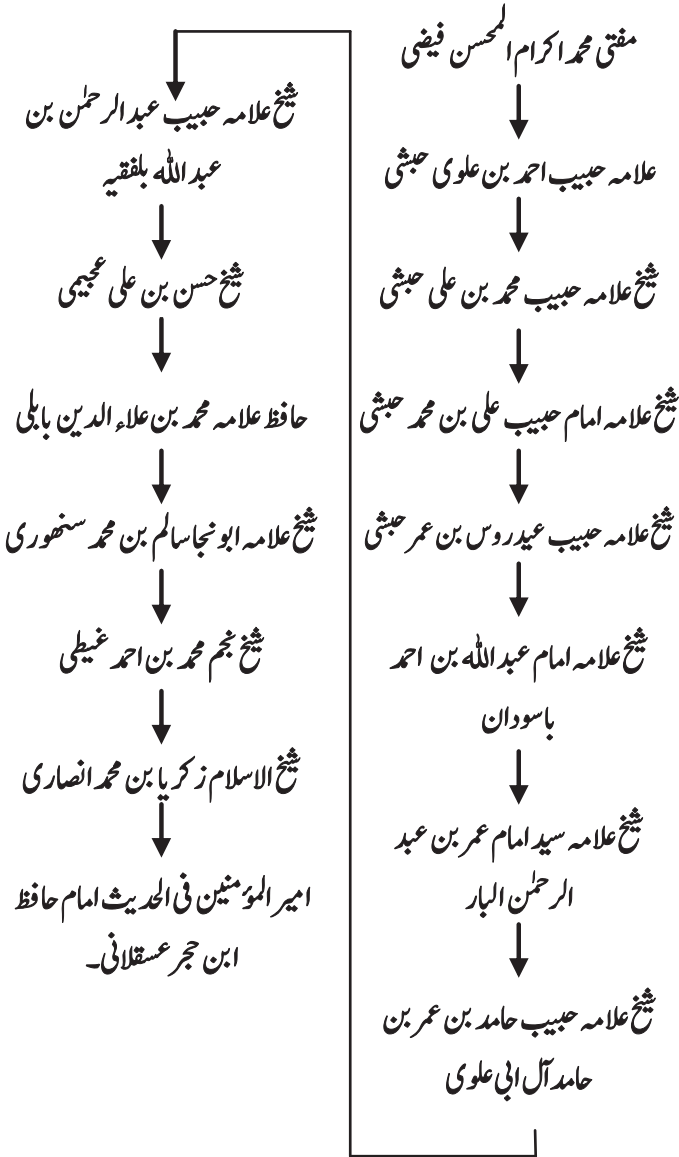


باعلوی سادات (یمن) کے علماء کی سند

مفتی اکرام المحسن فیضی

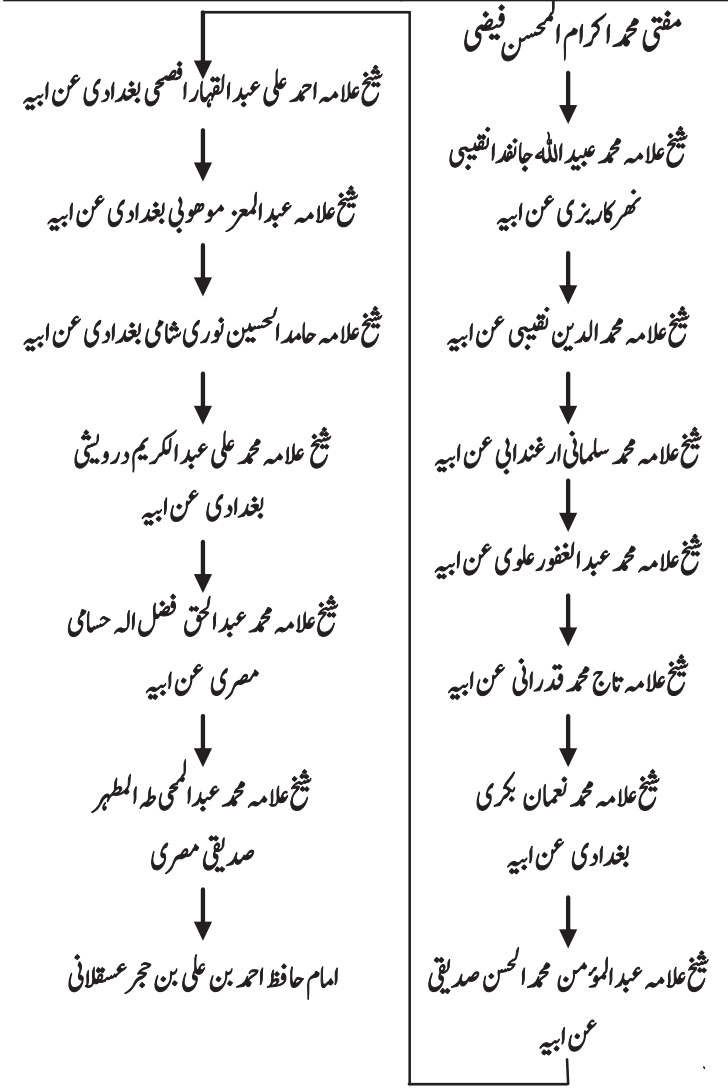


## منفعت کی بشارتیں



# منفعت کی بشارتیں

## ناد رسند مسلسل بالآباء





اس کتاب میں اکرام ملت حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی صاحب دامت برکاتہم نے حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ”فتح الباری، تہذیب التہذیب، انباء الغمر، الدر الكامنة، لسان المیزان“ اتحاف المہرۃ وغیرہم“ میں موجود، معمولات اہل سنت سے متعلق اُن تمام عبارات کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے، جن پر حضرت حافظ ابن حجر نے کلام فرمایا؛ نیز مفتی صاحب نے اُن عبارات کی تخریج و تحقیق بھی فرمائی ہے۔ یہ کتاب ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ضیائی دارالاشاعت کی زینت بنے گی۔